بِہشتے اسقُرِگ

(جنّت کے پھول)

بُرُشسکی، اردو، فارسی، تُرکی نظمیں
مع اردو ترجمہ و تفہیم

Manuscript/مسوّدہ

یکے از تصنیفات

علّامہ نصیرُ الدّین نصیرؔ ہُونزائی

شائع کردہ

خانۂ حکمت – ادارۂ عارف

بہشتی اسپرگ

(جنّت کے پھول)

جدید بُرُشسکی نظمیں

یکے از تصنیفات
علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

شائع کردہ:

خانۂ حکمت ——— ادارۂ عارف

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

Blank page for Printing Purpose

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فہرستِ عنوانات

شمار	عنوان	ص
۱	تعارف نامہ	۵
۲	اُن زمانا مرتضایا	۹
۳	نعتِ رسولِ مقبولؐ	۱۰
۴	ژُولے گوسے گاچِن دُمر	۱۲
۵	قلمر قو	۱۴
۶	سِلکِ مروارید	۱۶
۷	ذکرِ خدا اسقُرگ	۱۷
۸	ثُریا یے نے مست بان	۱۹
۹	نوروز نامہ	۲۲
۱۰	تھتنی یہ ژُولے نورے سا!	۲۴
۱۱	اُنے مُبارکے شُل	۲۸
۱۲	عقلے گاچِن فُٹ نہ	۳۲
۱۳	جائے ثواب	۳۶
۱۴	آبِ شفا	۳۸
۱۵	نعتِ نبیؐ	۴۲
۱۶	آفتابِ نور کا طلوع	۴۴
۱۷	محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل (نعت)	۴۷
۱۸	ذکرِ جمیل	۵۱
۱۹	شُلے حکمتنگ بزارن	۵۵
۲۰	بیسن جُوُن اکوغن	۵۹
۲۱	دوستِ مصطفیٰؐ	۶۳
۲۲	غلامِ علی	۶۴
۲۳	یا علی دہ یدو	۶۵

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

شمار	عنوان	ص
۲۴	حق مولا مولا دائیلی	۶۷
۲۵	تحفۂ قرآنی جواہر	۶۹
۲۶	تین تعجب خیز سوال	۷۳
۲۷	ایک نورانی خواب	۷۷
۲۸	قدیم تاریخی الفاظ	۷۹
۲۹	الفِ استفہامیہ	۸۳
۳۰	کھُٹے سوالیہ الف	۸۴
۳۱	اِضافتِ اہم اِسِمگ	۸۶
۳۲	قدیم ھُونزوے چِغمِگ	۸۷
۳۳	فہرستِ کتب	۹۱
۳۴	ایڈریسز	۹۶

تعارف نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱- پروردگارِ عالم کا وہ ارشاد و اعلان جو خلافتِ آدمؑ سے متعلق ہے (۲/۳۰) وہ آیۂ اصطفیٰ (۳/۳۳) جو برگزیدگی کے بارے میں ہے، وہ حکمِ خداوندی، جس سے ظاہر ہے کہ ربِّ جلیل نے آلِ ابراہیمؑ (اور آلِ محمدؐ) کو کتاب و حکمت اور مُلکِ عظیم، یعنی روحانی سلطنت عطا کر دی ہے (۴/۵۴) وہ فرمانِ الٰہی، جس میں یہ حقیقت درخشندہ و تابندہ ہے کہ ہر پیغمبر اور کتاب کا ایک وارث ہوا کرتا ہے (۳۵/۳۲) وہ آیاتِ قرآنی، جن میں نورِ مُنزّل کا ذکر ہے کہ وہ قرآنِ حکیم کے ساتھ ساتھ ہمیشہ کیلئے موجود ہے (۵/۱۵، ۷/۱۵۷، ۶۴/۸، ۴/۱۷۴، ۵۷/۲۸) اور وہ آیات و نصوص، جو امامؑ، امامت، اور ہدایت کے باب میں ہیں (جنکی وضاحت کا کم سے کم حوالہ میری کتاب امام شناسی وغیرہ سے بھی دیا جاسکتا ہے) مُحوّلۂ بالا تمام آیات، اور ان جیسی دوسری آیتیں دین کے بنیادی قوانین کی حیثیت رکھتی ہیں، اور ان سب کا تقاضا یہی ہے کہ ہم امامِ زمانؑ کے وسیلے سے خدا و رسولؐ کی دوستی و محبت کی سعادت حاصل کریں۔

۲- آیا اس روشن حقیقت کے ثبوت کیلئے کسی دلیل کی ضرورت ہے کہ قرآنِ حکیم میں نہ صرف علم ہی ہے، بلکہ حکمت بھی ہے؟ اور حکمت علم سے خاص تر اور برتر ہے، چنانچہ جس کو حکمت عطا کی جاتی ہے، اسکو خیرِ کثیر عنایت ہو جاتی ہے (۲/۲۶۹) اُس حال میں علم بھی اپنی بہترین صورت میں سامنے ہوتا ہے، اور اس عظیم الشان عطیۂ الٰہی کیلئے لازمی شرط یہ ہے کہ جویندۂ علم و حکمت پیغمبرِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زندہ اور روحانی در سے داخل ہو جائے، جو ہر زمانے میں موجود ہے، اور وہ امامِ وقت صلوات اللہ علیہ کی ذاتِ عالی صفات ہی ہے۔

۳- اللہ اور اسکے محبوب رسولؐ کی حقیقی محبت بالواسطہ ممکن ہو جاتی ہے اور وہ عظیم واسطہ و وسیلہ امامِ عالی مقامؑ ہی ہیں، کیونکہ خدائے علیم و حکیم نے امامِ مبینؑ میں تمام چیزیں (یعنی دینی، روحانی، عقلی، اور علمی اشیاء) گھیر کر رکھی ہیں (۳۶/۱۲)، اُن میں خدا و پیغمبرؐ کی محبت سب سے مقدم ہے، اور یہ محبت یا عشق سب سے زبردست انقلابی معجزہ ہے، یہ نکتہ خوب یاد رہے کہ آنحضرتؐ کی تعلیمات حسبِ مراتب، یعنی درجہ بدرجہ ہیں، پس

آپکو احادیثِ نبوی میں ایک ایسا خاص مجموعہ بھی ملیگا، جو مولا علی علیہ السّلام کی معرفت اور محبت سے متعلق ہے، مگر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ حضور اکرم صلعم کے ایسے اہم ارشادات، جن میں آیاتِ قرآنی کی مستقل ترجمانی ہے، صرف حضرت مرتضیٰ علی صلوات اللہ علیہ کی شخصیت تک محدود ہوں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں جو کچھ امیر المومنین علیؑ کی شان میں ارشاد ہوا ہے، وہ ہر زمانے کے امامؑ کے بارے میں ہے، کیونکہ علیؑ مرتضیٰؑ عنوانِ امامت ہیں، یا یوں کہنا چاہئے کہ علی علیہ السّلام سے نورِ امامت مراد ہے۔

۴۔ حضرت مولا علی علیہ السّلام کا ارشادِ گرامی ہے: انا الاسماءُ الحُسنیٰ التی اَمَرَ اللّٰہُ اَن یُدعیٰ بہ۔ میں وہ خدا کے اسماءِ حُسنیٰ ہوں جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کو ان اسماء سے پکارا جائے۔ اسی طرح حضرت امام جعفر الصّادق علیہ السّلام کا ارشاد ہے: واللّٰہ نحن اسماء الحُسنیٰ۔ خدا کی قسم ہم (ائمّہ) ہی خدا کے اسماءِ حُسنیٰ ہیں۔ (کوکبِ دُرّی) اسی ہدایتِ عالیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے حکیم پیر ناصر خسرو قؔ فرماتے ہیں:

بر جانِ من چو نورِ امام الزّمان بتافت + لیلُ السّرار بودم شمس الضّحیٰ شُدم

نامِ بزرگ "امام زمانست" از زمین قبل + من از زمین چو زھرہ بدو بر سما شُدم

ترجمہ: جب میری جان پر امام الزّمان کا نور طلوع ہوا، تو میں جو (قبلاً غفلت و جہالت کی) اندھیر رات تھا (اس نور کی بدولت) روزِ روشن بن گیا (پس) اسی وجہ سے امام الزّمان حق تعالیٰ کا "اسمِ اعظم" ہیں، میں تو انہی (کی روحانی طاقت) سے زہرہ کی طرح (پرواز کر کے روحانیت کے) آسمان پر جا پہنچا۔

۵۔ کتابِ وجہِ دین، گفتار ۱۲ ملاحظہ ہو، کہ "اسمِ بزرگ" سب سے پہلے آنحضرت صلّی اللہ علیہ و آلہٖ و سلّم ہیں، پھر ائمّۂ طاہرین علیہم السّلام، پس بہ این معنی ولایتِ امامانِ ھُدیٰؑ واجب و ضروری ہے، اور وسیلۂ ولایت امامِ زمانؑ ہیں۔

۶۔ جب اور جہاں یہ حقیقت ہے کہ خدائے پاک و برتر کی محبت بوسیلۂ رسول صلعم ممکن ہو جاتی ہے، اور پیغمبرِ اکرم صلعم کی محبت امامِ وقت کے توسط سے، تو ہمیں یقینِ محکم کے ساتھ امامِ اقدس و اطہر صلوات اللہ علیہ و سلامہٗ کی بابرکت اور پُرحکمت محبت و دوستی میں بتدریج آگے سے آگے بڑھ جانا چاہئے، تاکہ نورِ امامت کے عُشّاق اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی کی روحانی اور اُخروی دولت سے مالامال ہو جائیں، الحمد للہ، محبّانِ علیؑ زمانؑ پر خدا کے بڑے بڑے احسانات ہیں۔

۷۔ یہ کتاب: "بہشتِ اسقرگ" ۱۶ سولہ جدید بروشسکی نظموں پر مشتمل ہے، جن میں ایک

فارسی، دو اردو، اور چار ترکی نظمیں بھی شامل ہیں، اسکے علاوہ تین بڑے اہم مضامین اور کچھ بروشسکی الفاظ کا ذخیرہ بھی موجود ہے، آپکو شاید یہ دیکھ کر تعجب ہوگا کہ یہ کتاب اور چند دوسری کتابیں کاتب (خوشنویس) کی کتابت کے بغیر بصورتِ نسخۂ اصلی چھپ کر شائع ہوگئی ہیں، حالانکہ میری تحریر خوشخطی اور خوشنمائی کی دلکشی سے بالکل عاری و خالی ہے، تاہم محترم صدر فتح علی حبیب اور محترم صدر محمد عبد العزیز کی یہ ایک دیرینہ خواہش تھی کہ بطورِ نمونہ تاریخی ریکارڈ میں رکھنے کی غرض سے ایک چند کتابیں اسی قلمی شکل میں بھی چھپوانی چاہیئے، علاوہ بران ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ علم و ادب پر تحقیق کرنے والے (ریسرچ سکالرز) حضرات کسی اہم کتاب کے اُس نسخۂ اصل (ORIGINAL) کو بیحد ضروری قرار دیتے ہیں جو خود مصنف کا نوشتہ ہو، کیونکہ بعض دفعہ کتابت میں خواستہ یا ناخواستہ کوئی لفظ بدل سکتا ہے، اور پروف ریڈنگ کے باوجود کوئی غلطی باقی رہ سکتی ہے، مگر اوریجنل میں اس قسم کی کوئی غلطی نہیں ہوتی، وہ جوں کا توں ہوتا ہے۔

۸- اسماعیلی مذہب کا اساسی اور راسخ عقیدہ ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ امام عالیمقام علیہ السّلام کے دو دروازے ہیں، ایک ظاہری ہے، اور دوسرا باطنی، چنانچہ مولائے پاک کا ہر مرید دائم المومن یہ چاہتا ہے کہ اُس کے لئے دونوں ہی دروازے ایک ساتھ کشادہ رہیں، لیکن یہ سعادت بعض حضرات کیلئے ممکن ہو تو شاید، تاہم سب کیلئے یہ انتہائی عظیم رحمت بڑے ہی مشکل ہے۔ بہر حال یہ میرا ایمان ہے کہ امام زمان صلوات اللہ علیہ کی نورانی دعا ایک ایسی ہمہ رس و ہمہ گیر طاقت ہے، جو دائم نیک کاموں میں معجزاتی مدد کر سکتی ہے۔

۹- حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ کے اس فرمانِ مبارک میں آپ خوب غور و فکر کریں، جو ۱۰ مارچ ۱۹۴۱ء میں غیر منقسم ہندوستان کے ریڈیو سے ارشاد فرمایا تھا: "شمالی سرحدات ہندوستان کی تمام جماعتوں، مثلاً چترال، ہونزہ، گلگت، اور بدخشان کے تمام دوستداروں اور اخلاصمندوں کو نیک دعائیں یاد کرتا ہوں، یقین رکھو کہ میری محبت اور عنایت کا نور ہونزہ کی پوری جماعت پر سورج کی طرح طلوع ہو جائیگا۔

مرد۔ عورت، چھوٹے، بڑے، جوان اور بوڑھے سب میرے روحانی فرزند ہیں، میں تم کو ہرگز فراموش نہیں کرتا، اور نہ کبھی فراموش کرونگا، دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔
اپنی اولاد کو علم سکھانے کیلئے کوشش کرتے رہنا، یورپ کی زبانیں اور انگلش سیکھنے کیلئے

کو شان و شناء اپنے وقت کے حاکم کو ماننا، چھوٹوں اور ماتحتوں پر مہربان ہو جانا۔"

۱۰- اس فرمانِ عالی میں امام مطہرؑ نے اپنی نورانی دعا سے تمام شمالی علاقہ جات کی جماعتوں کو نوازا ہے، چنانچہ ہم سب کو اس بابرکت ارشاد میں سوچنا چاہئے کہ اسکے کیا معنی کہ امام اقدسؑ بروقت دعا فرماتے رہتے ہیں؟ اور مولاؑ کی محبت و عنایت کا نور جب اور جہاں طلوع ہو جائے، تو اسکا رنگ روپ کیا ہوگا؟ یا اسکی علامت و نشانی کیا ہوگی؟ آیا یہ پاک و پاکیزہ محبت وہی ہے، جسکا ذکر قرآن و حدیث میں موجود ہے؟ اور نور؟ کیا اسمیں امامِ عصرؑ کی تشریف آوری کی پیش گوئی نہیں ہے؟ آیا یہ مقدس اِداروں کے قیام کا تذکرہ نہیں؟ کیا اسمیں علمِ ظاہر اور علمِ روحانی کا بھی کوئی اشارہ ہے؟ یقیناً...... کیا اسمیں امامِ برحقؑ کی تعریف و توصیف کی روشنی کا ذکر نہیں؟ کیوں نہیں۔

۱۱- اس کتاب کا نام "بہشتے اسفرگ" (گلہائے بہشت) ہے، کیونکہ یہاں خدا و رسولؐ، اور امامؑ کے پاک و پُرحکمت عشق و محبت کی ایک عرفانی جنت موجود ہے جسمیں عاشقانِ نور کیلئے کسی شک کے بغیر عقیدت و محبت کے سدا بہار پھول مہک رہے ہیں، پس ہزار گونہ سعادت و خوش نصیبی ہے اُن جملہ مومنین کی، جو ایسے پھولوں کی خوشبوؤں سے اپنے مشامِ جان کو معطر بناتے ہیں۔ ۰ عرفانی جنت

۱۲- ہمارے بہت ہی عزیز ساتھیوں اور رُفقائے کار کی یہ خواہش و فرمائش تھی کہ ہر نشے کی مناقب کا اردو ترجمہ ہو، خصوصاً صدر فتح علی حبیب، صدر محمد عبدالعزیزہ نور علی اور انکی بیگم یاسمین کوآرڈینیٹر (HOUSTON) اور دوسرے عزیزان بار بار فرمائش کرتے تھے، الحمد للہ اب یہ چند نظمیں ترجموں کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں، اس کے علاوہ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کی غرض سے تین بڑے اہم مضامین شامل کئے ہیں، اور وہ یہ ہیں: تحفۂ قرآنی جائزہ، تین تعجب خیز سوال، اور ایک نورانی خواب۔

۱۳- اے مومنین! بایقین! ہمیں بروقت اور ہردم انتہائی عجز و نیازمندی اور خلوص نیت سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ امامِ پاکؑ کی دعائے عالیہ حاصل ہو، کیونکہ اسی میں خدا و رسولؐ کی رضا اور خوشنودی پوشیدہ ہے، اور اسی میں سب کچھ پنہاں ہے۔

نصیرالدین نصیر ہونزائی
کراچی

۱۰، رجب المرجب ۱۴۰۱ھ ۲۷، فروری ۱۹۸۱ء

اُن زمانا مُرتضا با یا
(یعنی امامِ حیّ و حاضر)

۱ اُن زمانا مُرتضا با یا امیر المومنین — جانشینِ مُصطفا با یا امیر المومنین
۲ اُمے مالک دینے حاکم عقلے تھیگشئے پادشاہ — مظہرِ نورِ خدا با یا امیر المومنین
۳ نورِ قرآن رازِ فرقان دینے جی ایمانے روح — اُن حقیقتے پیشوا با یا امیر المومنین
۴ سرِّ یزدان گنجِ مخفی رازدارِ انبیا — پادشاہِ اولیا با یا امیر المومنین
۵ علمے کجِ اُنے ذوالفقار دعقلے ہیلا اُنے تابعدار — تاجدارِ لافتا با یا امیر المومنین
۶ بائے بسم اللہ اِمامِ نُقطہ بیّم اُنے مثال — نُقطہ نُقطہ علمے خا با یا امیر المومنین
۷ روحے کہ عقلے ہر زمانا نورے مثل بلیکیس طبیب — اُن دوا اُن شفا با یا امیر المومنین
۸ دِش اُیون لو وقت اُیون لو جان نمی جانان نمی — عاشقانر اُمرسے خدا با یا امیر المومنین
۹ جا خیالکے خواب اُیونُ لو اُنے خیال بلا دینجم — گُنجے حقیقتے اُن گوا با یا امیر المومنین
۱۰ ظاہرمے دُنیا لو جاذُم بُٹے متعنی بالکلی ز غم — عالمِ شخصیو لو کا با یا امیر المومنین
۱۱ نورے شل ہین دولتی بلا معرفت ہن ہر کی ملکی — گنجِ وحدتے مُقتدا با یا امیر المومنین
۱۲ ہیس لو روے دُنیان سُقم مے باطنیے میلچی نیموی — اَلتو دُنیا تگے شفا با یا امیر المومنین
۱۳ مُشکلکِ دِشنس دمی اُن بالرے مولائے زمان! — اُن ہمیشہ مُشکل کُشا با یا امیر المومنین
۱۴ دچینبا، بُٹے دچینبا فریاد رس! فریاد رس! — ہر زمان حاجت روا با یا امیر المومنین
۱۵ مصطفا نورِ مرتضا جی مربِّ اعلیٰ اُئتر — چشمۂ نورِ ھُدا با یا امیر المومنین
۱۶ اُن خدا یے لو رے گشک با آسمان ڈم میر سعو کا — علم و حکمتے پادشا با یا امیر المومنین
۱۷ جی سے کے اسے ارمانے کا داغا شقیے سر پا رے کا — اُنے قدم گاہ ڈم فِدا با یا امیر المومنین
۱۸ ہیں غریبیں بای نصیر اُنے ہیلگو ٹے دیں فریاد ای چای — پادشاہِ اسخیا با یا امیر المومنین

۲- تھیگشئے = تعاگی، محل، بادشاہی۔ ۵- کجِ = کرچ، غتینج، تلوار

۹- مُدا = مُدعا، مطلب، ارمان۔ ۱۰- عالمِ شخصی، عالمِ صغیر، انسانے ایسے دُنیا۔
۱۱- مُقتدا، پیشوا، رہنما۔ ۱۷- قدمگاہ، جائے قدم، غمِ دِش۔
۱۸- اسخیا= سخی کی جمع، سُشاھُقو۔

۱۵- اڈاثم = اڈاکئی، بنیاد جیی مضبوطی کے اندر طا۔

خانۂ حکمت/ ادارۂ عارف
2/6/85

۱۰

نعتِ رسولِ مقبولؐ

۱ پیغمبرِ انتگے پیشوا	یعنی محمدؐ مصطفا اِنْ مظہرِ نورِ خدا	اِنْ نورے دولتے مُبٹ شتشا صلّوا علیہِ و آلہٖ	اِنْ بآی رسولِ مجتبا
۲ فخرِ عرب شاہِ عجم	کون و مکان اُلو محترم اِنے وحیے گن لوح و قلم	اِنے تَسْل اکون ذُم مُبٹ اُیَم صلّوا علیہِ و آلہٖ	دُنیاکے دین اِن ذُم سُقم
۳ شاہِ شریعت مصطفا	نورِ ہدایت مصطفا قرآنے حکمت مصطفا	اسلامے عزّت مصطفا صلّوا علیہِ و آلہٖ	عالمگے رحمت مصطفا
۴ جبریلے خدمت اِنگ گنے	معراجے رفعت اِنے گنے عشق و محبت اِنے گنے	اِسرارے دولت اِنے گنے صلّوا علیہِ و آلہٖ	لَولاکے خلعت اِنے گنے
۵ شاہِ مدینہ مُبٹ شَلکی	توحیدے کریچ اکا نکی اِنے اِسم صلوات غنی	قرآن کے مُبر ہانگے دمی صلّوا علیہِ و آلہٖ	اِنے میلتر آی اسلامو کی
۶ ایمانے سِسن لشکر نمون	اِن دینے ہولے افرنُمون جی گنے اُیُر دیبر نُمون	کفر اَیسقینس خنجر نُمُن صلّوا علیہِ و آلہٖ	سِسُن اُیونے پیغمبر نُمون
۷ دنیاکے دین لو پادشاہ	اسلامے سِسے پُشت و پناہ ثانی صفت اِنے بارگاہ	معبودِ یکتا گنے گواہ صلّوا علیہِ و آلہٖ	محبوب و مقصودِ الٰہ
شگ نولے نصیر بے نوا	بیسے خوابِ غفلتے گور شبا اِن بآی تِشل قرآنے ضا	اُن یادآسے خاتم انبیا صلّوا علیہِ و آلہٖ	لعلِ غنی اِن نورے سا

نوٹ ۱: اس نظم میں جہاں جہاں کھڑی زیرِ اضافت ہے، اسکی آواز حرف "ی" کے برابر لمبی ہے، مثلاً: مظہرِ نورِ خدا = مظہری نوری خدا، کیونکہ نظم میں بعض دفعہ یہ زیر اسی طرح لمبی آواز دیتی ہے۔

نوٹ ۲: "سِسُن اُیونے" میں الف نہیں پڑھا جائیگا، اسلئے پیش کو حرف سین نے لیا ہے، یہی مثال "یادآسے" کے الف کی بھی ہے، جب اِس زبان کی ترقی ہوگی، تو اس وقت یہ دو لفظ اسطرح لکھیں جائینگے: "سِسُن یونے" "یادسے"۔

نوٹ ۳: آپ اِس نظم کو بڑی احتیاط اور درستی کے ساتھ پڑھیں، کیونکہ یہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نعت ہے، خدا نخواستہ اگر کوئی تلفظ غلط ہو جائے، تو یہ بات نازیبا ہوگی۔

نوٹ ۴: یہ نظم شیخ سعدی کی اس عربی رباعی کے وزن پر ہے:

بلغ العلیٰ بکمالہ۔ کشف الدجیٰ بجمالہ۔ حسنت جمیع خصالہ۔ صلّوا علیہ و آلہ۔

5/6/85

ترجمۂ نعت

① پیغمبروں کا پیشرو، یعنی محمّد مصطفیٰ (صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) وہ (جو) نورانی دولت کا بہت بڑا سخی ہے، وہ (جو خدا کا) برگزیدہ رسول ہے، وہ (جو) نورِ الٰہی کا مظہر ہے، اُس پر اور اُسکی آل پر درود پڑھو۔

② وہ ملکِ عرب کیلئے باعثِ فخر ہے (اور) عجم (غیر عرب) کا بادشاہ ہے، دونوں جہان میں محتشم و مکرّم ہے، اسکی محبت سب سے زیادہ شیریں ہے، دُنیا اور دین اسی کی بدولت سرسبز و آباد ہے، اسی پر وحی نازل کر دینے کی خاطر لوح و قلم موجود ہوئے، اس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

③ شریعت کا بادشاہ مصطفیٰ صلعم ہے، ہدایت کا نور مصطفیٰ صلعم ہے، اسلام کی عزّت و حرمت مصطفیٰ صلعم ہے، کُل جہانوں کی رحمت مصطفیٰ صلعم ہے، قرآن کی حکمت مصطفیٰ صلعم ہے، اُس پر اور اُسکی آل پر درود پڑھو۔

④ جبرائیل کی خدمت اُسی کے لئے ہے، معراج کی بلندی اُسی کے لئے ہے (خدا کے) بھیدوں کی دولت اُسی کے لئے ہے، لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ = اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں یعنی کائنات کو پیدا نہ کرتا) کا سماوی خلعت (پوشاک) اُسی کے لئے ہے، عشق و محبت کا وجود اُسی کے لئے ہے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

⑤ مدینے کا بادشاہ (ظاہری اور باطنی) بتوں کا توڑنے والا ہے، اُس نے توحید کی تلوار اپنے ساتھ لے رکھی ہے، وہ قرآنِ حکیم اور ذوالفقار کا مالک ہے، اسی نے ہمیں راہِ اسلام کی ہدایت دکھائی ہے، (اے ساجد تو) اسکے اسمِ مبارک پر صلوات پڑھ لے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

⑥ (رسول صلعم کے وسیلے سے) اہلِ ایمان لشکر بنکر (اور) وہ یعنی پیغمبر صلعم دینی فوج کا افسرِ اعلیٰ بنکر، کفر کے خاتمہ کیلئے خنجر بنکر، تمام لوگوں کیلئے رسول صلعم بنکر، راہِ راست کا رہنما بنکر (انہوں نے اسلام کو قائم کر دیا) اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

⑦ وہ دنیا اور دین دونوں کا بادشاہ ہے، اہلِ اسلام کیلئے پشت پناہ (حمایتی اور مددگار) ہے، وہ خدائے واحد کی وحدت کا گواہ ہے، وہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی پیارا اور مقصود ہے، اسکی بارگاہ کی شان بڑی عالی ہے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

⑧ اے مفلس نصیر جاگ اُٹھ، تو کیوں خوابِ غفلت میں مست پڑا ہے؟ تو حضرت خاتم انبیا صلعم کو یاد کیا کر، اُس آفتابِ نور کی نعت پڑھا کر، دیکھ کہ قرآنِ کریم کے اِس سرے سے اُس سرے تک اسی کا ذکرِ جمیل موجود ہے، اُس پر اور اسکی آل پر درود پڑھو۔

ادارۂ عارف

خانۂ حکمت

5/6/85

Spiritual Wisdom and Luminous Science

ڈولئے گوسے گلچینِ دُمر

۱ ڈولئے گوسے گلچینِ دُمر صورتِ رحمان ایبل … عالمِ بالا ر نکون نسخۂ قرآن ایبل

۲ نورے شرابن ہُن گورشا اُر نشر یارسے کا … شُلکیع مرکار دُکون جلوۂ جانان ایبل

۳ گوسُن لو یلم کائنات ٹیشما گلچینِ فطے اُسے … اُنے گنے اوساٰی خدا، بر دیکے اسمان ایبل

۴ دُولو گکھر ٹیناسے مُلکِ سُلیمان بلا … باطنے دُنیار دُکون تختِ سُلیمان ایبل

۵ بیس چمے اسکے بندگی ٹیشما شلئے زندگی … نورِ بہار دیما کا روضۂ رضوان ایبل

۶ عالمیسن دُوگ ایبل حکمتے چلے اُمیان … دمملے خدا لکلیم حکمتے دریان ایبل

۷ بیتِ رسول نورے ئے، بر چی بمن اہلِ بیت … ہیولے یمی کنعان ایبل اُولو کمی سلمان ایبل

۸ جسم لو بریبیٹے بای عقلے بلند یبیٹے بای … حکمتے لعلِک شلاوس لعلِ خدا کان ایبل

۹ نورِ ہدایتے نمن لشری کت لو ر سے بای … می رُورے آبِ حیاتِ حضرتے فرمان ایبل

۱۰ جسمِ لطیف تِنی بیغر وقتے علی بای سوار … علی غتینج ذوالفقار جا شۂ مردان ایبل

۱۱ صورتے ناسوتے لو معنیٔ ملکوتے نمن … رُو ممدرے سلطان ایبل جنتے بہا شان ایبل

۱۲ علمے نے قرآنے روح وحدتے رازگے کتاب … مظہرِ نورِ خدا جسمے نے انسان ایبل

۱۳ نورے بلندن نمن تختے ٹے شاہِ زمن … جنتے نس کا نگن جا گلِ خندان ایبل

۱۴ رُوحندرے طوفان ڈُوخی مُتے کے برلتے بلا … کشتیٔ نوح اہلِ بیتے چارۂ طوفان ایبل

۱۵ مین لے بی قرآنے جھیی ہٰ دی کے دوران لے … رازگے حکمتے بیئر سورۂ رحمان ایبل

۱۶ دُولو خدا چپ نمن رازگے ہن برکِسن … گنجِ ازل حاصل اُسے مایۂ عرفان ایبل

۱۷ شلئے سن عجب اور شان او یلذہ شراب جکے بے! … خمرِ وصال او ہنای ساقیٔ مستان ایبل

۱۸ یم دِش اکون لوابنے بیٹھو بمن بلند او تای … عقلے کمالگے حُسینِ یوسفِ کنعان ایبل

۱۹ اغمالئے جاجی فدا اُنے یگادُم ڈوری سناس … ہر گوتے یلم جور مُدُم جا اسے ارمان ایبل

۲۰ باطنے گلچینی سگر کھولئے گا نصیرِ حقیر! … ظاہرِ قرآن غتن باطنے قرآن ایبل

19/6/85

① (اے مخاطب) آ جا خدا تعالیٰ سے چشمِ بصیرت طلب کر لے اور صورتِ رحمان (یعنی خلیفۂ خدا و رسول) کو دیکھ لے (اور اسکے نتیجے میں) عالمِ علوی[1] میں جا کر قرآنِ حکیم کی روحانی صورت کو دیکھ لے ② نورانیت کی شراب پیکر مسرت و شادمانی کے ساتھ مست ہو جا (اور پھر) محفلِ عشاق میں آ کر محبوبِ حقیقی کے جلوے کا نظارہ کر لے ③ چشمِ باطن کھول تا کہ تو اپنی دُنیائے دل کو دیکھ سکے، خدائے حکیم نے عالمِ شخصی تیرے ہی لئے بنا رکھا ہے تو اسکی زمین و آسمان کو دیکھ لے ④ اگر تو نے اپنے آپکو پہچان لیا تو تیری روح میں مملکتِ سلیمانی موجود ہے، اسی لئے عالمِ باطن میں آ کر حضرتِ سلیمان علیہ السلام کے تخت و تاج کا مشاہدہ کر لینا ⑤ آنسو بہاتے ہوئے عبادت کرنا، تا کہ تجھ کو حقیقی عشق کی زندگی کا تجربہ ہو سکے، اسی طرح

۱۔ عالمِ علوی سے عالمِ روحانیت مراد ہے۔

۱۱۳ جب نورِ نبوت کی بہار آئے تو اُسوقت بہشت کے باغ و گلشن کی سیر و سیاحت کرنا۔

(۶) دُنیا کے لوگوں کو ذرا غور سے دیکھ کہ کسطرح آبِ حکمت کے پیاسے ہیں، اور یہ بھی دیکھ کہ ہمارے پاس خداوند تعالیٰ کی جانب سے (بصورتِ امام زمانؑ) حکمت کا ایک دریا موجزن ہے (۷) ہر رسولؑ خانۂ نور کا درجہ رکھتا ہے، اور جو لوگ فرمانبردار ہوتے ہیں، وہ بحیثیت اہلِ بیت کہلاتے ہیں، دیکھ کہ اسی گھر سے کنعان (پسرِ نوحؑ) نکل گیا، اور دیکھ کہ اسی گھر میں سلمان فارسی داخل ہو گیا (۸) وہ یعنی انسانِ کامل بدنی اعتبار سے زمین پر ہے، مگر عقلی لحاظ سے آسمان پر ہے، اُس سے (علم و حکمت کے) لعل و گوہر برستے ہیں، تو دیکھ لے کہ وہ گوہرِ خدا کی کان ہے (۹) وہ نورِ ہدایت بنکر جامۂ انسانی میں ظاہر ہے، دیکھ لے کہ آنجناب کا فرمانِ مبارک ہماری روح کے حق میں آبِ حیات کا کام کر رہا ہے

(۱۰) جسمِ لطیف گویا ہوائی گھوڑا ہے، زمانے کا علیؑ اُس پر سوار ہے، اور روحانی علم کی تلوار اُسکی ذوالفقار ہے، میرے شاہِ مردان یعنی بہادروں کے بادشاہ کی یہ نشانی ہے، تو دیکھ لے!

(۱۱) دیکھ لے کہ وہ عالمِ ناسوت کی ظاہریت میں عالمِ ملکوت کی معنویت ہے، ہمارے روحانی باپ کی مرتبت کو دیکھ لے کہ کسطرح روحوں کا بادشاہ بنا ہے (۱۲) وہ باعتبارِ علم قرآنِ پاک کی روح ہے اور وحدانیت کے بھیدوں کی کتاب ہے، وہ خدائی نور کا مظہر بلحاظِ جسم انسان ہے، دیکھ لے (۱۳) زمانے کا بادشاہ نور کے چاند کی طرح تختِ امامت پر جلوہ گر ہے، میرے اُس مسکراتے ہوئے پھول کو دیکھ لے کہ بہشت کی خوشبو بکھیر رہا ہے (۱۴) روحوں کا طوفان آئیگا، کیونکہ اب بھی ویسی بارش ہو سکتی ہے، دیکھ لے کہ اہلِ بیتِ رسولؐ کشتئ نوحؑ کی طرح ہیں، جو اس غرقابی سے بچا سکتے ہیں

(۱۵) قرآنِ حکیم کی کلید کس کے پاس ہے؟ زمانے کے ہادی کے پاس ہے، تمام بھیدوں کو جاننے کیلئے سورۂ رحمان کو دیکھنا۔

(۱۶) خدا تعالیٰ روح میں پوشیدہ ہو کر گنجینۂ اسرار بنا ہے، تو اس گنجِ ازل کو حاصل کرنے کیلئے وسیلۂ معرفت کی طرف دیکھنا (۱۷) تعجب ہے کہ اہلِ محبت مست ہو گئے ہیں، حالانکہ انہوں نے جامِ شراب لب سے لگایا بھی نہیں (مگر ہاں یہ بات درست ہے کہ) مجذوبوں کے ساقی نے انکو اپنے دیدارِ مقدس کی شراب پلائی ہے، دیکھ لے (۱۸) جہاں بھی گیا اُس نے تمام اہلِ دانش کو گرویدہ بنا لیا ہے، اس عقلی کمالات کے حسین و جمیل یوسفِ کنعان کو دیکھ لے (۱۹) اے میرے آقا، میری جان تجھ سے فدا ہو! زہے نصیب اگر میں تیرے مقدس در کا غلام بن جاؤں، عرصۂ دراز سے میرے دل کا ارمان یہی تھا، دیکھ لے (۲۰) اے نصیر حقیر! بات سُن لے، تیری چشمِ باطن کے روشن ہو جانے کے لئے، قرآن کے ظاہر کو پڑھنا اور قرآن کے باطن کا تصور کرنا۔

ضروری نوٹ: بروشسکی ریسرچ اکیڈمی سے متعلق تمام حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بروشسکی ادب (لٹریچر) کی ہر چیز کو تحقیق و تدقیق کی نظر سے پڑھا کریں، تاکہ ریسرچ کے کام میں خاطر خواہ مدد مل سکے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی کر

22/6/85

۱۸

قلم قو

۱ اِنے جا قلمر قو ئیتی کے الیس پٹس گُجر چی
۲ فِردوسے گلابن دُسن اِنے اُش لو ایئو رکائی
۳ شُل گویوے قیامتے گنے بُٹے اُلجن ایچمے بان -
۴ عقل ایغر مُر بیشِل کے دلتس دُمایمی —
۵ اُن سرو رواں بالے گری! بیس لو گُجر چا -
۶ اسقرِ کے بسیگ بیر چِد، بیس؟ مُؤ سا متھن بن
۷ اُنے عشقے ڈو نیمی می رُو ے گنے دائمی تھمکُسی
۸ کھوت ظلمے ڈمُگ تھپ اسے وارِ عشق بیسے سیشبا؟
۹ اِنے عشقے غلیس باج ہمیش، کھیلر ایتمی
۱۰ اِن نوُرے سا بائی عاشقے الیس لو رے سا آسقر
۱۱ اسے ایتنہ اِدیگ یُوما کے اِنے لپ نے اِخر چی
۱۲ شُل گویو اکھیسن! جنتے گنے مل بسیتی بان
۱۳ اِنے عشقے شہید امن گمایبا کے مُبارک!
۱۴ شُلے تیشکگ⁰ ادیلجائی گُلی جا بیسکے گلان بے
۱۵ اِنسانے اِدمے وقت لو مجب عقلے بلن گا!
۱۶ یر عالمے بر دُو لو بلم رازِ گُشت برکِس —
۱۷ کھوت اُوَلجی اکھیس! کافرے لشکر ہرگ لو با
۱۸ بیچارہ نصیر اُنے شُلے ڈمن اُن نکوسل بائی

یکم ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

ایر بیشکی متھن گن بلاؤ گُلی الیس بیسے ور چی
شُلے اقّوے جل ایر گنڈ تھیچبا مُؤ تو دُخر چی
جا عشقے فرشتا ر ٹرُو اسمُرین بر غُو ایغو چی
نفس ایغر مُر لیل بلاؤ مارہ بُطن گمُر دُگھر چی
دُنیا نہ لبیو لُم سروِن اَمُر لو گُجر چی
اسقرِ گ سا امیر دلتے اخُس خا انقر چی
دُنیا کے قیامت لو میان اُنے شُلے بر چی
تھپ بر نے اِلم خوشی گونِ اَمُر لو دُمر چم
نُر تیشگے شازادہ جرنا چاپے بر چھر چی
اِنے شُل لو بزار اس دُخری کے نُو رے سا آیر چی
جی دیو سیٹے اِنے بر دریخ جُپ نے دُمر چی
می جیتے بُنہائی عشقے بر لت بارے دِسر چی
عیسی بُمُر دین "قُم" سیثمُر شہید دور چی
جوٹے برن غلط سیناکے یہ بلی ایرگ کگر چی
رُوے تلی وغنس وقت لو جھنجلگ خو چی
بیر مگ فتگرمی مرے اسمان اِفتر چی
جا حیدر کر ام ارای دیں اُچھم چی
اُن الیس لو غراس ڈمُر غر جی بیکے اقر چی

۲۰ جولائی ۱۹۸۵ء

① اگر وہ (محبوبِ حقیقی) میرے قلم کو دعوتِ خدمت دے، تو وہ (قلم) اپنے سر کے بل چلیگا، اسکے لیئے راستہ کتنا دور کیوں نہ ہو، وہ ہرگز نہ تھکیگا ② اُس نے فردوس کے گلاب کا ایک پودا میرے دل میں بو دیا ہے، میں محبت کے آنسوؤں سے ہر روز اسکی آبیاری کرتا ہوں، اور اب وہ کھل جائیگا ③ عشاق* قیامت کیلئے بہت انتظار کر رہے ہیں، میرے فرشتہ صفت شیخ کو بلاؤ تاکہ وہ صورِ قیامت بجائے ④ عقل سے مشورہ لینے کی صورت میں جب بھی ہو کوئی عمدہ کام بن جائیگا، نفس سے مشورہ لینے کے نتیجے میں تمہیں معلوم ہے کہ وہ بہت زیادہ خود غرض ہو جائیگا ⑤ اے شمعِ محفل! تم چلنے والا سرو ہو، اِسلئے دلوں میں چلتے ہو، دُنیا کے باغ کا کوئی سرو کیسے چلیگا۔

⁰ تیشک، ضرب، تیشکگ دیلجای، ضرب مارنا، جیسے "نقش" سے "نقش" لگ دیلجای -

۱۲۳

* عشاق، عاشق کی جمع، عاشقین -

15 ⑨ باغ و چمن رو رہے ہیں، کیوں ؟ اِسلئے کہ ہمارے واسطے سورج بہت دُور ہے، جب تک سورج اِدھر (شمال) کی طرف قریب نہ آئیگا، تب تک پھول نہیں کھلیں گے ⑦ تمہارے عشق کی غلامی ہماری روح کیلئے دائمی بادشاہی کا درجہ رکھتی ہے، لہٰذا ہم دُنیا و آخرت میں تمہاری محبت کی اطاعت کرینگے ① اے ساتھی! تم یہ کیوں کہتے ہو کہ ظالم کی یہ اندھیری رات دل پر بارِ گراں ہے؟ ایسی مسرت انگیز صبح کا طلوع کہاں ہوتا ہے جس سے پہلے شبِ تاریک نہ ہو؟ ⑨ میں محبوبِ جاں کے عشق کا دائمی بیمار ہوں، وہ کبھی میری عیادت کیلئے نہیں آتے، خوشیوں کے شہزادے کو مجھ ایسے غریب کی کیا خبر ہو سکتی ہے ⑩ وہ یعنی معشوق نورانیت کا سورج ہیں اور عاشق کا دل نورانی آفتاب کا سورج مکھی ہے، میرا دل (جو گویا آفتاب کا غنچہ ہے) اگر انکی محبت میں کھِل گیا تو نورانی سورج کی طرف متوجہ ہوتا رہیگا۔

⑪ اگر میں اپنے دل کا شیشہ (آئینہ) اسکے ہاتھ میں دیدوں تو وہ اُسے پھینک کر توڑ دیگا، اور اگر میں (اُس کے لئے) اپنی جان نکال دوں تو وہ کسی دریغ کے بغیر لے لیگا ⑫ یہ عجیب بات ہے کہ اہلِ محبت اپنی ہستی میں بہشت کیلئے کھیتی باڑی ہیں، پس ہماری روحانی کھیتی باڑی اسکے عشق کی بارش کے تحت سرسبز و آباد ہو جائیگی ⑬ اے وہ شخص جو اُس کے عشق میں شہید ہو جانے والا ہے، تجھ کو یہ شہادت مبارک ہو! کیونکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جب وہ (جاناں) عیسیٰؑ بنکر آئے اور قُم بِاِذْنِ اللّٰہ (خدا کے حکم سے اُٹھ زندہ ہو جا) کہے تو شہید زندہ ہو جائیگا ⑭ اسکے باوجود کہ وہ مجھے محبت کے خنجر سے مار رہا ہے میں کوئی گلہ نہیں کرتا ہوں، لیکن جب مجھ سے ذرا سی بات کی غلطی ہو گئی تو بس اسی کو دہراتا رہیگا ⑮ انسانی عقلی اخروٹ جسم کے چھلکے میں عجیب طرح ملفوف ہے، جب روح کے اخروٹ کی پختگی کا وقت آتا ہے تو اسکے چھلکے جگہ جگہ سے چِر جائیں گے۔

⑯ اس سے قبل بھیدوں کا خزانہ کائنات کے پس پردہ پوشیدہ تھا (اب چونکہ قیامت کا دور شروع ہو چکا ہے اِس لیے) ہمارا ربّ (ربّ = رب = ربّ) بھیدوں کو ظاہر کرنے کیلئے آسمان کو چھیلیگا (۱۱/۱۱) ⑰ یہ عالمِ خواب کی بات ہے کہ میں خود کو لشکرِ کفار کے درمیان پاتا ہوں، اور دل میں یہ بات آتی ہے کہ میرے ہمسایہ حکیم و کرار خود بخود اگر ان سب کو کاٹ کاٹ کے رکھیں گے (تیغ ذوالفقار سے) ⑱ بیچارہ نصیر جو تمہاری محبت کا غلام ہے وہ ہمیشہ تمہاری طرف دیکھتا رہتا ہے، اگر تم اسکے دل میں بولے تو وہ بولیگا ورنہ وہ نہیں بولیگا۔

نوٹ: بُرُشسکی اکیڈمی (BURUŠASKI ACADEMY) کیلئے خانۂ حکمت اور ادارۂ عارف نے یہ کام انجام دیا۔

مسئول خادم
نصیر الدین نصیر ہونزائی
21/7/85

صدر محمد عبد العزیز
ادارۂ عارف

صدر فتح علی حبیب
خانۂ حکمت

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سلکِ مروارید
{موتیوں کی لڑی}
بموقعِ تشریف آوری مولانا حاضر امام شاہ کریم الحسینی
صلوات اللہ علیہ وسلامہ

#		
۱	وہ مقدس وہ مطہر وہ امام	جانشینِ مصطفیٰ علیہ السلام
۲	دیکھ لو! اسکو خدا کے حکم سے	عالمِ ملکوت کرتا ہے سلام
۳	نور ریز دامن ہے وہ اولادِ علی	جسکا دنیا کر رہی ہے احترام
۴	شاہِ دین جسکو کہا جاتا ہے وہ	جو جہاں میں ہے نہایت نیکنام
۵	جو نگاہِ عشق میں اک جلوہ ہے	آسمانِ حسن کا ماہِ تمام
۶	جو مسیحائے زمانہ ہے وہ طبیب	جسکا درشن زخمِ دلکا التیام
۷	وہ خدائے پاک کا ہے زندہ گھر	حاجیانِ عشق کا بیت الحرام
۸	وارثِ علمِ نبی سلطانِ دین	بعدِ احمد ہے وہی خیر الانام
۹	باتجمل باکرامت باوقار	وہ خدا کا چہرہ ہے ما لاکلام
۱۰	گنجِ قرآں کا جو ہے خازن وہی	رہنما ہے جانبِ دار السلام
۱۱	جسکی مدحت ہے کلامِ پاک میں	کیوں نہ اسکو یاد کر لوں صبح و شام
۱۲	بات اسکی حکمتوں سے ہے بھری	قابلِ صدہا ستائش اسکا کلام
۱۳	علم زر ہے میں ہوں اسکا زر خرید	وہ مرا آقا ہے میں اسکا غلام
۱۴	محفلِ عشاق ہے بزمِ طرب	یاد اسکی ہے شرابِ لالہ فام
۱۵	میں بھی اک سائل ہوں مولا! اک نظر	اس طرف کر اے کریمِ خاص و عام
۱۶	کچھ چہل قدمی کرو اور مسکراؤ	میرے باغِ دل میں آکر خوش خرام!
۱۷	یہ تبسم ہے کہ جادوئے حلال!	پھول ہیں یا آگئے جنت کے جام
۱۸	تیری الفت بھی کیا اکسیر ہے!	جس سے ہم کندن ہوئے اور شادکام
۱۹	منزلِ مقصود آگئی ہے قریب	ساتھیو! آگے چلو بس چند گام
۲۰	صبحِ انور کا طلوع ہے اے نصیر	جاگ اٹھنا اب ہوا وقتِ قیام

ماہِ تمام = پورا چاند، ماہِ کامل
التیام = زخم بھرنا
خیر الانام = بہترین مخلوق
ما لاکلام = جس میں کوئی شک نہ ہو
مدحت = ستائش، تعریف
بزمِ طرب = خوشی کی مجلس
خوش خرام = اچھی چال والا
کندن = خالص سونا

۲۴ صفر ۱۴۰۶ھ ۸ نومبر ۱۹۸۵ء
ملاحظہ ہو: ہدایۃ دسمبر ۱۹۸۵ء

خاکپائے اسماعیلیان
نصیر الدین نصیر ہونزائی
8/11/85

ذکرِ خدا اسقرگشِ

۱ ذُویں لے دِیِیں اپگیچن ذکرِ خدا اسقرگ — نورے بہشت ذُم بِڈن حمد و ثنا اسقرگ

۲ جیٹےّ بیا باغ ذُم اسقرگ ایگیں دِسُویں — ثنا دُخرس ٹیشمن جیٹّے بیا اسقرگ

۳ جالہ بہار مُھوّ دِیامسے دیکن ورژ اپئین — شکر و منیس ادیغشی عشقے دعا اسقرگ

۴ نورگٹے سا اجِل منے علمے سمندر نگمن — مُھوّ گیکل فرمیان نورگٹے سا اسقرگ

۵ نورے مثالگ کما؟ جلوگٹے باغنے بای — گوس لو بوں ٹیشما نورے لِقا اسقرگ

۶ ذُوحَزے دُنیا اُیوں حکمتے تورے ذُم بِتقم — نورے برلنگِ مُنِمُ دیِں لو ثنا اسقرگ

۷ نورے شہنشا لباس جسم لطیف لو ایسل — علمے کما لگ بِڈن نورے بِنما اسقرگ

۸ باغِ بہشت دِیمیا برمسگٹے اسقرگٹے کا؟ — مُھوّق منمر اسقرگ چغرکے ادا اسقرگ

۹ مُبِشن بِڈن اسقرگ گیما اِمِک اسقرگ؟ — علم و ہنر اسقرگ، صدق و صفا اسقرگ

۱۰ دِیِں ذُور دِیگ اسقرگ خدمتے قوم اسقرگ — نیک عمرتنگ اسقرگ شرم و حیا اسقرگ

۱۱ اِنے شلے چغر اسقرگ اِنے صفتِگ اسقرگ — یاد و خیال اسقرگ مہر و وفا اسقرگ

۱۲ نورے دمنے عشق لو جیِ دیمیس اسقرگ — اِنے شُلے باغر دُکون پُر موگنا اسقرگ

۱۳ عاشقے روحانیت اِنے شُلے جنت بِلئے — ٹیشما گلچیں فٹ اسے باغِ خدا اسقرگ

۱۴ اسقرے تمثیل ایسل جلوۂ جانانے راز — اِن شُلے سِسے قبلہ بای، قبلہ نما اسقرگ

۱۵ رنگِ خدا کا دُخر وا اسے یکتا گلاب! — عالمِ حسن و جمال! اُنر فِدا اسقرگ

۱۶ نورے کرامت ایسل بائیوکے ای گُلی بہار! — تازہ دُخر چھے بِڈن نورِ ھُدا اسقرگ

۱۷ علم و ہدایت منے میر اسقرِگ دوذِمی — عقلے بہشت ذُم بِڈن جیٹّے نُمسا اسقرگ

۱۸ اوّے چِلن یلا آبایم اسقرگ دِشِکمی — یے گوکے بِڈن غمِ اسرغیبے دوا اسقرگ

۱۹ جو ور دِمو بُنے جو ور دِیِیں روضۂ باطن ایسل — ٹیشما ایلے رگ رگش عشقے غنا اسقرگ

۲۰ نظمِ نصیر ذُم دیکم اِنے شُکرے اسقرگٹے نسی — کھولسے یڈا ذُویں قُل گویعا! جیٹّے غنا اسقرگ

رنگِ خدا = درنگس خدا (صبغۃ)

① دوستو! آؤ اٹھو کہ ہم [اپنے دل کی زمین میں] یادِ الٰہی کے پھولوں کو لگائیں (اُگائیں) کیونکہ خدا تعالیٰ کی تعریف و توصیف کے پھول نورانی بہشت (کی نعمتوں میں) سے ہیں ② ہمارے روحانی باپ کے باغ و چمن سے کچھ پھولوں کو لیکر اپنے یہاں اُگاؤ، تم دیکھوگے کہ ہمارے والدِ روحی کے گلہائے حکمت ہر موسم میں کھلتے رہتے ہیں ③ "بہارِ مجسم" (یعنی معشوق) عنقریب آرہا ہے، لہٰذا تم اپنے باغیچۂ دل کو درست کرو، خدا کا شکر ہے کہ اب ہماری عاشقانہ دُعا کی کلیاں مُسکرائیں گی ④ اے آفتابِ انوار! علم کے سمندر کو لئے ہوئے طلوع ہو جا، اب ہم جو آفتابِ انوار کے "سورج مکھی" ہیں تیری طرف رُخ کر لیں گے ⑤ کیا نور کی مثالوں میں جملہ تشبیہات جمع نہیں ہیں؟ (کیوں نہیں) چنانچہ وہ اپنی نورانیت کی تجلیات در تجلیات میں ایک (انتہائی خوبصورت) باغ بھی ہے گو

[چشمِ بصیرت سے] اپنے دل میں دیکھ لے تاکہ تجھ کو نورانی دیدار کے گلوں کا مشاہدہ ہو۔ ۱۸

(۶) تمام عالمِ شخصی (یعنی ۲۲ ارب روحوں کی دُنیا) حکمت کے درختوں سے سرسبز و شاداب نظر آتا ہے نور کی بارشوں کی بدولت عالمِ دین کے اِس سرے سے اُس سرے تک پھول ہی پھول مسکرا رہے ہیں (۷) دیکھ لے کہ نورانی شہنشاہ کا ایک پاک جامہ جسمِ لطیف کی حیثیت میں ہوتا ہے، جسمیں کمالاتِ علمی و عرفانی گویا عمامۂ نورانیت میں لگائے ہوئے پھول ہیں (۸) کیا وہ بہشت کا باغ (یعنی محبوبِ جان) رنگ برنگ پھولوں کے ساتھ آچکا ہے؟ اسکے مسکرانے سے مسرت و شادمانی کے پھول کھلتے ہیں، اسکی ہر بات اور ہر ادا سے نورانیت کے گل برستے ہیں (۹) ویسے تو پھول بہت سے ہیں، لیکن تو کن پھولوں کو اپنانے کی ہمت رکھتا ہے؟ جیسے علم و ہنر کے پھول ہیں، اور صداقت و پاک باطنی کے پھول (۱۰) کارہائے دینی گلوں کی طرح پسندیدہ ہیں، قومی خدمات پھولوں کی سی خوشبو رکھتی ہیں، نیک عادات پھولوں کی طرح عزیز ہوا کرتی ہیں، شرم و حیا ایمانی پھولوں میں سے ہے۔

(۱۱) اسکی محبت کی باتیں گویا مہکتے ہوئے پھول ہیں، اسکی تعریف و توصیف میں پھولوں کی طرح رعنائی اور دلکشی ہے، اسکی یاد و خیال کرنے میں پھولوں کی طرح رنگینی اور صفائی ہے، اور اسکی محبت و وفا پھولوں کی طرح شہد سے مملو ہیں (۱۲) صاحبِ نور کے مقدس عشق میں ہمہ وقت جان نثاری سے کام لینا پھولوں کو نچھاور کر دینے سے کم نہیں، تو نے اسکی عقیدت و محبت کے باغ میں آکر کبھی کے (یعنی بہت پہلے) پھول چن لئے ہیں (۱۳) عاشقِ صادق کی روحانیت دراصل معشوق کی خالص محبت سے بنی ہوئی جنت ہے، تو دیدۂ دل کھول لے تاکہ تجھ کو اِس باغِ خدا کے پُرنور پھول نظر آئیں (۱۴) پھول کی تشبیہ و تمثیل میں غور و فکر کر لے، کہ اسمیں معشوق کی تجلّی کا بھید پوشیدہ ہے، محبوب حسن و جمال میں عاشقوں کا قبلہ ہے، اور پھول اپنی رنگینی، خوشبو، اور لطافت جیسی صفات سے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "قبلہ نما" کا کام انجام دے رہے ہیں (۱۵) اے میرے دل کے منفرد و یکتا گلاب! تو خدا کے رنگ (صبغۃ اللہ، ۲ : ۱۳۸) میں رنگین ہو کر کھل جا، اے حقیقی اور غیر فانی حسن و جمال کی دُنیا! دوسرے پھول سب کے سب تجھ پر نچھاور ہوں!

(۱۶) نور کے اِس حیرت انگیز معجزے کو دیکھ لے، کہ اسکے ہاں موسمِ سرما میں بھی پھولوں کا دور دورا ہے، یہاں تو نورِ ہدایت کے خوبصورت پھول ہمیشہ تازہ بتازہ کھلتے رہتے ہیں (۱۷) اُس نے علم و ہدایت کی صورت دیکر ہمیں کچھ مقدس پھول بھیج دئے ہیں، روحانی سخی کے یہ پھول یقیناً عقلی بہشت سے ہیں (۱۸) میں نے آنسوؤں کے پانی سے باغِ دل کی خوب آبیاری کی تھی، اسی لئے کچھ پھول اُگ گئے ہیں، پس یہی پھول میرے مغموم دل کیلئے دوا ہیں (۱۹) صبح سویرے اُٹھکر باطنی اور روحانی گلشن کا مشاہدہ کر لیا کرو تاکہ تو اسمیں فنائے عشق کے گوناگوں پھولوں کو دیکھیگا (۲۰) نصیر کی نظم سے مجھے اُس (یعنی امامِ زمان ع) کی محبت کے پھولوں کی خوشبو آتی رہتی ہے، اے اہلِ محبت! اِدھر آؤ، کہ روحانی غذائیت سے بھرپور پھول یہاں موجود ہیں۔

۹، اکتوبر ۱۹۸۵ء

①

شریارے نے مستے بان

۱ یُنی نورے دمن ئیئڈ مے شُریارے نے مستے بان — ہُنی اینئڈ مے شُلے حکمتے جریارے نے مستے بان

۲ اِن نورے خیالن نُما شُلے رنگ لو بہ دیہم — بس اہلِ محبتے شُلے اسرارے نے مستے بان

۳ رُوے شہر لو بن عطرے دُکانن اکھیشن گا ! — عطرِ گش ہِنڈا گلی بیلہ می عطارے نے مستے بان

۴ دربار ر اُنو سائی گلی جاسر گشے سُلطان — درباری اُیون سگکشے دربارے نے مستے بان

۵ اِنے حُسن و جمال جنتم لعلگے بازار — عاشقتنگ اوسل اِنے شُلے بازارے نے مستے بان

۶ روحانی ہویکے عالم اُیون قبضہ نے دُومن — سردارے سینم برنگا سردارے نے مستے بان

۷ بِلتقشو گیانچوے بہ بیان مِکرے اُیمکس — اسلامے بزرگان شُلے افکارے نے مستے بان

۸ اِنے نورے ملاقاتے لو بن سگکشے دُنیان — ہُنی اہلِ نظر بان کے اُو دیدارے نے مستے بان

۹ میس مِہلے ایم گلی عجیبن نامی الیشی بان ! — میس پُر ہو چُوا ای دلبرے ہہ دلدارے نے مستے بان

۱۰ اِن دین لو ہ دُنیاے لو می حکمتے غمخوار — دُنیکے قیامتے لو می غمخوارے نے مستے بان

۱۱ اِنے عشقہ فِدا بان ا رمی اِنے شُنگ لو گدا بان — شُلے رازے دمن حیدرِ کرارے نے مستے بان

۱۲ قُربان اتیشُم دولتے و دیناے بہ شُرتیش — داناسِس اُیون می رُوے دینارے نے مستے بان

۱۳ روحانی غرکے ہ جنتے باجان اِبی اوسن — شُلے فوو لو دُرم سِس اِنے دُمتارے نے مستے بان

۱۴ بی مستی سیسیک اوتشما دُنیا لو سراسر — اقرارے نے مستے بان اہل انکارے نے مستے بان

۱۵ رحمتے کے ایم اِنے شُلے دمچارکے اُم میر — اِنے عشق سفرے سختی کے دمچارے نے مستے بان

۱۶ میخانہ بہ مقصود می دیدارے الیشی بان — خس خمرے می بے حضتو خمارے نے مستے بان

۱۷ ژولے ذکرے حجاب لو دُکوئل صورِ سرافیل — اِن نورے پُرپل ہ شُلگیو مِزمارے نے مستے بان

۱۸ اِن صورتے رحمانے ظہورِ حُسنے جہانی — عشاقے اُیون عالمے دادارے نے مستے بان

۱۹ اِن آلِ نبی ہ نورِ علی ہ ساقیِ کوثر — کوثر پلا گلی سِس شُلے سرکارے نے مستے بان

۲۰ سِس خمرِ ازلے مستے ہُن جمی نُما دُوام — دا عالمے سِس بادۂ قہارے نے مستے بان

۲۱ اِنے سُجو صفتنگ سیسر گیس نورے بسیگ سیر — اِنے شُلگیو شا معسم گُلبارے نے مستے بان

۲۲ اِنے نورے برکتے یارے می جوا رُو لو دِسر جِن — انوارے بہار یلذہ می گلزارے نے مستے بان

۲۳ مولاے کریم نورے دمن عالمے سرتاج — اِن تینیشو سِس اِنے شُلے شُریارے نے مستے بان

۲۴ اسمانے اِیتھی ژم دُسعُم نورے کمن بائی — ہُنی اینڈہ دُفس بان کے اُو انوارے نے مستے بان

۲۵ بیچارہ نصیر می شُلے مُکگو رے گدا بائی — عاشقتنگ اُیون شُلے مُکے اشعارے نے مستے بان

① - بعض لوگ مالکِ نور کے مقدّس دیدار کی وجہ سے مست ہیں، اور بعض عاشق ایسے بھی ہیں، جو اُس (ماہِ خوبان) کو نہ دیکھ سکنے کے پُر حکمت غمِ عشق کے سبب سے مست ہیں۔

② - تمہیں شاید یاد ہوگا کہ وہ (محبوبِ جان) محبّت سے بھرپور ایک نورانی خیال بنکر آیا تھا، بس اہلِ محبّت عشق کے (ایسے ہی) بھید وراز کے سبب سے مست رہتے ہیں۔

③ - دیکھو تو سہی! روحانی شہر میں عطر کی ایک عجیب و غریب دُکان ہے، کیوں نہیں اِس میں عطریات تو بیشمار ہیں، لیکن ہم (اُس ماہ لقا) عطر فروش کی مُلاقات سے مست ہوگئے ہیں۔

④ اگرچہ میرے باکرامت بادشاہ ہنوز دربار میں تشریف فرما نہیں ہوئے ہیں، پھر بھی اہلِ دربار کو دیکھو کہ وہ دربار کی رعنائی و زیبائی کے سبب سے مست اور مگن ہیں۔

⑤ - اس (ماہِ انور) کا حسن و جمال گویا جواہراتِ جنّت کا حسین بازار ہے، عاشقوں کو دیکھو کہ اسکے بازارِ عشق سے مست پڑے ہیں۔

⑥ - کچھ روحانی لشکر سارے جہان کو فتح کرکے آگئے، وہ اپنے سردار کے ہر حکم کو مانتے ہوئے اسکی محبّت و عشق میں مست و مسرور ہیں۔

⑦ - چھوٹے چھوٹے بچّے فکری عمل کی لذّت و شادمانی کیا جانتے ہیں، یہ تو بزرگانِ اسلام ہی کا کام ہے کہ وہ افکارِ عشقِ حقیقی کے سبب سے مستِ ازل ہوجاتے ہیں۔

⑧ - اُس (رشکِ قمر) کی نورانی ملاقات میں ایک درخشان و تابان دُنیا (محجوب) ہے، جو اہلِ بصیرت ہیں، وہ ایسے دیدار کی وجہ سے مستی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

⑨ - یہ کیسی حیرت انگیز بات ہے، کہ دل ہمارے پاس حاضر ہے نہیں، لیکن پھر بھی ہم شادمان ہیں! ہمارا دل تو کبھی کا دلبر لے گیا ہے، اور ہم اُس دلدار (یعنی ہمارا دل اپنے پاس رکھنے والا) سے خوش اور مست ہیں (جس نے ہمارے دل کو قید کر رکھا ہے)

⑩ - وہ دین کے بارے میں بھی اور دُنیا کے معاملے میں بھی بڑی حکمت سے ہماری غمخواری کر رہا ہے، لہٰذا ہم دُنیا و آخرت میں اپنے اِس غمخوار کی محبّت سے مست و سرشار ہیں۔

⑪ - ہم اس (مولا) کے عشق میں فدا اور قربان ہیں، اسکی مبارک گلی کے سائل و گدا ہیں، ہم حیدرِ کرّار صاحبِ سرِّ عشق کی وجہ سے مست و متوالے ہیں۔

⑫ - ایسی مادّی دولت اور اشرفی (دینار) سے کیا خوشی حاصل ہوسکتی ہے، جو راہِ دین میں خرچ نہ ہو، پس اہلِ دانش ہمارے محبوبِ روحانی (دینار = دِلدار، یعنی معشوق) کی محبّت سے مست ہیں، مگر دینار = اشرفی سے نہیں)

⑬ تم یہ نہ کہا کرو کہ کوئی روحانی ترانہ نہیں، کوئی بہشت کا ساز اور باجا نہیں، حالانکہ جو لوگ آتشِ عشق میں پُختہ ہوچکے ہیں، وہ تو اُس (نورانی معشوق) کے ستار کے دلنواز نغموں سے مست و بیخود ہوجاتے ہیں۔

ISW
LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

(۱۴) - تم دنیا میں جہاں کہیں بھی جاؤ، لوگوں کو مستی سے خالی نہیں دیکھو گے، جبکہ لوگ یا تو دینی اقرار کی وجہ سے مست رہتے ہیں، یا اس سے انکار کے نشے ہی چُور ہو جاتے ہیں۔

(۱۵) - ہمیں اُس (جانِ جاں) کی طرف سے آئی ہوئی راحت بھی لذّت بخش ہوتی ہے، اور مشقّت بھی لذیذ ہوا کرتی ہے، اور اسی لئے ہم اسکے سفرِ عشق کی صعوبت و سختی اور رنج سے ہمیشہ مست ہیں۔

(۱۶) - شراب خانہ سے کوئی غرض ہی نہیں (یہ تو فقط ایک بہانہ ہے) ہم صرف دیدار ہی سے شادمان ہیں، ہم شراب سے ہرگز مست نہیں ہوئے، بلکہ حضرت مَیفروش کے دیدارِ جانفزا سے مست و مدہوش ہیں۔

(۱۷) - اے مُخاطب! تم ذکر کے پردے میں داخل ہو کر حضرت اسرافیل علیہ السّلام کے صور (روحانی نغمات) کو سُن لو، وَاللہ! وہ محبوب بذاتِ خود نور کی بانسری ہے، اور عُشّاق اس بانسری کے ترانۂ توحید سے مستِ الست ہیں۔

(۱۸) اُس صورتِ رحمان کے ظہور کا کیا کہنا، وہ تو حُسن و جمال کا ایک جہان ہے، یہی وجہ ہے کہ سارے عاشق اُس سخئِ عالم کے پاک دیدار سے دریائے مستی میں مُستغرق ہیں۔

(۱۹) - (میرے معشوقِ جان کی تعریف یہ ہے کہ) وہ آلِ نبی ص، نورِ علی ع، اور ساقئ کوثر ہے، اگرچہ باہم اوصافِ کوثر کے ہونے میں کوئی شک نہیں، لیکن لوگ ساقئ کوثر کی ملاقات سے مست و شادمان ہیں۔

(۲۰) - لوگ شرابِ ازل کی مستی سے نفسِ واحدہ بن جانے کے بعد دُنیا میں آئے تھے، اور پھر دیکھو کہ اہلِ عالم بالآخر واحدِ قہّار (ج) کی شرابِ وحدت سے مست و مخمور نظر آرہے ہیں۔

(۲۱) - اس (مظہرِ خدا) کی پاک و پاکیزہ صفات کا ہمارے دلوں پر اثر انداز ہو جانا ہمارے باطن میں نورانی باغوں کا باعث ہے، اسکے عاشق ہمیشہ اس پھول برسانے والا موسم سے مست ہو جاتے ہیں۔

(۲۲) - اسکی نورانی بارش کے زیرِ تربیت اب ہم روحانی طور پر سرسبز و آباد ہو جائیں گے، بہارِ انوار کی بدولت ہم اس گلشن کی خوشبوؤں سے مست ہو گئے ہیں۔

(۲۳) - مولائے کریم نور کا مالک اور بادشاہِ عالم ہے، اسکو پہچاننے والے لوگ اسکی بابرکت محبت کی شادمانی سے مستِ بادۂ الست ہیں۔

(۲۴) وہ (امام عالیمقامؑ) نورِ خدا کی رسی ہے، جو آسمان کی انتہائی بلندی سے اُتر آیا ہے، جو لوگ اس (نورانی رسی) سے وابستہ ہو چکے ہیں، وہ ہدایت کے انوار سے مست و بامراد ہیں۔

(۲۵) - مُفلس و بیچارہ نصیر ہمارے موتیوں کے جوہری (یعنی امامِ زمان صلوات اللہ علیہ) کا فقیر اور بھکاری ہے، تمام عُشّاق اسی نسبت کی بنا پر ان عشق کے موتیوں سے، جو اشعارِ دلپسند کی صورت میں ہیں، مست و پُر خمار ہیں۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نوروز نامہ
مژدۂ نوروز

(ہدایۃ مارچ ۱۹۸۶ء)

۱	بیاں یہ نورِ یزدان ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز	کہ یہ خود روحِ قرآن ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲	یہ وہ نوروز ہے گویا	خدا نے کر دیا برپا	اسی دن خیمۂ خضرا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۳	ہوئی جسدن زمین پیدا	وہی نوروزِ ارضی تھا	کہ برپا ہے اک دنیا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۴	ازل نوروزِ عقلی ہے	الست نوروزِ روحی ہے	جنم نوروزِ ذاتی ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۵	بمنشائے خداوندی	پیمبر نے علی کو دی	امامت بھی نیابت بھی	یہی ہے مژدۂ نوروز
۶	علی نورِ امامت ہے	شہنشاہِ ولایت ہے	وہ بابِ علم و حکمت ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۷	وہی نوروز کا سلطان	وہی ہے جان اور جانان	وہی ہے مایۂ ایمان	یہی ہے مژدۂ نوروز
۸	فروغِ صبحِ صادق ہے	پیامِ جانِ عاشق ہے	وہی قرآنِ ناطق ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۹	امامِ انس و جان ہے وہ	ضیائے لامکاں ہے وہ	کہ مولائے زمان ہے وہ	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۰	ظہورِ عالمِ ملکوت	وہ نورِ عالمِ جبروت	وہ گنجِ گوہرِ لاہوت	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۱	قبائے انّما اسکی	ردائے ھل اتیٰ اسکی	عطائے کبریا اسکی	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۲	وہی ہے بحرِ گوہر زا	جمالِ حسن کی دنیا	کتابِ عالمِ بالا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۳	جہاں محبوبِ جان آیا	وہ بنکر اک جہان آیا	اسی میں لامکان آیا	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۴	ترا دل جب منور ہو	درخشاں مثلِ خاور ہو	نشیمن گاہِ مظہر ہو	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۵	خیال و فکر روشن ہو	نظر اک باغ و گلشن ہو	طلب بھی گل بدامن ہو	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۶	نویدِ جانفزا آئی	امامت کی دعا آئی	مسرت کی نوا آئی	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۷	جو اک خورشیدِ تاباں ہے	وہی سلطانِ خوباں ہے	وہی پیدا و پنہاں ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۸	اگر مولا سے الفت ہے	اگر اعزازِ خدمت ہے	یہی توفیق و ہمت ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۱۹	اطاعت کر عبادت کر	درِ مولا کی خدمت کر	اسی سے تو محبت کر	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲۰	اگر وہ تجھکو خدمت دے	اسی کے ساتھ ہمت دے	محبت دے بصیرت دے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲۱	اسی خدمت میں حکمت ہے	اسی میں تیری عزت ہے	یہی اک زندہ دولت ہے	یہی ہے مژدۂ نوروز
۲۲	نصیرا! تو نہیں تنہا	گدائے کوچۂ مولا	بیاں ہے اک جہاں شیدا	یہی ہے مژدۂ نوروز

فقیر حقیر نصیر ہونزائی
13/1/86

مژدہ = خوشخبری۔ خضرا = سبز۔ باب = دروازہ۔ قبا = ایک قسم کا کوٹ،
ردا = چادر۔ کبریا = خدا کا ایک نام، بحرِ گوہر زا = موتیوں کو جنم دینے والا سمندر۔

فرہنگ

۳: رُو = رُوح، عَطّار = عِطر فروش۔

۴: سُلطان = بادشاہ، درباری = دربار والے۔

۷: تلیتِچ = تلتِچ کا مُصَغّر، لُغوی طور پر وہ چھوٹا بچہ جسکے جسم پر ہنوز کوئی بال نظر نہ آتا ہو، ایسے بچے کو تلیتِچ گاس کہتے ہیں، اور اسی مناسبت سے مُفلس آدمی کو تلتِچ کہا جاتا ہے۔

۹: دِلبر = دل لیجانے والا، پیارا، محبوب، معشوق۔ دلدار = دل رکھنے والا، معشوق۔

۱۱: دینار = سونے کا ایک سکہ، اشرفی، یہی لفظ (دینار) بُرُشسکی میں معشوق کیلئے استعمال ہوا، جو تخفیف کی عادت کی وجہ سے بعد میں "دِنار" کہا جانے لگا۔

۱۳: دُوتار = دو تار والا ساز، سِتار (سہ تار)

۱۶: مَیخانہ = شرابخانہ، خمر = شراب، خمّار = مَیفروش (شرابفروش)

۱۷: سَرافیل = اِسرافیل کا مُخفّف ہے، بُریل اصل (ORIGINAL) ہے، اور بُریلو ثانوی ہے، جو بانسری کو کہتے ہیں، جسطرح گُل (آدمی کا نام) اصل ہے، اور بعد میں گُلو بھی کہہ سکتے ہیں، اسکی توجیہ گریمر میں ہے، مِزمار = بانسری، بُریلو، نَی۔

۱۸: عُشّاق = عاشق کی جمع، یعنی عاشقان، بُرُشسکی میں عاشقینگ۔

۲۰: خمرِ ازل = ازلی شراب، اس سے ازلی بھید مراد ہیں، جو انتہائی عظیم ہیں۔ بادہ = شراب یعنی اسرارِ الٰہی۔ قہّار = غلبہ حاصل کرنے والا، زبردست، خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام، اشارہ ہے آیۂ قرآنِ مجید (۱۴/۴۸) کی طرف، کہ لوگ جسطرح ازل میں ایک شخص تھے، اسی طرح پھر انکو واحدِ قہّار ایک کر لینے والا ہے (۱۴/۴۸)

۲۱: مَوسمِ گُل بار = پھول برسانے والا موسم۔

۲۲: ییل دِہ (یلِدِہ) = لُغوی معنی = اسکے سایہ سے، مراد ہے اسکے سائے کی برکت سے، گُیل دِہ = تیرے سائے کے طفیل، مَیل دِہ (مَیلدِہ) آپکی برکت سے۔

---

۱۴ / شوال ۱۴۰۶ھ ۲۲ / جون ۱۹۸۶ء

نوٹ: ۲۴ اشاراتِ قرآن و حدیث شاعری دو قسم کی ہوتی ہے، ان دونوں میں سے جو ہادیٔ برحق اور اسکے نورِ معرفت سے وابستہ ہو، وہ ہدایتِ حقّہ اور حکمتِ بالغہ کی ضیا پاشی میں ہوا کرتی ہے، اور دوسری شاعری راہِ مستقیم سے ہٹ کر ہوتی ہے (۲۶/۲۲۴) جو اس حدیثِ شریف کے برعکس ہے: اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِکْمَۃً = یقیناً بعض اشعار (میں) حکمت ہے۔ س

کہ اسکو پاس کی بجھ نہیں ہوتا

یعنی دنیا کی طرح شاعری میں بھی بعض حکمت ہے، مطابق ہے روایتی جیسے

تھقتنے یہ ژولے نورے سا!

۱ تھقتنے یہ ژولے نورے سا! اُنے گچھقر بُٹ اُیَم — ثُمنے یہ ژولے رُوے شِنی! اُاَن لے ثمر بُٹ اَیَم
۲ رازِگ اُیونِ گی بِڈن حکمتے قرآنُ لو — اسرگی قرآنِ چھیشی! اُنے سرے بر بُٹ اَیَم
۳ نورے لباسُ لو ڈُمُونِ جاششو گُوی تیئذما — تھم بیاینِ اوّ مینش شُلے دتاغر بُٹ اَیَم
۴ دیمے جُوُرے گنے مینش علمے غتینیخ ذکرے کمعی — بُٹ غتیمُ ناجہاد، فتحو ظفر بُٹ اَیَم
۵ دُومُ بلاکلی زندگی، سیتھو اپی کلی بندگی — عشقے بسکُ بُٹ قبُٹ المعیشہ علمے سفر بُٹ اَیَم
۶ مُرا شالگو یعو مرکار ڈُمُونِ لعلگ ایشِل ممک دومی — جِلوگ اُیونِ بے مثال نورے گچھقر بُٹ اَیَم
۷ نورے بسیگنے باغبان! اسُ لو تومِک ایگی نا — اُنے صِفتگی باغ لُم میوۂ تر بُٹ اَیَم
۸ ژُمین لے قیامت منی ذکرے دِشر گنی منیمن — ذاکرے التمُل نو بُرغُوے غر بُٹ اَیَم
۹ حکمتے اسمانُ لُم شیچُم کے میم دِسیلگچای — نورے غِذا بُٹ عجیب، عقلے شکر بُٹ اَیَم
۱۰ یوسفِ دورانِ لے ژُوشڈے گُر دینڈ بیلیوچ — ایڈے اَیَم نس ایسل رُوحی عطر بُٹ اَیَم
۱۱ اِنَ لے عجب دُر بنِ کونِ ومکان غیبچاد — اپیچی نُکونِ ڈُوگ بِرِینِ یارے مُنر بُٹ اَیَم
۱۲ مُوشلے سانِ چل منی چشمۂ نور اِچھمہ — دینے سشا پادشا مہرے نظر بُٹ اَیَم
۱۳ اڈری غسِیشی بیچنا اِنے شکلے مجنون میام — عشقے بیابانِ لو بی کلی نکر بُٹ اَیَم
۱۴ علم حقیقی ایسل جِلوۂ جانان بِلد — فکرگ اُیونِ ڈُوگ منتے اے علمے فکر بُٹ اَیَم
۱۵ عقلے ساگور چل منی ہل منتے اے مُو ساڈہ دُوس — علمے اِچھقرگ ایسل نورے اثر بُٹ اَیَم
۱۶ وقتے علیمے ساگرا لیش منی ذرذرادر — جاشُل اُیمے معجزا عشقے درد بُٹ اَیَم
۱۷ اُیُم دِشِن کیڈبا ایلے سِس اُیونِ ببر بان — ازلے ببر ہم جُوُن ابدے ببر بُٹ اَیَم
۱۸ سگ کسے قرآنُ لو رازگے چھیمہ بیین — عالمِ شخصیو جار گنج گہر بُٹ اَیَم
۱۹ ظاہری دُنیاتُ لو خوشخبرگ بُٹ بِڈن — می شہ دیدار ژوچای "سینس" خبر بُٹ اَیَم
۲۰ عالم دیدارُ لو رگ رگے نغرگ بِڈن — جلوگے قانونُ لو فر نُمہ فر بُٹ اَیَم
۲۱ لذت اُڈور بیسے ایچا امے گی لویرنی نی — نیشما ہن گُنڈنے گو تُمو گگھقر بُٹ اَیَم
۲۲ ثُگ نُمہ جور دِسے نصیر غیبے بِگنی دومی گور — ذکرِ خداوندیر وقت سحر بُٹ اَیَم

سلہ ایڈے = ایڈ کو۔

۱: ثمر = میوہ، ۵: سیتھو = آسان، ۷: میوۂ تر = تازہ پھل، ۹: شیچُم کے میم = کھانا پینا، ۱۲: چشمۂ نور = نور کا چشمہ، ۱۸: گنج گہر = جواہر کا خزانہ، ۲۲: ثُگ نُمہ = ذرا سو کر، وقت سحر = صبح کا وقت۔

ترجمہ و تفہیم

۱۔ اے آفتابِ نور! آجا کہ میں تیرے بغیر ٹھٹھر گیا ہوں، تیری شعاعیں بہت ہی لذیذ ہیں، اے تابستانِ روح! آجا کہ میں بھوک سے نڈھال ہو چکا ہوں، تیرے پاس بہت ہی میٹھے پھل موجود ہیں۔

۲۔ دونوں جہان کے تمام اسرارِ سربستہ قرآنِ حکیم میں جمع ہیں، اے کلیدِ قرآن! آجا میرے دل میں داخل ہو جا، کہ تیرے بھید کی باتیں بہت ہی شیریں ہیں۔

۳۔ تُو نے نورانی لباس میں آکر مجھ پر جیسی کپکپی کی حالت واگزار کر دی، اسکو تُو نے خود ہی دیکھا، بہت ہی خوب، مگر دوسری کوئی بیماری نہ ہو، محبت کا بُخار تو بہت ہی پُر لذت ہوا کرتا ہے۔

۴۔ جنِ یعنی شیطان کو جنگ میں شکست دینے کیلئے علم کی تلوار اور ذکر کی ڈھال کی ضرورت ہوتی ہے، یوں جہاد تو بہت ہی تلخ ہوا کرتا ہے، مگر فتحمندی اور کامیابی ہمیشہ کیلئے بہت ہی شیریں ہوتی ہے۔

۵۔ اگرچہ انسانی اور ایمانی زندگی گزارنا مشکل ہے، اور کامیاب بندگی بھی کوئی آسان بات نہیں، لیکن (آسمانی تائید حاصل ہوتی تو) حقیقی عشق کے مراحل بڑے عجیب و غریب ہیں، اور علم کے سفر میں بہت ہی مزہ ہے۔

۶۔ اے محبوبِ جان! تُو اپنے عاشقوں کے اجتماع میں تشریف فرما کر ہو کر گوہر افشانی کر دے اور موتی بکھیر دے، تیرے تمام جلوے لاثانی ہیں، اور تیری پُر نور آواز از حد شیریں ہے۔

۷۔ باغہائے نورانیت کے باغبان! میرے دل کے باغ میں (بہشت کے) کچھ درخت لگا دینا، کیونکہ تیرے اوصافِ کمال کے باغ کا تر و تازہ پھل از بس شیریں ہوا کرتا ہے۔

۸۔ اے لوگو! تم آؤ، قیامت برپا ہو رہی ہے، اس لئے مقامِ ذکر میں جمع ہو جاؤ، سنو تو سہی، ذکر کرنے والے کے کان میں صورِ اسرافیلؑ کا نغمۂ روح پرور کتنا میٹھا ہے۔

۹۔ (حضرت عیسیٰؑ کی طرح اپنی پاک نورانی دعا سے) وہ بحکمِ خدا آسمانِ علم و حکمت سے کھانا پینا سامنے رکھ دیتا ہے، یہ نورانی غذا بیحد عجیب ہوتی ہے، اور عقلی شکر کی لذت انتہائی خوشگوار ہوتی ہے۔

۱۰۔ زمانے کے یوسفؑ کے پاس ارسال کر دینے کیلئے بہت سے روحانی گوہر موجود

۲۶

ہیں، دیکھ اور کوشش کر کہ اُس قمیص کی ایک خاص علامت روحانی خوشبو کا آنا ہے، اور روحانی خوشبو بیحد لذیذ و شیریں ہوا کرتی ہے۔

۱۱- اُس کے پاس ایک انتہائی عجیب و غریب دُوربین موجود ہے، جس سے اگر خدا چاہے تو دونوں جہان کے مناظر سامنے آسکتے ہیں، پس تُو اسکے پاس جا کر (جیسا کہ جانے کا مخصوص طریقہ ہے) کچھ تجربہ تو کر لے، کیونکہ میرے دوست کا علم و ہُنر زبردست کامیاب اور شیریں ہے۔

۱۲- اب محبتوں کا ایک روحانی سورج طلوع ہو رہا ہے (یعنی دیدارِ اقدس کا موقع ہے) کیونکہ اسکی مبارک آنکھیں سرچشمۂ نور ہیں، ہمارے دین کے فیاض بادشاہ کی پُرمہر و شفقت نظر بیحد شیریں ہوتی ہے۔

۱۳- مجھے اسکی پرواہ ہی نہیں کہ لوگ میری تضحیک کریں گے، میں تو اسکے عشق و محبت میں مجنون ہو جاؤں گا، کیونکہ صحرائے عشق و جنون ایسا عالی ہے کہ اسکی ایک نگر[1] بھی بہت ہی شیریں لگتی ہے۔

۱۴- تم حقیقی علم کو یقیناً جانانِ روحانی کا ایک خاص جلوۂ جمال سمجھ لینا، اور کم از کم کچھ وقت کے لئے تمام دوسرے افکار سے آزاد ہو کر علم کی فکر میں کھوئے رہنا، اس لئے کہ علمی فکر بدرجۂ انتہا شیریں ہے۔

۱۵- تیرے لئے اب نورِ عقل کا خورشیدِ انور ضوفشانی کرنے والا ہے، پس تُو ظلمت کو چھوڑ دے، اور روشنی میں آجا، علم کی لطیف و روشن کرنوں کا نظارہ کر لے کہ نور کا اثر بڑا لذت بخش ہوتا ہے۔

۱۶- علیؑ عزمان[2] کی بابرکت سالگرہ کے موقع پر میں مسرت و شادمانی کی کثرت سے تھرتھر کانپتا ہوں، میرے شیریں محبت محبوبانہ کے معجزانہ عشق کی تھرتھراہٹ بیحد لذیذ ہوا کرتی ہے۔

۱۷- میں نے ایک اعلیٰ مقام کو دیکھا ہے، جہاں سارے لوگ یکساں اور برابر ہیں، جس طرح ازل میں سب برابر اور ایک تھے، اسی طرح ابد میں بھی تمام انسانوں کا مساواتِ رحمانی کے تحت ایک ہو جانا زبردست مزے کی بات ہے۔

۱۸- نورانی قرآن (یعنی کتابِ ناطق) میں اسرارِ حقیقت کی کنجیاں موجود ہیں، جسکی بدولت مجھے عالمِ شخصی میں جو گنجِ گوہر حاصل ہوا ہے، وہ از حد لذت بخشتا ہے۔

۱۹- اگرچہ دُنیائے ظاہر میں نویدیں اور بشارتیں بہت ہیں، لیکن سب سے بڑی خوشخبری، جس میں کہا جاتا ہے: "ہمارا شاہ دیدار آرہا ہے" بیحد لذیذ ہے۔

---

[1] نگر: بروشسکی میں ایک کڑوی گھاس کا نام ہے، جو تلخی کی وجہ سے مشہور ہے۔

۲۰- نورِ خداوندی کا دیدار اور ملاقات بجائے خود گوناگون ظہورات و تجلّیات کا ایک عالم ہے، جسمیں بحکم صِبغةَ اللهِ (۲/۱۳۸) وہاں کی ہر صورت اور ہر چیز رنگِ خدا سے رنگین نظر آتی ہے، وہاں قانونِ جلوہ ہے کہ جلال و جمال کے مطابق ہر لحظہ نور کا مختلف صُوَر میں مُنقلِب ہو جانا بیحد لذت بخش امر ہے۔

۲۱- تُو ہر وقت کیوں لذتوں کا طلبگار رہتا ہے، بلکہ دانشمندی یہ ہے کہ تُو راہِ اِطاعت و فرمانبرداری میں آگے سے آگے بڑھ جا، تاکہ ایکدن تُو اپنے آپکو بیحد لذیذ اور انتہائی شادمان دیکھیگا۔

۲۲- اے نصیر! تُو بوقتِ شب تھوڑی دیر کیلئے سو کر پھر رات کو بہت پہلے اٹھاکر تاکہ تجھ پر کوئی پوشیدہ اور مُغلق دروازہ کھُل جائے، کیونکہ ذکرِ الٰہی کیلئے صبح کا نورانی وقت نہایت ہی شیرین ہوا کرتا ہے۔

۱۲، جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ   ۱۳، جنوری ۱۹۸۷ء

اُتے مُبارکے شُل

۱ اُنے مُبارکے شُل ہمیشی رُن میس لوے کا ہم جُوَن
۲ اُن زماناے مِثال انسان کامل یا امام؟
۳ چُندو نورِ جانشین! اُن بانبیجے نورے بِگ
۴ نورِ یزدان رازِ قرآن علمے بُل دا امنے شہر
۵ اُنے امامتے سِر گنیگ ہِن نورے دُنیاتِن بِڈن
۵ اُنے اِمامتے سِر گنیگ ہِن نورے دُنیاتِن بِڈن
۶ اُنے تِلالم کھینے مولا! اس چھِنم نما تھو دُنگ
۷ بیلٹے ممکن بِلا زمانا نورِ یزدان اوّمنس
۸ علمے بُلے پاکیزہ چِل ژُم دِینے شہر آباد نمن
۹ گوُ لجھقِتِس اوّمن سِقابِلا نورے رحمتے بِگ ہمیش
۱۰ اُوتے نصیب دُنیائے ظاہرے می نصیب بِلا نورے شُل
۱۱ زندگی گورا ستارنے بُٹ اَیم نغمان جُوَن
۱۲ فس مناسن اَم لو اُن پَیدل گُجھر چھپے دینے گن
۱۳ قومے خدمت دِینے یاری کامیابیے رت گنن
۱۴ جاشہنشا شُلے علم نیٹِرن اسن بِہ سیس منی!
۱۵ بُٹ کے کمے حکمت غُمُٹ بِلا کھعولے ایسل قرآن لو
۱۶ نورے شُل گُھُن باکے بسی دا تھم اَیم دِشنر بہ معرن
۱۷ نورے معشوقِ ایشم گستاخ نمن جاجیمو حال
۱۸ علم گُو وابے حساب رزق ورمو زیبے بر جُوَن
۱۹ ما دُوا مِنگ اِنے کُھوچ مولا دُوا بلا پادشاہ
۲۰ مای برگ اُلم اختلاف ژُم دِہنے فصلر آفتیگ
۲۱ عالمِ ظاہر تومن بِلا اُن اِتے ژُم میوہ با
۲۲ ابن آدم باکے گو وی باہ، ابنِ عالم باکے گو وی
۲۳ اُنکے مولا دِیسن با نورے تائید گور منس!

درد ے گمنے درمان جوَن داگالگر حلیم جُوَن
رُوے طبیبِ عیسیٰ جوَن، داعلم لو آدم جُوَن
وارثِ آلِ نبی! اُن مصطفیٰ ہمدم جُوَن
دِینے اسمان لو درخشان نیّرِ اعظم جُوَن
رُوے ایشی ژُم اُن بہ سو کُما نورے بجلیے لسم جُوَن
اَسُ لو اُنے یاد او سم ہِن نورے دُنیان یم جُوَن
ثو دُنگ تعجب لم مسافر گی لو الامین تھم جُوَن
دا دیکایک بے سبب ایت بُل اُیون مرچم جُوَن
گو ٹمو غفلت ژُم غناس ممکن اُنز بِگ ٹم جُوَن
منی بہ او ما بیان نے مولا! اُنے ایتم اسم جُوَن
راحتنگ بِڈا زِل جوَن، داغم کے فکرگی ہم جُوَن
اِنے محبت پین کو نجا اُن جہان مُلجم جُوَن
توبہ توبہ، بے کے گو یا ہن دسن ڈونگ تم جُوَن
یا الٰہی رُو مستقیم مے نا! مستقیم پرچم جُوَن
کم سیسک با بُٹے جوَن، دا بُٹ سیسک بان کم جُوَن
جملے اِی تیشما بہشت لو گو ٹمو رموزیم تھم جُوَن
اُنے محبتے غو ژلو میسی بی اس ہمیشی جم جم جُوَن
عِلم اِیم حالت ایسل نکے قحطے دین اُم ضم جُوَن
کامیابیے ہِوا جوَن دا قلعۂ محکم جُوَن
دُشمنی نَل اُم متھیل، دُشمنی ایسل نا تم جُوَن
قوم کے ہِنی گُو وی باکے بسا نا کل جا گوُی ہم جُوَن
آدمی! آدم جوَن منے، عالمی! عالم جُوَن
می نصیب سلطانے بگذے علمے بر کِی ہم جُوَن

ترجمہ و تفہیم

۱- اے محبوبِ روحانی! تیری بابرکت محبت کا کمال یہ ہے کہ اس سے ایسا لگتا ہے، کہ تو کسی ناغہ کے بغیر ہمیشہ ہمارے دل ہی میں ہونے کی وجہ سے ہمارے ساتھ ہے، اور یہی محبت ہمارے ہر باطنی درد کیلئے دوا اور زخموں کے واسطے مرہم کی طرح کام کر رہی ہے۔

۲- یا امامِ عالیمقام علیک السلام! تو بلا شک اس زمانے میں بے مثال اور منفرد انسانِ کامل ہے، تو اس وقت حضرت عیسیٰؑ کی طرح روحانی طبیب ہے، اور تو مرتبۂ علمِ لدنی میں حضرت آدمؑ جیسا ہے۔

۳- اے انوارِ پنجتنِ پاک کا واحد جانشین! تو نورِ نبوت کی معرفت کیلئے نورانی دروازہ ہے، اے وارثِ آلِ نبیؐ! تو یقیناً آنحضرتؐ کے رفیق یعنی مولا علیؑ کی طرح ہے۔

۴- تو خدا تعالیٰ کا نورِ منزل، قرآنِ حکیم کا مرکزی بھید، سرچشمۂ علم، اور امن والا شہر ہے، اور آسمانِ دین میں خورشیدِ انور کی طرح تاباں ہے۔

۵- تیری برحق امامت کے بے حساب اسرار ایک نورانی کائنات کی شکل میں موجود ہیں، منجملہ میں یہ انتہائی عظیم معجزہ کیسے فراموش کر سکتا ہوں کہ تو آسمانِ روحانیت سے نورانی بجلی کی چمک دمک کی طرح اتر آیا تھا۔

۶- یہ کتنی عجیب بات ہے کہ جب میں تیری یاد بھول جاتا ہوں، تو اس وقت میرا دل سکڑ کر بدرجۂ انتہا تنگ و تاریک ہو جاتا ہے، اور جب میں تیری یاد کو دل میں جاری رکھتا ہوں، تو اس حال میں یوں لگتا ہے، کہ میرے دل میں ایک نورانی دنیا سما گئی ہے۔

۷- یہ کیسے ممکن ہے کہ زمانے کا نورِ خدا موجود نہ ہو، تو کیا وہ الٰہی چراغِ ہدایت بھی اس طرح بجھ سکتا ہے، جس طرح اندھیری رات کے کسی مسافر کی لالٹین راستے ہی میں بجھ جاتی ہے؟

۸- سرچشمۂ علم و حکمت کے پاک و صاف پانی سے ایکبار دین کا شہر آباد ہو جاتا ہے، اور پھر اچانک کسی وجہِ معقول کے بغیر سارا چشمہ خشک ہو جاتا ہے، یہ مثال ممکن نہیں۔

۹- تو پیچھے نہ ہٹ، کیونکہ نور کی مہربانیوں کا دروازہ بند نہیں کھلا ہی ہے، اگرچہ تیری غفلت کی وجہ سے ممکن ہے کہ تجھے یہ دروازہ بند جیسا دکھائی دیتا ہو۔

۱۰- جو لوگ مادی ترقی میں بہت آگے ہیں، ان کا حصہ دنیائے ظاہر ہے، اور ہمارا حصہ نور کی محبت ہے، اے مولا! خدا کے حکم سے جس طرح تو نے عدل و انصاف کیا ہے، اس جیسا کام کوئی

بھی نہیں کر سکتا۔

۱۱- انسانی زندگی کی تشبیہ و تمثیل کسی ستار کے ایک بہت ہی شیریں و دلپذیر نغمے سے دی جاسکتی ہے، ستار کی زیر و بم یعنی مدّھم اور بلند آواز کیلئے پردے ہوتے ہیں، چنانچہ نغمۂ زندگی کیلئے راحتیں زیر کا کام دیتی ہیں، اور غم و افکار بم کی طرح کار آمد ہیں، اور ستار کا کوئی بھی کامل اور دلکش نغمہ پردہ ہائے زیر و بم سے گزرے بغیر معرضِ وجود نہیں ہوسکتا۔

۱۲- خواہ تو جتنا بھی پاپیادہ چلتا رہے، دین کا راستہ کبھی ختم نہیں ہوسکتا، اس کا چارۂ کار بس یہی ہے کہ مولا کی پُر حکمت محبت کو حاصل کرے، تاکہ تو اپنی منزلِ مقصود میں اس آسانی سے پہنچ سکے، جسطرح ظاہر میں تو بذریعۂ جہاز کسی دُور مُلک میں جا پہنچتا ہے۔

۱۳- قومی خدمت اور مدد کیا ہے؟ وہ ترقی اور کامیابی کیلئے ایک ہموار اور سیدھا راستہ ہے، توبہ توبہ (یعنی خدا بچائے) اگر یہ خدمت نہیں تو آدمی کے سامنے گویا اُونچ نیچ کا ایک بیابان ہے، جس میں وہ حیران و سرگردان ہے۔

۱۴- میں نے جب اپنے شاہنشاہ کے پُر محبت جھنڈے کو دیکھا تو جذبۂ عقیدت اور غلبۂ مسرت و شادمانی سے میرا دل پگھل گیا، یا الٰہی! تو اپنے فضل و کرم سے جیسا کہ اس سبز پرچم کا اشارہ ہے ہماری روحوں کو سرسبز و آباد کر دینا!

۱۵- کثیر اور قلیل کی حکمت کوئی سطحی چیز نہیں، بلکہ یہ بڑی گہرائی کی بات ہے، اور اگر اسے جاننا ہے تو قرآنِ حکیم میں دیکھ لے، کیونکہ باطن تو باطن ہی ہے، ظاہر میں بھی بعض دفعہ تھوڑے ہی لوگ کثیر تعداد کی طرح کام کرتے ہیں، اور جو لوگ محض شمار میں زیادہ ہوتے ہیں، وہ عملاً کم لوگوں کے برابر ہوتے ہیں۔

۱۶- اگر تو نور کا دوستدار ہے، تو یہ ایک بہت بڑی کامیابی عزت ہے، پھر تو کسی دُنیوی عزت کو رشک و حسرت کی نگاہ سے کیوں دیکھتا ہے، کیونکہ کل ہی بہشت میں تجھ کو یہ بھید معلوم ہوجائیگا کہ تیری اپنی روح دُنیا میں بھی بادشاہ کی طرح تھی۔

۱۷- میں گستاخ ہو کر اپنے معشوقِ نورانیت و روحانیت کے حضور میں اپنا حال بیان کرونگا، کہ تیرے عشق و محبت کی آگ میں میرا دل ہمیشہ کباب کی طرح جلتا رہا ہے۔

۱۸- علم مثال کے طور پر رزق و روزی کے ایک ایسے دائم و قائم سلسلے کی طرح ہے، جو ہمیشہ جاری رہتا ہے، اور جہالت یا بے علمی کی حالت کو دیکھو تو سہی کہ وہ قحط سالی کی بھوک کی طرح ہے، جس سے لوگوں کو بیحد تکلیف ہوتی ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۳۱

۱۹- نیک کاموں کی انجام دہی کیلئے تم سب کی دعائیں اُس (بادشاہِ دین) کی رعیّت کی طرح ہیں، اور مولا کی نورانی دعا سردار و بادشاہ ہے، چنانچہ یہ مجموعی طاقت ایک فاتح و کامیاب لشکر کی طرح بھی ہے، اور ایک مضبوط قلعے کی طرح بھی۔

۲۰- تمہارے آپس کے اختلافات کی وجہ سے دین کی فصل آفاتِ سماوی و ارضی سے تباہ ہو جاتی ہے، کیونکہ ایک دوسرے سے عداوت رکھنا کھیت کی متھیل (کانگیاری[1]) کی طرح ہے، اور حسد کو دیکھ لینا کہ وہ تمہ (زنگ، گندم[2]) کی طرح ہے۔

۲۱- عالمِ ظاہر ایک درخت کے مشابہ ہے، اور تو اے انسان! اس کا میوہ، نتیجہ اور ماحصل ہے، لیکن درخت پھل کی گٹھلی سے بنتا ہے، پس اگر یہ بھید کھل جائے کہ تو خود درخت بھی ہے اور گٹھلی بھی، تو بس گویا تو خود سارا جہان ہے۔

۲۲- آدم علیہ السّلام سے جو پیدا ہوا، وہ اے انسان! تو ہے، اور عالم سے جو کچھ حاصل آیا، وہ بھی تو ہی ہے، پس تو اولادِ آدم بھی ہے اور نتیجہ وجودِ عالم بھی، لہٰذا اے فرزندِ آدمؑ! تو اپنے باپ حضرت آدمؑ کی طرح ہو جا، اور اے خلاصۂ عالم! اپنی اصل و ماخذ (عالم) کی طرح ایک دنیا یعنی عالمِ شخصی بن جا۔

۲۳- تو بھی ایک مولا شناس شخص ہے، اس لئے تجھ کو نورانی تائید حاصل ہوا جیسے ہمارے مفلس نصیر کو سلطانِ دین کے دروازۂ مبارک پر گنجِ علم و حکمت ملا ہے۔

۱۹، جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ — ۲۰، جنوری ۱۹۸۷ء

[1] فارسی، سیاہ دھک،
[2] فارسی، زنگ، گندم یا زنگھ گیا، انگریزی، RUST،

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عقلی گالچھ قُٹ نہ

۱ عقلی گالچھن قُٹ نہ مولا نورے دیکرنے رگ ایسل — علمی تعم یار دیکونن عطرے اشیرِ یگ ایسل

۲ نورے مغرب ثُم قیامتے علمی سان میر جِل نُمن — جِل مناس ثُم بوُ مناس ذر گلی جہان سم سگ ایسل

۳ شکلی بر لتن میر دِ یارشی رُوے بہار بِلا میغما نا — گتی می بُرگس خُرو نجن شوقے اسمان ٹگ ایسل

۴ اِنے شگلو تِگ جوُر دیشن دیدارے دولت بیچان — اُنے لے مستی اُن غفلت سرے جوُن اُنے دگ ایسل

۵ گوُس ازلے اُئینہ گوُم اِنے تجلی ایسلسر — ذکر مولا غنے نہ گا! اُنے ایئنہ ضاموُ زگ ایسل

۶ جیشے کھومار عقلی شرام ذِکرے برکت ثُم بِلا — اُن خدا ایکے تِل نکوبن رُوموُ ٹگ گوس تگ ایسل

۷ اُن علیسے وم جانی اولاد بائے آخر لیپ اپا — عقل لیم جندار بیین گلی اوتموا اُسکٹے نگ ایسل

۸ جینے امام ئیسے پائے گوسے کاھی سنگن اپیتی لہ شیر! — جیشے گو شخم دِ تھری برین موُ دینے خدمتے سگ ایسل

۹ ذکرے شمع اُنے نیسپلن ای دا ہُملگم ایستچا — اِنے سخاوت اِنے حفاظت اُنے رُور اِنے شگ ایسل

۱۰ سُملو پیغمبرے خدا ثُم نورے دولت اور سُوم — کفرے سے اوپچر نیسِ بخت و دولت ٹھگ ایسل

۱۱ دینے گو ڈِلر اپر اقرسُم علمی چِل گا آیلم — ھنیا دُنیا ضا غرتِجِگ ھنیادس مدرگ ایسل

۱۲ جا شہنشاہ ھینے کے ایئشان گل جہان لوسیل اپچا — جا سلیمان ایتنکے تِبی ھغرے ترگگ ایسل

۱۳ رُوے جماد لو وقتے مولا فومے سر دُر بای ہیمِش — باطنیے برگا بِتالر سرے دُنیا جگ ایسل

۱۴ ہِن کُلگ نو لجن پنچای خاقان جوُن مبے کنانے گا — ھشے یبُومے بلغن اِخو لجا دھی ابشی زگ زگ ایسل

۱۵ مصطفیٰ کے مرتضیٰ اُغرُم طعامن نو بِلم — چوک میار ریمی لیلی تازہ ھک ٹگ ٹگ ایسل

۱۶ علمی شم ثُم فکرے دسا دس عقلی چلے تگ یُعُوبیم — بخت الیچی میوہ بنیگن نورے تعم ثُم ڈرگ ایسل

۱۷ اِنے محبتے فوے بہ ٹھس کھولے دنیے مبش بان غنیشے کم — غنیشے کم سِسا دُموُمن دا دن درم گلی ڈگ ایسل

۱۸ جا قلم جا جی کے اس دا ھستی ٹوک قربان ایتم — اُنے ایم عشق لو نہیں شاموُ تو اچِن ٹگ ایسل

۱۹ اُن کرامتے پادشاہ یا دِھی ہِن تلتیج گدون — بیلٹے میشی درستی جا عقل ایسل جا یگ ایسل

۲۰ گال اخو لجا ھیر چہا میشے ترگ نا دُنیا تر دڈان؟ — جیشے جی بای جیشے ترگ جا ٹوک ایسل جا ترگ ایسل

۲۱ نورے تشریف دیم منتقچی گا جے غافل آئینا — شکلی فرشتاری درم درین دیے نسین ٹھگ ٹھگ ایسل

۲۲ عالم ملکوتے ھِگ دو نان عجب شانی بِلا — نورے مجلو تِکے اوسل دا اُمے بیلم جلمگ ایسل

۲۳ اُن نصیر گا ہمیشہ حُسنے گلشن دیپقر — عقلی گالچھن قُٹ نہ موُ اُن صبغۃ اللہ رگ ایسل

نوٹ: جہاں کسی لفظ کے ابتدائی حرف پر زبر، زیر یا پیش نہ ہو وہاں اس پر صفر دیا جاتا ہے، جیسے: ڈرگ، ترگ وغیرہ۔

۲۵، جمادی الاول ۱۳۸۷ھ ۔ ۲۶، جنوری ۱۹۶۷ء

ترجمہ و تفہیم

۱- اے طالبِ حقیقت! جسطرح طریقہ ہے، اور جیسا کہ اسکا حق ہے، تُو دیدۂ دانش کھول کر مولائے پاک کے باغِ روحانیت و نورانیت کی رنگینیوں کا مشاہدہ اور نظارہ کر لے، اور علم کے درختوں کے نیچے جاکر دیکھ لے کہ پھلوں سے قبل جو پھول کھلتے ہیں، انکی پنکھڑیاں جو عطر سے بھرپور ہیں، وہ کسطرح گل فشانی کا منظر پیش کرتی ہیں۔

۲- سورج کے مغرب سے طلوع ہو جانے کی پیش گوئی فرمائی گئی تھی، چنانچہ ہمارے لئے تو نور کے مغرب سے علمِ قیامت کا ایک خورشیدِ انور طلوع ہو چکا ہے، جسکی علمی اور فنی ضیاپاشیوں سے شرق و غرب اور سارا جہان منور و تابان ہو گیا ہے۔

۳- یہ ہم عاشقوں کے حق میں کتنی بڑی سعادت ہے کہ اس بہارِ روحانی کے موسم میں محبت کی بارش برسنے والی ہے، دیکھ تو سہی کہ کالی بدلیاں چھا رہی ہیں، اور شوق و وصال کا آسمان کلی طور پر ابر آلود ہو چکا ہے۔

۴- جو سعادتمند لوگ اسکے فرمانبردار اور مُحِبّ ہیں، وہ تو ہمیشہ شب بہت پہلے اُٹھکر دیدارِ حقیقی کی لازوال دولت کو کماتے رہتے ہیں، لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ تجھ میں یہ مخموری اور مستی کس چیز کی ہے، اور یہ بیخبری کیوں ہے، تو اپنے خوابِ خرگوشی کو دیکھ لینا، شاید روحانی پسماندگی کا اصل سبب یہی ہے۔

۵- اُس کا احسان انتہائی عظیم ہے کہ اُس نے اپنی رحمانی صورت پر نفسِ واحدہ کو پیدا کیا، اور تم میں سے ہر ایک کو اُس مخلوقِ کامل کا ایک عکس بنا کر ایسا معجزاتی دل عطا کر دیا کہ وہ آئینۂ اسرارِ ازل کا کام کرتا تھا، اور اسی میں خدا کی تجلی نظر آتی تھی، لیکن تُو نے اس دُنیا میں آکر ذکرِ الٰہی کو چھوڑ دیا، اور افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ دیکھ تیرا انمول آئینہ سراسر زنگ آلود ہو چکا ہے۔

۶- رونقِ روح اور عقلی مسرت و شادمانی ذکر کی برکت سے میسر آتی ہے، لیکن تُو اسمِ خداوندی کو فراموش کر بیٹھا ہے، دیکھ لے کہ اسی وجہ سے روح میں کوئی روشنی نظر نہیں آتی، اور دل اکثر اُداس رہتا ہے۔

۷- اگر تُو بحقیقت زمانے کے علی علیہ السّلام کی روحانی اولاد ہے، تو پھر سمجھ لینا کہ تُو عبث، بیکار، اور ضائع نہیں، اور نہ تیری روح کو کوئی ضرر پہنچا سکتا ہے، دیکھ کہ جانور جنکی کوئی عقل نہیں، وہ کسطرح اپنے بچوں کی حفاظت و حمایت کرتے رہتے ہیں۔

۳۴

۸- اگر تو خلوصِ دل سے امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کو مانتا اور جانتا ہے تو پھر اے شیر مرد! تو اسکے کسی گیٹ کا محافظ ہو جا، کیونکہ عشق کا تقاضا یہی ہے، اب روحانی طور پر کمرِ ہمّت باندھ لے، اور دینی خدمت کی شکل میں امامِ عالیمقامؑ کے درِ اقدس کی پاسبانی کرتا رہ۔

۹- تو ذکر و عبادت کی شمع کو بس تھوڑی ہی دیر کیلئے روشن کر لیتا ہے، اور پھر فوراً اسے بجھا دیتا ہے، یا اسکی حفاظت نہیں کرتا، اور دیکھ کہ وہ مالکِ حقیقی تیرے حق میں کتنا فیاض و سخی ہے، اور کسطرح تیری روح کی حفاظت کر رہا ہے۔

۱۰- حضورِ اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہِ عالی سے لوگوں کیلئے بصورتِ اسلام ایک بہت بڑی نورانی دولت حاصل کر لی تھی، لیکن تجھکو معلوم ہے کہ جب یہ بخت و دولت لوگوں کے پاس پہنچا دی گئی، تو انہوں نے کفر و انکار سے اسے دھکیل کر نکال دیا۔

۱۱- جب آنحضرتؐ نہرِ اسلام تعمیر فرما رہے تھے، اور تعاون کیلئے فرمایا گیا، تو لوگوں نے انکار کیا، دین کی نہر اللہ تعالیٰ نے اپنے آسمانی اور زمینی لشکر کے ہاتھ سے مکمل کر دی، پھر لوگوں کو آبپاشی کی دعوت دی گئی، تو اسکو بھی اکثر لوگوں نے نہیں مانا، جسکی وجہ سے آج تو دیکھ سکتا ہے، کہ دُنیا میں ایکطرف ادھوری ادھوری آبیاری ہو رہی ہے، اور دوسری طرف لق و دق صحرا کا بہت بڑا حصّہ ہے۔

۱۲- میرا شاہنشاہ اس حال میں سارے جہان کی سیر و سیاحت کرتا ہے کہ اسکو کوئی نہیں دیکھ سکتا، اگر تو نے میرے سلیمانِ زمانؑ کو نہیں پہچانا ہے، تو اس کے ہوائی گھوڑے کے اصطبل کو دیکھ لے، یعنی تو ریاضت و عبادت کے تجربے سے یہ معلوم کر سکتا ہے کہ تیری روح بھی اسی امر کیلئے ہوائی گھوڑے کا کام دے سکتی ہے، اس معنی میں یہ کہنا درست ہے کہ کامیاب روحِ نور کا ہوائی گھوڑا ہے، اور جسم اس کا طویلہ (اصطبل)۔

۱۳- روحانی جہاد ہمیشہ جاری ہے اور اسمیں مولائے زمانؑ امیرِ لشکر کا فریضہ انجام دے رہے ہیں، تو دیکھتا ہے کہ دُنیا کی کوئی جنگ سردار کے بغیر نہیں لڑی جاتی ہے۔

۱۴- یہ روحانی سفر کی ایک مثال ہے کہ ایک شخص کسی انتہائی عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر خاقان یعنی بڑے بادشاہ کی طرح جا رہا ہے، جبکہ دوسرا آدمی ایسے ٹٹو پر جاتا ہے جو ایک جانب سے اپنی پشت کے زخم سے درد کو شدت سے محسوس کر رہا ہے، اور دوسری جانب سے تو یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ وہ بدرفتار ہے، جس کی وجہ سے سوار کو بیحد تکلیف ہوتی ہے، اور یہ ایک

بہت بڑی مصیبت ہے۔

۱۵۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ اور حضرت علیؑ مرتضیٰ کے مقدّس کھانوں میں سے ایک طعام بطورِ تبرّک رکھا ہوا تھا، جو عرصۂ دراز کے بعد اب ہمیں نصیب ہوا، لیکن اس عظیم معجزے کو دیکھ تو سہی کہ متبرک کھانا ہنوز تازہ بتازہ اور بالکل گرم ہی ہے، اور اسمیں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

۱۶۔ میں علمی بھوک کی وجہ سے بیقرار ہو کر غذا کی تلاش میں صحرانوردی کر رہا تھا، اور مجھے عقل کے صاف و شیریں پانی کیلئے شدید پیاس لگ رہی تھی، قدرتِ خدا کو دیکھ کہ اسی حال میں یکایک میرا بخت اپنے دامن کو میوہ ہائے لذیذ سے بھر کر ایک نورانی درخت سے اتر آیا۔

۱۷۔ سب کے سب ایک ساتھ کیوں نہیں پگھل جاتے؟ اسمیں اُسکی آتشِ محبت کا کوئی قصور نہیں، کیونکہ یہاں اکثر لوگ پتھر کے بنے ہوئے ہیں، اور جو موم کے ہیں، وہ بہت ہی تھوڑے ہیں، تو دیکھ لے کہ جو موم کے تھے، وہ تو فوراً پگھل گئے، لیکن پتھر بڑا سخت ہوتا ہے، اسلئے وہ جوں کا توں پڑا ہے۔

۱۸۔ اے محبوبِ روحانی! میں نے اپنا قلم، دل و جان اور پوری ہستی تیرے لئے قربان کر دی ہے، اور دیکھ لینا کہ تیرے شیریں عشق میں ہمیشہ روتے روتے میری آنکھیں کمزور ہو رہی ہیں۔

۱۹۔ تو با کرامت بادشاہ ہے، اور میں ایک انتہائی نادار گدا ہوں، پس دیکھ لے میری ناچیز عقل اور گستاخ دانش کو، کہ میں کسی مناسبت کے بغیر تیری دوستی کا خیال کرتا ہوں۔

۲۰۔ میری ہستی میں ایک بڑا زخم پنہاں ہے، جس کے درد سے میں بیتاب ہو کر رو رہا ہوں، یہ زخم اس لئے ہے کہ مجھے اپنے کُل سے کاٹ کر اس دنیا میں لا یا گیا ہے، میرا محبوب ہی میرے وجود کا حصۂ عُلوی ہے، تو دیکھ لے کہ وہی میرا کُل اور کمال ہے، اور دیکھ لے کہ وہی میری انا ئے بالا بھی ہے۔

۲۱۔ یہ بڑی شرم کی بات ہے کہ میں اس معرکۂ زریں پر سوتے پڑا تھا (غافل)، جبکہ اسکی نورانی تجلی آئی تھی، لیکن زہے نصیب! کہ فرشتۂ عشق نے خود آ کر کہا: "اُٹھ اُٹھ" اور مجھے ہلا ہلا کر جگا دیا۔

۲۲۔ حیرت ہے کہ عالمِ ملکوت کا دروازہ کھولا گیا ہے، جسکی روشنیاں اور رنگینیاں بیحد عجیب و غریب ہیں، اے مومن تو ان نورانی مخلوقات کو تو دیکھ لے، اور ان کے انمول لباس کا مشاہدہ

۲۳۔ اے نصیر! تو ہمیشہ باغ و گلشن کے عجائب و غرائب اور رنگ و بو کی رعنائی و دلکشی کی تعریف و توصیف کیوں کرتا ہے، بلکہ خدا سے عالی ہمتی طلب کرتے ہوئے دیدۂ دانش کھول، اور خدا کے نورانی رنگ کی انتہائی خوبصورت رنگینیوں کو دیکھا کر۔

۳۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ جائے ثواب و امنِ خدائی بگو کجا ست؟	آن کعبۂ مبارک و آن خانۂ خدا است
۲ دانی مثالِ کعبۂ اعظم کہ چیست آن؟	این خانۂ شریف کہ در پیش روئے ما است
۳ آن چیست خانۂ زخدا آنچہ زندہ است؟	مولائے حاضر است کہ او نورِ کبریا است
۴ ایزد ولیٔ امر کرا خواند در کلام؟	آن را کہ او امامِ زمان است و رہنما است
۵ بنمائے از حدیث کہ بابِ نبی کہ بود؟	واللہ! بابِ علمِ نبی ذاتِ مرتضا است
۶ مولائے مومنان کہ بود بعد مصطفا؟	آن نائبِ رسول کہ سرتاجِ ھل اتی است
۷ آن کشتیٔ نجات کدام است در جہان؟	شخصِ امامت است کہ از آلِ مصطفا است
۸ نورِ خدا کجاست کہ تابان ہمی بود؟	در ھستیٔ امام بحق شاہِ اولیا است
۹ آیا ہمو ست حبلِ خدا یا کسی دگر؟	انسانِ کامل است کہ در دھر پیشوا است
۱۰ آئینۂ خدائے نما کیست بر زمین؟	سلطانِ لافتا و شہنشاہِ انما است
۱۱ شاہِ زمانہ کیست و سردارِ دین کجاست؟	مولا کریم عصر کہ سرچشمۂ ھدا است
۱۲ نوری کہ با کتابِ سماوی ست آن کجاست؟	در جبہۂ مبارکِ مولا و مقتدا است
۱۳ آن مظہرِ خدا و امامِ زمانہ کیست؟	آقائے ما کہ از ہمہ رو پاک با صفا است
۱۴ خود خازن و خزانہ و مفتاحِ گنج و در کرا است؟	آن نورِ حق امامِ مبین میرِ دو سرا است

سنگِ بنیادِ جماعتخانۂ سعری کوٹ نہادہ شد: —
چہارشنبہ، ۱۷ رجمادی الآخر [illegible]ھ / ۲۱ مارچ ۱۹۶۲ء، سالِ نو خوش۔

۱- س: (۲، ۱۲۵) بتاؤ کہ لوگوں کیلئے جائے ثواب اور مقامِ امن کہاں ہے؟ ج: ایسا مقام وہ بابرکت خانۂ کعبہ اور وہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہی ہے، جو مکّہ میں ہے۔

۲- س: آیا تم کعبۂ اعظم کی مثال جانتے ہو کہ وہ کیا ہے؟ ج: جی ہاں، یہ فضل و شرف والا گھر یعنی جماعت خانہ اس کا نمونہ ہے، جو ہمارے سامنے ہے۔

۳- س: خدا و نورِ عالم کا وہ گھر کونسا ہے جو زندہ و گویندہ ہے؟ ج: خدا تعالیٰ کا ایسا گھر مولائے حاضر یعنی امامِ زمان صلوات اللہ علیہ کی پاک و پاکیزہ ہستی ہے، کیونکہ نورِ الٰہی وہی تو ہے

۴- س: اللہ پاک نے قرآنِ حکیم (۴، ۵۹) میں کس کو "صاحبِ امر" قرار دیا ہے؟ ج: اُس انسانِ کامل کو جو زمانے کا برحق امام اور ھادی ہوا کرتا ہے۔

۳۲

۵- س: تم حدیث شریف کی روشنی میں یہ دکھاؤ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم و حکمت کا دروازہ کون تھا؟ ج: خدا کی قسم! آنحضرت صلعم کے علم و حکمت کا دروازہ مولا مرتضیٰ علی کا نور ہے۔

۶- س: حضرت محمد مصطفیٰ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد مومنین کا مولا و آقا کون ہے؟ ج: وہ بحکمِ حدیث: من کنت مولاہ ...... آنحضور صلعم کے جانشین ہیں، یعنی حضرت علی علیہ السلام، جو مملکتِ ھل اتیٰ (۷۶/۲۰) کے بادشاہ ہیں۔

۷- س: اس دنیا میں وہ نجات والی کشتی کونسی ہے، جسکا ذکر حدیث میں فرمایا گیا ہے؟ ج: یہ شخصِ کامل صاحبِ مرتبۂ امامت ہے، جو آلِ حضرت محمد مصطفیٰ صلعم ہے۔

۸- س: خدا تعالیٰ کا نور جسکا ذکر قرآن کے بہت سے مقامات پر موجود ہے، وہ کہاں ہے جو ازل سے درخشان و تابان رواں دواں ہے؟ ج: وہ نور امامِ برحق علیہ السلام کی پاک ہستی میں ہے جو اولیاء کا بادشاہ ہے۔

۹- س: کیا اللہ کی رسی (۳/۱۰۳) بھی وہی یعنی امام علیہ السلام ہے یا کوئی دوسرا شخص؟
ج: وہی انسانِ کامل (امام) ہے جو زمانے میں پیشوا ہے۔

۱۰- س: کہتے ہیں کہ خلیفۂ خدا روئے زمین پر آئینۂ خدا کا کام انجام دیتا ہے تو وہ کون ہے؟ ج: وہ سلطنتِ لافتیٰ کا سلطان اور ولایتِ انما (۵/۵۵) کا شاہنشاہ ہے۔

۱۱- س: زمانے کا بادشاہ کون ہے اور دین کا سردار کون؟ ج: وہ مولانا شاہ کریم الحسینی امامِ زمان ہی ہیں، جو سرچشمۂ ہدایت ہیں۔

۱۲- س: جو نور ابتدا ہی سے آسمانی کتاب کے ساتھ ساتھ آیا ہے، وہ کہاں ہے؟ ج: وہ نور مولا اور پیشوا (امام علیہ السلام) کی مبارک پیشانی میں جلوہ گر ہے۔

۱۳- س: وہ خدا کا مظہر اور زمانے کا امامِ اطہر کون ہے؟ ج: وہ مظہر ہمارے آقا نامدار ہیں جو ہر طرح اور ہر اعتبار سے انتہائی پاک و پاکیزہ ہیں۔

۱۴- س: خود ہی خزانہ دار بھی ہے، خزانہ بھی، کلید بھی ہے، اور دروازہ بھی، ایسے کون ہو سکتا ہے جو ان تمام اوصاف کا مالک ہے؟ ج: وہ خدائے بزرگ و برتر کا نور، امامِ مبین ہے، اور دونوں جہان کے امیر (صاحب الامر) ہے۔

نوٹ: سونی کوٹ (گلگت) کی نیکنام جماعت کی خواہش بلکہ پُرزور فرمائش تھی کہ انکے جماعتخانے کے کتبہ کیلئے کوئی پُرمغز نظم تیار کر دی جائے، چنانچہ بتائیدِ نورِ الٰہی یہ عالیشان نظم تیار ہوئی، اور ان حضرات کے بخت سے بڑا تعجب ہوا کہ یہ چھ ورسوں میں شامل ہوئی۔ نصیر الدین نصیر ہونزائی

---

۱۵ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ ۱۴ فروری ۱۹۶۷ء

○ خدا کی رسی یعنی ...

◎ نظم اپنی اعلیٰ خوبیوں کی وجہ سے ...

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آبِ شفا
(مُسدّس)

از قلم علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

۱	مظہرِ نورِ خدا دوڑمی آبِ شفا	جیتّے طبیب بائی شُوا بِرے اِمنائی می شُشا	دردگے گنے می دوا کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۲	دم کے دُوا دوڑمی نورے غِذا دوڑمی	جیتّے دَوا دوڑمی میمو ببا دوڑمی	عقلے شفا دوڑمی کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۳	مِیسُ لو بِلُم زگ بچی بی خبرن شگ بچی	دگ ڈرے بِیان وگ بچی سگ ڈُمڑمی میر تگ بچی	غیرے بِلُم دگ بچی کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۴	آبِ شفا مُو۳ بِیان وقتے دمن بائی عیاں	صاف و صفا ایر غیان رمیتے بٹن جہران	بر نکاَ ایرُم میان کھوت بہ بِسرن یا خدا!!
۵	آبِ حیاتن ایسل نورگے ذاتن ایسل	عقلے نباتن ایسل شاہِ صِفاتن ایسل	ابدے نجاتن ایسل کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۶	خِضرِ زمانر سلام اِنے جِلے جانر سلام	اِنے شُکلے شانر سلام لعلگے کانر سلام	اِنے میلے سانر سلام کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۷	آبِ شفا بِلا۲ ظہور شا بِلا۲ مولا ظہور	آبِ بقاہ آبِ نور میسُ لو ہمیش بائی حُضور	نورے ہِی می کوہِ طور کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۸	حکمتے قرآن غتن عشقے ترانان غتن	رحمتے فرمان غتن مِدحتے سلطان غتن	رازِ گشے آیان غتن کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۹	نورے مہر جیتّے منِش! کینہ کے گٹ جیتّے منِش!	آبِ شفا تیتّے منِش! نفسے جگر لیتّے منِش!	مُشکِلگر چھیتّے منِش! کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۱۰	علمِ امامت ھیتّن نورِ ھدایت ھیتّن	رازِ قیامت ھیتّن گنجِ سلامت ھیتّن	اِنے شُکلے حکمت ھیتّن کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۱۱	عالمِ شخصیو لو بائی آیشِ کے بر دیو لو بائی	اِن میسے بلدیو لو بائی جسمُ لو بائی جیو لو بائی	ذکرِ گشے گلگیو لو بائی کھوت بہ بِسرن یا خدا!
۱۲	آلِ نبی۳ بائی امام وقتے سخی بائی امام	نورِ علی بائی امام علمے غنی بائی امام	ذکرِ جلی بائی امام کھوت بہ بِسرن یا خدا!

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for united humanity

٣٩

١٣	نورے کتاب میر مُن روزِ حساب میر مُن	عقلے خطاب میر مُن عشقے شراب میر مُن	علمے جواب میر مُن کھوت بہ بسرن یا خدا!
١٤	آبِ شفا! نورے چیل! ساقئے ذکرِ جمیل!	کوثرے فریپ دلیل! جان دوائے علیل!	جنّت اُم سلسبیل! کھوت بہ بسرن یا خدا!
١٥	مِنے ژُو نصیرِ گدا! اُنے قلم مرحبا	حکمتے آبے شفا سجدہ اییتس ٹیڑبا	نورے دمن عشقے کا کھوت بہ بسرن یا خدا!

ترجمہ و تفہیم: 1- یاد رکھو کہ خداوندِ تعالیٰ کے نورِ پاک کا مظہر (امامِ زمانؑ) روحانی طبیب ہے، اُس نے ہمارے دکھوں اور امراض کیلئے آبِ شفا کو دوا بنا کر بھیجا ہے، کیونکہ ہمارے سخی اور شفیق کو ہم پر رحم آیا ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۲- مولا نے آبِ شفا پر اسمِ اعظم دم کر کے دعائے برکات کے ساتھ بھیجا ہے، اُس نے یہ روحانی دوا بھیجی ہے، جو عقل کیلئے باعثِ شفا بھی ہے، اور نورانی غذا بھی، اور یہ سب کچھ ہمارے روحانی باپ نے ارسال کیا ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۳- اب ہمارے دلوں سے زنگِ غفلت مٹ جائیگا، ہم سوئے ہوئے تھے اب جاگ اٹھیں گے، ہمارے دل سے غیر کا زنگ خیال محو ہو جائیگا، اگر ہم میں سے کوئی غافل ہے تو وہ آگاہ ہو جائیگا، ہمارے لئے روشنی آئیگی اور تاریکی چلی جائیگی، یا اللہ یہ تیرا کتنا عظیم معجزہ ہے!

۴- اب ہم آبِ شفا پئیں گے، اور اسکی نگاہ میں باطنی طور پر صاف ستھرے ہو جائیں گے، فرمانبرداری کر کے اسکے عزیز ہو جائیں گے، زمانے کا مالک ظاہر ہے، اور ہم سب پر بڑا مہربان ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۵- اے ساقی دیکھ لے کہ آبِ شفا ایک آبِ حیات ہے، غور کر کہ یہ عقل کیلئے شہد و شکر کی طرح شیریں ہے، سمجھ لے کہ یہ ایک ابدی نجات ہے، اور دیکھ کہ اسکا حکم کرنے والا سرچشمۂ نور ہے، جو بڑا اعلیٰ صفات بادشاہ ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۶- زمانے کا خضرؑ (امامِ وقتؑ) جو آبِ حیات کا رہنما ہے اسکو سلام ہو، اسکی محبت کی عظمت و شان کو سلام ہو، اسکے بادۂ عشق کے خم کو سلام ہو، اسکے آبِ شفا کی روح کو سلام ہو، اور وہ خود جو کلامِ جواہر ہے، اسکو سلام ہو، یا اللہ یہ تیرا کتنا عظیم معجزہ ہے!

۷- آبِ شفا کی صفت یہ ہے کہ وہ اپنی شرطوں کے ساتھ ہر بیماری اور آلائش سے پاک کر دیتا ہے، کیونکہ وہ آبِ حیات اور نور کا پانی ہے، جبکہ نورانی گھر یعنی جماعتخانہ ہمارے حق میں

کوہِ طور کی طرح ہے، جس میں مولائے اقدس و اطہرؑ کا دائمی ظہور ہے، اور وہ ہمیشہ ہمارے دل میں بھی موجود ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا عظیم معجزہ ہے!

۸- اے برادر قرآنِ حکیم پڑھ لیا کر، اور وحدت والا فرمان کا مطالعہ کر، آیت کو اسکے بھیدوں کے ساتھ پڑھ لینا، عشقِ مولا میں نغمہ خوان ہو جانا، اور سلطانِ دین کی مدح سرائی کرنا، یا خدا یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۹- چاند رات کی مثال پر ہمیں نور کا نیا چاند نظر آئے! آبِ شفا کا نتیجہ ایسا ہو! یہ عمل مثلِ کلید تمام مشکلات کے تالوں کو کھول ڈالے! کینہ اور عداوت جل جائے! اور نفس کے خلاف جہاد کرنے کیلئے یہ ایک گھات کی جگہ بن جائے! یا پروردگار یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۱۰- یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ ہم علمِ امامت سے فیض یاب ہو جائیں گے، اسی سے ہم اسرارِ قیامت کو جان لیں گے، اسکی محبت کی حکمت سمجھ لیں گے، نورِ ہدایت اور خزانۂ سلامتی کو بھی پہچان لیں گے، خداوندا یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے!

۱۱- وہ محبوب ہمارے عالمِ شخصی میں موجود ہے، ہمارے دل کے ایوان میں جلوہ نما ہے، ہمارے اذکار کے پروں پر پرواز کرتا رہتا ہے، وہ ارض و سما میں ہے، اور ہمارے جسم و جان میں رہتا ہے، یا رب یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۲- امامِ آلِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے، امام نورِ علیؑ ہوا کرتا ہے، امام خدا کا اسمِ اعظم ہے اس لئے وہ ذکرِ جلی بھی ہے اور ذکرِ خفی بھی، امام ظاہراً و باطناً زمانے کا قیامت ہوا کرتا ہے، اور صرف امام عالی مقام ہی ہے جو علم میں بیحد امیر ہوتا ہے، خدایا یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۳- بولنے والی نورانی کتاب بن کر، عقلِ کامل کا خطاب و بیان ہو کر، ہر علمی سوال کا جوابِ مفصل بنکر، ہمارے علم و آگہی کیلئے ایک عملی قیامت بن کر، اور اپنے عاشقوں کیلئے شرابِ عشق بنکر، وہ موجود ہے، یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۱۴- اے آبِ شفا! اے آبِ نور! اے تو حوضِ کوثر کا دھنما! اے بہشت کے چشمۂ سلسبیل کے پانی! اے ساقیٔ جنت کے ذکرِ جمیل! اے ہر بیمار کی دوا کی جان! یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے

۱۵- اے مفلس و گدا نصیر! اس پُر حکمت آبِ شفا کو پی لے، اور یہ کام نور کے مالک کے عشق کے ساتھ ہونا چاہئے، آفرین ہو تیرے قلم پر کہ میں نے اسکو تحریر کے دوران سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے یا اللہ یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے۔

۵، رجب المرجب ۱۴۰۷ھ ۵، مارچ ۱۹۸۷ء

⊙ ایک بے مثال نعمت ہے

۴۱

AAB-I ŚAFAA.
(musaddas)

Az qalam-i Allamah Nasiruddin Nasir Hunzai

1- Mazhar-i Nuur-i Qhudaa doocimi Aab-i śafaa	Jiiye Tabiib bay śuwaa nire imanay mii Şaşaa	dardiṅe gane mii dawaa khot be siran yaa Qhudaa!
2- Dam ke duwaa dooċimi nuure ġizaa dooċimi	jiiye dawaa dooċimi miymo Babaa dooċimi	aqale śafaa dooċimi khot be siran yaa Qhudaa!
3- Mesulo bilum zaṅ nići biiqhabaran śaṅ nići	daṅċe nibaan daṅ nići saṅ żuçi meer, ţaṅ nići	ġeyre bilum raṅ nići khot be siran yaa Qhudaa!
4- Aab-i Śafaa muu miyaan Waqte Daman bay ayaan	saaf-u safaa eer ġayaan mimaţe buţan mehrbaan	bar nuka eyarum mayaan khot be siran yaa Qhudaa!
5- Aab-i Hayaatan esal Nuuriṅe Zaatan esal	aqale nabaatan esal Śaah-i Sifaatan esal	abade najaatan esal khot be siran yaa Qhudaa!
6- Qhizr-i Zamaanar salaam! Ine ċhile jaanar salaam!	Ine śule śaanar salaam! La'liṅe Kaanar salaam!	Ine mele saanar salaam! khot be siran yaa Qhudaa!
7- Aab-i Śafaa bila tahuur çhaa bila Mawlaa Zuhuur	Aab-i Baqaa, Aab-i Nuur mesulo hamiiś bay Huzuur	Nuure Ha mii Kuuh-i Tuur khot be siran yaa Qhudaa!
8- Hikmate Qur'aan ġatan iśqe taraanaan ġatan	Rahmete Farmaan ġatan midhat-i Sultaan ġatan	raaziṅe aayaan ġatan khot be siran yaa Qhudaa!
9- Nuure mimar ćheey maniş! kiina ke gaţ jeey maniş!	Aab-i Śafaa teey maniş! nafse jaṅar leey maniş!	muśkiliṅar ćheey maniş! khot be siran yaa Qhudaa!
10- Ilm-i Imaamat heyan Nuur-i Hidaayet heyan	Raaz-i Qiyaamat heyan Ganj-i Salaamat heyan	Ine śule hikmat heyan khot be siran yaa Qhudaa!
11- Aalam-i śaqhsiwlo bay ayaś ke birdiwlo bay	In mese baldiwlo bay jismulo bay jiwlo bay	zikriṅe galgiwlo bay khot be siran yaa Qhudaa!
12- Aal-i Nabii bay Imaam Waqte Saqhii bay Imaam	Nuur-i Alii bay Imaam ilume Ġanii bay Imaam	Zikr-i Jalii bay Imaam khot be siran yaa Qhudaa!
13- Nuure Kitaab meer numan Ruuz-i Hisaab meer numan	Aqale Qhitaab meer numan Iśqe Śaraab meer numan	Ilume Juwaab meer numan khot be siran yaa Qhudaa!
14- Aab-i Śafaa! Nuure Ċhiil! Saaqiye zikr-i jamiil!	Kawsare Fariyar daliil! jaan-i dawaa-i aliil!	Jannatulum salsabiil! khot be siran yaa Qhudaa!
15- Mine żu Nasir-i gadaa! une qalamar marhabaa!	Hikmate Aab-i Śafaa sujda etas yeeċabaa	Nuure Damane iśqe kaa khot be siran yaa Qhudaa!

5/3/87

نعت نبی ﷺ

۱	محمدے عشقے نس دیمی	دُرُودن سین سلامن سین	دُوا دیمی نفس دیمی	دُرُودن سین سلامن سین
۲	اگر شریاے زری باکے	دُور گیوماے زری باکے	ابن گوس تھارے زری باکے	دُرُودن سین سلامن سین
۳	محمدے شُل اُیم تیژم	خیال نمہ اش لوژم تیژم	ہمیشن اِنے دین شُقم تیژم	درودن سین سلامن سین
۴	حبیبِ کبریا اِن بای	اِمامِ انبیا اِن بای	دلیلِ اولیا اِن بای	درودن سین سلامن سین
۵	خدایے خاص اشگلو اِن بای	شملو تِک زم شملو اِن بای	بتن قرآنے الو اِن بای	درودن سین سلامن سین
۶	اِن شاہِ عرب سیئبان	کمالک تبٹے عجب سیئبان	یقیناً نورِ رب سیئبان	درودن سین سلامن سین
۷	خدایے غیبے رحمت بای	اتو غنس نورے دولت بای	شگلو تگے عشقے جنت بای	درودن سین سلامن سین
۸	ایشے دَل ایر تُمن معراج	خدا اوشنی نیم سر تاج	اَیون بان پِس اِنر محتاج	درودن سین سلامن سین
۹	محمد مصطفیٰ شُل بیِن	نبوتے نورے سابل بیِن	بصیرتے گلچنر دُل بیِن	درودن سین سلامن سین
۱۰	محمد دینے رہبر بای	خدایے نورے مظہر بای	نبی تگے سا جو افسر بای	درودن سین سلامن سین
۱۱	مجیم اِن شکلے انسان بم	مگر اِن نورے ہن سان بم	اکھیش ہن عقلے حیران بم	درودن سین سلامن سین
۱۲	اُیم بلائے اِنے رسالتے شان	غنم بلائے حکمتگے قرآن	عجب تَل معجزگے دُنیان	درودن سین سلامن سین
۱۳	دکھل کامل کماہن ہ ضا	جانن لو اِم لوانے تیڈا؟	غتن دلتسے ژولے دانا!	درودن سین سلامن سین
۱۴	خدایے برکتی دیرای	عجب لعالیے چھشن دیرای	اکھیشن عطرگے ترشن دیرای	درودن سین سلامن سین
۱۵	محمد فخرِ عالم بم	خدایے اسمِ اعظم بم	نبی تگشا اُلجی خاتم بم	درودن سین سلامن سین
۱۶	نصیرے کلہ بٹن ارمان	مناسرانے گنے قربان	مگر کھی یش ایمے حیران	درودن سین سلامن سین

ترجمہ: (۱) عشق محمدی کی خوشبو آرہی ہے، لہٰذا اے ساقی! آنحضرت ﷺ کے اسم مبارک پر درود و سلام پڑھ لے، حضور ﷺ کی طرف سے دعائے برکات آگئی ہے، اس لئے درود و سلام پڑھ لے۔

۲۔ اگر تو مسرور و شادمان ہو جانا چاہتا ہے، اپنی روح کو زینت بخشنا چاہتا ہے اور دل کو نور کی دولت سے مالا مال کر دینے کی خواہش ہے، تو پھر درود و سلام پڑھا کر۔

۳۔ میں نے خوش بختی سے دیکھا حضرت محمد ﷺ کی محبت ایک حد شیریں ہے، میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ ایک نورانی تصور بنکر میرے دل میں تشریف فرما تھے، میں نے آپ ﷺ کے دین کو ہمیشہ سرسبز پایا، درود و سلام پڑھا کر۔

۴۔ ذات کبریا کے محبوب آپ ﷺ ہی ہیں، تمام پیغمبروں کے پیشوا آپ ﷺ ہی ہیں، اولیا کے رہبر و رہنما آپ ﷺ ہی ہیں، درود و سلام پڑھا کر۔

۵- خدائے تعالیٰ کے خاص دوست آنحضورؐ ہیں، سارے شریعتوں میں سے اشرف ترین آپؐ ہی ہیں، دیکھ لے کہ قرآن کے اِس سرے سے اُس سرے تک حضورؐ ہی کا ذکرِ جمیل موجود ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۶- حضرتؐ کو عرب و عجم کے دینی بادشاہ کے نام سے یاد کرتے ہیں، اُنکے کمالات بڑے ہی تعجب خیز بیان کرتے ہیں، یقیناً آپؐ کو ربّ العزت کا نور مانا جاتا ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۷- ہمارے نبیؐ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ غیب ہیں، آپؐ کا مرتبہ ایک ایسی نورانی دولت ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوتی، پیغمبرِ اکرمؐ اپنے عاشقوں کے حق میں عشقِ حقیقی کی بہشت ہیں، درود و سلام پڑھ لے۔

۸- آسمان کی نیچے سے اوپر تک معراج (یعنی سیڑھی) بن گئی تھی، اور ہمارے آقاؐ اللہ تعالیٰ کے عرش پر مہمان ہوگئے تھے، یہی وجہ ہے کہ سارے لوگ آپؐ کے محتاج ہیں، درود و سلام پڑھ لے۔

۹- اے ساقی! محمد مصطفیٰؐ کی پاکیزہ محبت سیکھ لے، آفتابِ نورِ نبوت کے سرچشمے کو پہچان لے، سُرمۂ چشمِ بصیرت کی شناخت کر لے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۰- حضرت محمدؐ دینِ اسلام کے رہنما ہیں، آپؐ نورِ خدا کے مظہرِ اتم ہیں، تمام انبیا کے عادل سردار ہیں، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۱- آپؐ اگرچہ بظاہر بشر تھے، مگر آفتابِ نور تھے، ایک بڑی عجیب عقلی دُنیا تھے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۲- اُن کی شانِ رسالت بڑی عظیم ہے، جسکا ثبوت اپنی معنوی گہرائیوں کے ساتھ قرآنِ حکیم ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۳- قرآن جیسی کامل و مکمل کتاب تو نے دُنیا بھر میں کہاں دیکھی ہے؟ اے دانا! آجا قرآنِ پاک کو بڑی عمدگی سے پڑھا کر، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۴- خدا نے آنحضرتؐ کو گنجِ اسرار بنا کر بھیجا ہے، حضورؐ ایک انتہائی گرانقدر گوہرِ جواہر کی طرح ہیں، آپؐ نسیمِ بہشت کی طرح ہیں، جو گوناگون خوشبوؤں سے بھری ہوئی ہوتی ہے، درود و سلام

۱۵- محمد مصطفیٰؐ فخرِ موجودات تھے، آپؐ اللہ تعالیٰ کے زندہ اسمِ بزرگ تھے، آنحضرتؐ خاتم انبیا تھے، درود و سلام پڑھ لے۔

۱۶- نصیرِ حقیر کو بیحد شوق ہے کہ حضورِ انورؐ کے مبارک نام سے قربان ہو جائے، مگر یہ خود کو اِس قابل نہیں پا کر حیران ہے، درود و سلام پڑھ لے۔

27/6/87

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آفتابِ نور کا طلوع

۱ دالین لے دِئین چور دمو چورہ می ببا دیمی — تھینی بیس گھاچان دِئین دِئین نورے میا دیمی

۲ اِن سِرّ خدا نورے دمن ظاہر و باطن — می چھنم ڈُنگ مییسے گری سم سگ نما دیمی

۳ اِن زندہ کتاب حکمتے بُل عقلگے دریا — میر کعبہ نمن حضرت یز دکانے نے دیمی

۴ اِن آلِ نبی نورِ علی خازن قرآن — می رُو مڈے گنے دِینے سعادت نگا دیمی

۵ اِن مظہرِ حق عرش خدا دِینے شہنشا — جار جلوہ اوّل غنم لو زلزلا دیمی

۶ اسلامے علم دِینے ڈکو عزّتے گنڈو — شُر نُدیشے گلاب نور کے چِین رُوے بسا دیمی

۷ جاو لجیبے دیوارے گنے بیشن کے فکر نیڈ — جاشُل بلبلیکش سُسا ایسل مو سجا دیمی

۸ مُو شکرو خدایا! شُلے سِس یرنے غریبم — اُنے رحمتے بُل برکتے کان شلے تھگا دیمی

۹ جا نورِ علی ساقئ کوثر "غقتنس" کے — کوثرنے نسن دَنم جُون بُٹے مزا دیمی

۱۰ جا اسے غُنمر دُسوک "علی علی" "سِلیدسو" کے — فردوسے شراب ہک نمنن جا شیشا دیمی

۱۱ غافل اَمنم اُس لوم اشگالو بمیا خیر! — دا یاد ایتمر بجلی جُون اِن نُشا دیمی

۱۲ مین عشقو الو رُویان کے فنا بان کے مُبارک! — شُر نُدیشُ لو ھی چھیٹو فمنی ما بیا دیمی

۱۳ دیدارے دمن دیمی مگر عشقے سِس ام بان؟ — اُنے شُلے سِس اُنونر ایو سا گور گانا دیمی

۱۴ بی موقع نو کھیر پیچھاہ بی بہرہ بر لتر — جار کھینے برلت دیمی عجب ناترگا دیمی

۱۵ جا لو وقت نو سل اِنے ھگٹے افسر ایا سرم — نو اِن یکلم تکمگے کا رُوے شوقا دیمی

۱۶ اس علمے متعین شہرنے سودا ولو بِغال بم — مو دیمیا خیر شکر محمدِن رُوے ڈیا دیمی شکرو

۱۷ قرآنے ھگایگ دو نس گنے یَن کے ایم جام — یسرے چھیٹیمُ مُدے کا نورِ نبیے معجزا دیمی

ایشی ژم ۱۸ سان نورے ایشا ژم دُسو گمی مو می ایشی بان — نو دوس ایشکلی نورے بہارن شوا دیمی

۱۹ دمجارے سفر فنعی نہ غنی دنزل ع مقصود — بُٹ خوشی ممارن شلگو یو مو انبسا دیمی

۲۰ فردوس ابرین نورِ مبین عالمے سردار — ژُولے ایسل نصیر اُنے گوسے معشوقنگا دیمی یہ گا

ترجمہ: (۱) اے ساتھیو! صبح سویرے جاگو اٹھو کہ ہمارے (روحانی) باپ (امام زمان ؑ) (یہاں) تشریف فرما (ہوگئے) ہیں، اتنی دیر تک کیوں سوئے پڑے ہو، اٹھو اٹھو کہ آفتابِ نور طلوع ہو چکا ہے۔

(۲) وہ سرِّ خدا (اللہ تعالیٰ کا بھید) حاملِ نور ظاہراً و باطناً ہمارے دل تنگ و تاریک کیلئے چراغِ ہدایت بن کر آئے ہیں۔

(۳) وہ قرآنِ ناطق، سرچشمۂ حکمت، اور دریائے عقول ہیں، ہمارے لئے کعبہ اور خداوندِ تعالیٰ کا مقدس گھر بن کر آگئے ہیں۔

(۴) وہ آلِ نبی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نورِ علی ؑ، اور قرآنِ حکیم خزانہ دار ہیں، ہماری روحوں کیلئے دینی (اور دنیوی) سعادت لیکر آئے ہیں۔

(۵) جب میں نے اس مظہرِ حق، عرشِ الٰہی، اور شاہنشاہِ دین کے جلوۂ اوّل کو دیکھا تو یقیناً میں نے محسوس کیا کہ اسکے جلال کی وجہ سے بھونچال آرہا تھا۔

(۶) وہ پرچمِ اسلام کا مرتبہ رکھتے ہیں، وہ ستونِ دین ہیں، اور تمام انسانوں میں طرۂ عزت و برتری ہیں، وہ گلابِ مسرت و شادمانی، لباسِ نورانی، اور منزلِ روحانی تشریف فرما ہوگئے۔

(۷) انہوں نے یہ دیکھا کہ میں خواب میں انکے دیدار کو حاصل کرنے کیلئے آہیں بھرتا اور فکر کرتا ہوں تو اسی لئے میرے مہربان اور سخی کو دیکھو تو سہی کہ وہ بیداری ہی میں دیدار دینے کی خاطر تشریف لائے۔

(۸) خدایا اب ہم تیری اس نعمت کا شکر کرتے ہیں، کہ اگرچہ اہلِ محبت پہلے غریب تھے لیکن اب تیری رحمت کا سرچشمہ، برکت کی کان، اور محبت کا فیض آگیا۔

(۹) جب میں نے بار بار "نورِ علی ساقیٔ کوثر" کے الفاظ کو پڑھا، تو مجھے بیحد لذت محسوس ہوئی، گویا مجھے کوثر کی خوشبو آرہی تھی۔

(۱۰) جب میں نے اپنے دل کی گہرائی میں اتر کر "علی علی" کہا، تو اسکے نتیجے میں میرا پیالہ بادۂ جذبت سے لبریز ہو کر میرے سامنے آیا۔

(۱۱) وہ میرے دل میں موجود تو تھے، لیکن جیسے ہی میں بھول گیا تو وہ (شاید) فوراً ہی چلے گئے، اور جب میں نے انکو یاد کیا، تو بجلی کی طرح چشم زدن میں حاضر ہوگئے۔

(۱۲) جو (حضرات) عشق میں پگھل گئے ہیں، اور فنا ہو چکے ہیں، انکو مبارک ہو، اے تم بدرجۂ انتہا مسرور و شادمان ہو جاؤ، کیونکہ تمہارے روحانی باپ تشریف لا چکے ہیں۔

(۱۳) صاحبِ دیدار تو آئے ہوئے ہیں، لیکن عشاق کہاں ہیں؟ اے ساتھی یہ تمہاری وجہ سے ہے کہ تم نے اصل عشق کو نہیں بتایا، اور وہ ضرور تم کو گلہ کریں گے۔

بابائے روحانی زمان ○

(امام عالیمقام) ... بیداری کی صورت میں

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

(۱۴) تم دُنیا کی مصیبت پر رو رو کر کیا حاصل کروگے، یہ تو بے وقت کی بارش کی طرح بے سود ہے، خدا کا شکر ہے کہ میرے یہاں عین موقع کے مطابق تعجب خیز بارش بڑی دیر تک ہوتی رہی۔

(۱۵) میرے پھٹے پُرانے کپڑوں کو دیکھکر محبوبِ جان کے دربان افسر نے مجھے انکے حضور جانے نہیں دیا تھا، مگر یہ بات میرے بادشاہ کو اچھی نہیں لگی، لہٰذا اب انہوں نے ازراہِ عنایت مجھے کئی تمغوں کے ساتھ ایک روحانی چوغہ بھیجا ہے۔ (۱) سورِ اسرافیل

(۱۶) میرا دل علم کے کسی دور شہر میں جا کر عرصۂ دراز تک نہیں آرہا تھا، اب البتہ دل واپس ہوگیا، اس لئے خدا کا شکر کرتا ہوں، اور دیکھتا ہوں کہ روح کی گٹھڑی یہاں پہنچ گئی ہے۔

(۱۷) کوئی ایسا شخص نہیں تھا، جو میرے لئے حکمتِ قرآن کے دروازوں کو کھول سکے اب با کرامت کلیدوں کے ساتھ نورِ نبی صلعم کا معجزۂ علمی یعنی امام اقدس و اطہرؑ آگئے ہیں۔

(۱۸) آسمانِ نورانیت سے ایک خورشیدِ انور نازل ہوا ہے، اس لئے ہم بیحد شادمان ہیں، اگرچہ ظاہری جشنِ نوروز تو نہیں ہے، لیکن جو نورانی بہار آئی ہے، وہ بڑی عجیب و غریب ہے۔

(۱۹) پُرمشقت سفر کے خاتمے پر اب منزلِ مقصود نظر آرہی ہے، دوستو اب تم بدرجۂ انتہا خوش ہو جاؤ کہ معشوقہ کی منزل آرہی ہے۔

(۲۰) وہ زندہ جنت، نورِ طاہرہ اور تمام اہلِ جہان کے سردار ہیں، اے نصیرِ حقیر یہ دیکھو اور دیدار حاصل کرو کہ تمہارے محبوبِ جان آئے ہیں۔

نصیر الدین نصیر ہونزائیؔ
کراچی
25/10/87

مُحمدؐ ے شُل مُحمدؐ ے شُل

(نعت)

۱	غلیسن با بیسن ملی نی؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل	ڈُنگ اَسے ہار بیسن گری نی؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۲	خدا شُل بِہ نہ عطا میمی؟ بیسن ذُم اِن رِضا میمی؟	امِت سگ رھنما میمی؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۳	بِہ وجہ ذُم میر اُیَم قرآن؟ بُٹ دلتسغی فرمان؟	امِت حکمتے نہ دین آسمان؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۴	امِت دیکرن دِشم ئیشا؟ امِت توم ضابِھم ئیشا؟	امِس میوان اُیَم ئیشا؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۵	یِکن دریان جُوَن ئیذم یِکن دُنیان جُوَن ئیذم	یِکن اسمان جُوَن ئیذم محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۶	عجب بِسن پاک بُلن ایسلِن بشتم گُنگلی ایسلِن	آیشی لُم سَنبلن ایسلِن محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۷	گیَم سیئبا امِت حِکمت؟ امِت ہِمت امِت طاقت؟	امِت بِرکس امِت دولت؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۸	اکھیس دُنیا عجب شہرن ایسل تِل لعلی بازارن	بہشتم عطرے شَرَ یارن محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۹	خدا ذُم میر کُمن ﷺ سوکمی بشتم تومے لُمن سوکمی	آیشا ذُم چِھس نُمن سوکمی محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۱۰	امِت شُلے بُلنے آبادان؟ امِت دُنیا ولو آزادبان؟	امِت شُر ئیشے دلشادبان؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل
۱۱	امِک شاھی گُنوڈگ بیلجا؟ امِک سَنبلگے بٹو یاٹبا؟	امِک اسقُرگے نی گوچا؟ محمدؐ ے شُل محمدؐ ے شُل

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱۲	اِمت در یاغُم کُنئے رای؟ اوس مراکا ایم کُنئے رای؟	اِمت خنجرے یُم کُنئے رای؟	محمدے شُل محمدے شُل
۱۳	بے دلتس سگ چراغن نام عجب اسقرگے باغن نا؟	اَیم بن عشقے داغن نا؟	محمدے شُل محمدے شُل
۱۴	اَیو نر ساجو سان ایسلن محبتے معجزان ایسلن	نبوّتے نورے شان ایسلن	محمدے شُل محمدے شُل
۱۵	بیسن جا جیتے چندکس نی؟ بیسن جمد یتے گنے درکنی؟	بیسن اِنے عشقے فورے یکنی؟	محمدے شُل محمدے شُل
۱۶	کتابے گو ثمو تقوی گین؟ درودن سین سلامن سین	خدا شگلگوین مناسر چیلی	محمدے شُل محمدے شُل
۱۷	عجب مقبول دعان ئیذم اکعیس دلتس دوان ئیذم	اَیم بن معجزان ئیذم	محمدے شُل محمدے شُل
۱۸	خیالگے سگ جمان گا! الطیف یاقوتے کان گا!	اَیم قدرتے نشان گا!	محمدے شُل محمدے شُل
۱۹	محمدے نورے برکت ذُم تُوس بلا مو زمانا ثُم	ایسل نا مو دُخر چلے اُم	محمدے شُل محمدے شُل
۲۰	یقین بلاغینسے چل میٹھی شُترگڈ بُریے بل میٹھی	ریو ندل لعلے تل میٹھی	محمدے شُل محمدے شُل
۲۱	نصیر! اُنے دردے گنے درمان ایم گنئے جان ایم کنئے کان	ییم دیم علمے دسترخوان	محمدے شُل محمدے شُل

[illegible]

ترجمہ:—

۱- میں کچھ بیمار ہوں نہ جانے میرے لئے کیا دوا نافع ہوگی؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت، بس آنحضرت صلعم کی محبت ہی دوا ہے۔ میرے ظلمت کدۂ دل کیلئے کونسی چیز چراغ کا کام کر سکتی ہے؟ محمد صلعم کی محبت، محمد صلعم کی محبت۔

۲- خدا کی محبت کیونکر عطا ہوگی؟ کس عمل سے وہ راضی ہوگا؟ کونسی روشنی ہمیں خدا کی طرف رہنمائی کریگی؟ محمد صلعم کی محبت، محمد صلعم کی محبت۔

(کیوں)

۳- کس وجہ سے ہمیں قرآن اتنا شیریں ہے؟ یہ فرقان مجید حسین نظر آرہا ہے؟

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کس حکمت کی بنا پر دین آسان ہوجاتا ہے؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۴۔ کونسا باغ و باغیچہ بگاڑ سے محفوظ و سلامت ہے؟ کونسا درخت سدا بہار ہے؟ کس قسم کا پھل سب سے میٹھا ہے؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۵۔ میں نے کبھی ایک دریا کی طرح دیکھی، کبھی ایک دنیا جیسی دیکھی، کبھی آسمان کی مثال پر نظر آئی، محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۶۔ دیکھو یہ ایک عجیب سرچشمہ ہے، دیکھو یہ بہشت کی ایک خوشبو ہے، دیکھو یہ ایک آسمانی سُنبل (بال چھڑ، جٹا ماسی) ہے: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۷۔ کس حکمت کو حاصل کرنیکا خیال ہے؟ کونسی ہمت اور کونسی طاقت چاہئے؟ کس خزانے کو اور کس دولت کو چاہتے ہو؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۸۔ ایک بڑی عجیب دُنیا ہے، جسمیں ایک نرالا شہر ہے، جہاں ایک ایسا بازار ہے کہ اسمیں جواہر ہی جواہر ہیں (اور یہ ہے:) محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کے حضور (یعنی عرش) سے ہم سب کیلئے ایک رسّی نازل ہوچکی ہے، بہشت سے درخت طوبیٰ کی ایک شاخ زمین کو چھو رہی ہے، آسمان سے سیڑھی بنکر اُتر آئی ہے: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۰۔ ہم کس محبت کے سرچشمے سے آباد ہیں؟ کس دُنیا میں آزاد ہیں؟ اور کس شادمانی سے دلشاد ہیں؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۱۔ کونسے بہترین لباس پہننا پسند کرتے ہو؟ کونسے سنبلوں کے دستے کو کُلاہ میں لگانا چاہتے ہو؟ کس قسم کے پھولوں کو سُونگھنے کی خواہش رکھتے ہو؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۲۔ کس سمندر (یعنی علم) کی گہرائی کو چاہتے ہو؟ کس دربار کی بزرگی کو پسند کرتے ہو؟ اور کس خنجر کی تیزی کو؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۳۔ یہ روشن چراغ کتنا خوبصورت ہے، یہ باغ و گلشن کتنا عجیب خوش منظر ہے، یہ داغِ عشق از بس لذیذ ہے: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۴۔ دیکھو اس سورج کو جو سب پر یکساں مہربان ہے، دیکھو معجزۂ محبت کو، اور دیکھو نورِ نبوت کی شان کو یعنی: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۵۔ کونسی چیز میری جان کی تکیہ گاہ ہوسکتی ہے؟ کونسی شئے فردائے قیامت کیلئے

باعثِ امید ہو سکتی ہے؟ اور وہ چیز کیا ہے جو اسکے پاک عشق کی حرارت کا کام دے؟ محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۶- تم نے اپنے توشۂ تقویٰ لیا ہے کہ نہیں؟ آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجو، خدا کے دوست بن جانے کیلئے سیکھو: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۷- میں نے ایک تعجب خیز مقبول دعا دیکھی، میں نے ایک حیرت انگیز مؤثر دوا دیکھی، ایک بہت بڑا معجزہ دیکھا: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۸- خیالات کے ایک روشن عالم کو دیکھو، لطیف یاقوت کی کان کو دیکھو، قدرتِ خدا کے ایک بڑے نشان کو دیکھو: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۱۹- محمد مصطفیٰ صلعم کے نورِ پاک کی برکت سے اب دوسرا (بہت اچھا) زمانہ آنے والا ہے، اب تم دیکھتے رہنا کہ یہ کل مسکرانے والا ہے: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۲۰- یقین ہے کہ سونے کا ڈھیر لگ جائیگا، اسکے گرداگرد چاندی کی دیوار بن جائیگی اور ہم سب کے اوپر جواہر کی چھت ہوگی: محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

۲۱- اے نصیر! تیرے درد کی دوا، لذتوں کی جان، لذتوں کی کان، اور قرآنی علم جو مائدۂ عیسیٰؑ کی طرح ہے (یہ سب ایک ہی چیز ہے اور وہ ہے): محمدؐ کی محبت، محمدؐ کی محبت۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی
۲۸، ربیع الثانی ۱۴۰۸ھ ۲۰، دسمبر ۱۹۸۷ء

نوٹ: اب وقت آچکا ہے کہ ہم سب ملکر بروشسکی کو ترقی دیں، اس سے اہلِ زبان کو بہت فائدہ ہوگا، اگرچہ اس زبان کو ایک مکمل ادبی صورت دینے کیلئے از حد محنت درکار ہے، تاہم اب (ان شاء اللہ) کوئی خوف نہیں، ہم اکیلے نہیں ہونگے۔

امید ہے کہ ہمارا وہ ادارہ جو بروشسکی ریسرچ کیلئے بنا ہے اب اپنے کام کو تیز تر کریگا، اس ادارے میں بڑے مخلص حضرات کام کر رہے ہیں، ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ پروردگارِ دوجہان انہیں بیش از بیش عالی ہمتی عنایت فرمائے! آمین!

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

ذکرِ جمیل

دلتس یالی —

یعنی دیدارے یالی

۱ صاحبِ دیدارے مُو ذکرِ جمیلن منِش	ما رُوے شُر یارے مُو ذکرِ جمیلن منِش
۲ شُل بلبلیکس می بیا عالم اُیونر ششا	حق یکلم رہنما ذکرِ جمیلن منِش
۳ سر کے فرشتان مُن دی بیا شاہِ زمن؟	اُمت نظرے لیسلمن؟ ذکرِ جمیلن منِش
۴ نورِ نبی ٹیڈمن آلِ علی ٹیڈمن	علمے غنی ٹیڈمن ذکرِ جمیلن منِش
۵ نورے ملاقاتنگ عشقے مناجاتنگ	رحمتے آیاتنگ ذکرِ جمیلن منِش
۶ اِسے شکلے ارمانگ سگش کُسے فرمانگ	اِنے اکھیس احسانگ ذکرِ جمیلن منِش
۷ نورنگے رہبر امن؟ علمے سمندر امن؟	آلِ پیغمبر امن؟ ذکرِ جمیلن منِش
۸ جیسے بیا شفقتنگ انورے لقا حکمتنگ!	عقلے غذا لذتنگ! ذکرِ جمیلن منِش
۹ شاہِ معظم بایا؟ زبدۂ عالم بایا؟	نورِ مجسم بایا؟ ذکرِ جمیلن منِش
۱۰ لعلنگے کان دی بایا؟ جانہ جہان دی بایا؟	جیمنگے جان دی بایا؟ ذکرِ جمیلن منِش
۱۱ چغمگے اِن دُم فشان حکمتے گنے خوش بیان	جان بایابے جانہ جان؟ ذکرِ جمیلن منِش
۱۲ بیس لو دِسر چی بیون دُو لو دُم چی بیون	تھوس دبیو رچی بیون ذکرِ جمیلن منِش

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

۱۳ اوسُ لو بسیگ مین اوغم عقلے بُشایمگ شقم | نورے فھول بُٹ اُیم | ذکرِ جمیلن منئس

۱۴ ماہِ تمام دی بما؟ وقتے امام دی بما؟ | شاہِ انام دی بما؟ | ذکرِ جمیلن منئس

۱۵ رازِ بشر دی بما؟ گنجِ گُہر دی بما؟ | جیبے طمر دی بما؟ | ذکرِ جمیلن منئس

۱۶ اِنے شلُے دیدار اُیم اِنے حکے گفتار اُیم | اِنے سیرے کِردار اُیم | ذکرِ جمیلن منئس

۱۷ ذکرِ خدا کا بُٹ اِئے چشمِ بصیرت مُنٹ اِئے | تھُم چھِمگ بسی گُعٹ اِئے | ذکرِ جمیلن منئس

۱۸ راہِ پیمبر اِیت؟ علمے ہمگلتر اِیت؟ | حکمتے گنے درّا اِیت | ذکرِ جمیلن منئس

۱۹ بیشکی شوقم رحمت! بیرے اُیم دولت! | بیشکی شتلو عزت! | ذکرِ جمیلن منئس

۲۰ جسمُ لو بای جان لو تیشما قرآنُ لو | اِنے صفتے اسمانُ لو | ذکرِ جمیلن منئس

۲۱ اِنے گنے جی دیو نصیر! اِنے شلُے سنگ لم معتبر! | تاکہ گُماتُما اسیر | ذکرِ جمیلن منئس

ترجمہ یا مطلب:—

۱- آپ امام زمانؑ کی عزیز جماعت کو حسبِ منشا دیدارِ پاک کی سعادت تو حاصل ہو گئی ہے، اب اسکی لذت و شادمانی تازہ کر کے مزید ثواب حاصل کرنے کیلئے صاحبِ دیدار کا تذکرۂ جمیل ہو، آپ کی روحانی مسرتوں کا ذکرِ خیر ہونا چاہئے۔

۲- ہمارے شفیق و مہربان روحانی باپ کا، سارے عالم کے سخی کا، اور ربانی رہنما کا ذکرِ جمیل ہونا چاہئے۔

۳- کیا زمانے کا بادشاہ یعنی امامِ وقت ایک جسمانی فرشتے کے لباس میں ملبوس ہو کر تشریف فرما ہوئے تھے؟ اگر ایسا ہے تو آپ سب نے اس نورانی ہستی کا دیدار کس نگاہ

سے کیا؟ اسکا ذکرِ خیر ہونا چاہیئے۔

۴- آپ صاحبان نے نورِ نبیؐ، آلِ علیؑ، اور غنیٔ علم و حکمت کا دیدارِ مقدس حاصل کیا ہے، تو اس سعادت کا تذکرۂ حسین و دلنشین کیوں نہ ہو۔

۵- نورانی ملاقاتوں، عاشقانہ مناجاتوں، اور آیاتِ رحمت کی خوبصورت یاد ہونی چاہیئے۔

۶- اسکی محبت کے کیسے ارمان تھے، اسکے ارشادات کس طرح ضوفشانی کرتے تھے، اسکے عجیب و غریب احسانات کیسے تھے، اسکا بروقت ذکرِ جمیل ضروری ہے۔

۷- وہ رہنما کون ہے جو انوار کا راستہ دکھاتا ہے؟ وہ باکمال شخص کون ہے جو نورانیت میں بحرِ علم کا کام کر رہا ہے؟ وہ ذاتِ مقدس کونسی ہے، جو آلِ رسولؐ کا مرتبۂ اعلیٰ رکھتی ہے؟ اسکا ذکرِ خیر ہونا ضروری ہے۔

۸- ہمارے روحانی باپ کی شفقتیں بڑی عجیب و غریب ہیں، اسکی نورانی ملاقات کی حکمتوں کا کیا کہنا، اور جو عقلی غذائیں ہیں، ان سب کا بروقت ذکرِ جمیل ہونا چاہیئے۔

۹- کیا وہ عظیم بادشاہ ہیں؟ کیا وہ برگزیدۂ عالم ہیں؟ آیا وہ نورِ مجسم ہیں؟ اسکا بڑی خوبصورتی سے بیان ہونا چاہیئے۔

۱۰- کیا وہ کانِ جواہر آیا ہے؟ کیا وہ کائنات کی روحِ مجسم آیا ہے؟ کیا وہ ہماری جانوں کی جان آیا ہے؟ اسکا حسن و خوبی سے تذکرہ ضروری ہے۔

۱۱- زبان و بیان میں وہ موتی بکھیرنے والا ہے، حکمت بیانی میں بےمثال ہے، آیا وہ ہماری جان ہے یا جان کی جان؟ اسکا تذکرۂ حسین ضرور ہونا چاہیئے۔

۱۲- امام عالیمقامؑ کے دیدار سے ہم اپنے دل کی دنیا میں سرسبز ہو جائیں گے، ہم اپنی روح میں ایک گلشن کی مسکراہٹ لائیں گے، ہم از سرِ نو زندہ ہو جائیں گے، اسکا ذکرِ جمیل ہونا چاہیئے۔

۱۳- اُن لوگوں پر رشک آتا ہے، جن کے دلوں میں امامؑ کی محبت کے باغ پیدا ہوئے ہیں، عقل کی زمینیں بیحد آباد ہو رہی ہیں، اور نورانی پھل بدرجۂ انتہا شیریں ہو رہے ہیں، اس کا بخوبی تذکرہ کیوں نہ ہو۔

۱۴- آیا وہ چودھویں کا چاند آ گئے ہیں؟ کیا امامِ زمان صلوات اللہ علیہ تشریف لائے ہیں؟ کیا وہ بادشاہِ عالم یہاں آ گئے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو پھر اسکا تذکرۂ جمیل ہونا ضروری ہے۔

۱۵- کیا وہ انسانیت کا بھید آیا تھا؟ کیا وہ گنجِ گوہر آ گیا تھا؟ کیا وہ ہماری جان کی

تعویذ آیا تھا؟ تو پھر آپ بار بار اسکا تذکرۂ جمیل کیوں نہیں کرتے۔

۱۶- اسکی محبت انگیز ملاقات بے انتہا شیرین ہے، اسکا کلام گوہر بار نہایت لذت بخش ہے، اور اسکا پُر حکمت کام زبردست نشاط آور ہے، لہٰذا اسکا ہر وقت ذکرِ جمیل ضروری ہے۔

۱۷- کثرت سے خدا کی یاد کیا کرو، دیدۂ دل کھولو، اور دوسری تمام باتوں کو مختصر کر لو، مگر ان دیدارِ پاک کا ذکرِ جمیل بار بار کرنا کہ اسمیں بہت بڑی حکمت ہے۔

۱۸- پیغمبر اکرمؐ کا راستہ کونسا ہے؟ مدینۂ علم نبیؐ کا باب کہاں ہے؟ آنحضرتؐ کی حکمت میں داخل ہو جانے کیلئے دروازہ کہاں ہے؟ اسکا بخوبی تذکرہ ہو۔

۱۹- امام علیہ السلام کے ساتھ کتنی بڑی وسیع رحمت ہے! یہاں کتنی عظیم دولت رکھی ہوئی ہے! اور کیسی زبردست عزت ہے، اسکا تو اچھی طرح تذکرہ ہونا چاہئے۔

۲۰- اسکے ظہور کا معجزہ جسم میں بھی ہے اور جان میں بھی، آپ قرآن پڑھ لینا جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے، تاکہ معلوم ہو کہ اسکی صفت کسطرح آسمانی ہوتی ہے، اور جو باتیں یاد رہیں، انکا ذکرِ جمیل ضروری ہے۔

۲۱- اے نصیرِ حقیر! اے گدائے کوچۂ عشقِ جانان! تم اپنی جان کو بیدریغ اُس کے لئے قربان کر دو، تاکہ تمہیں اسکی قربت نصیب ہو، غرض یہ ہے کہ ہر بہانے سے محبوبِ جان کا ذکرِ جمیل ہوتا رہے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی
۱ر جمادی الاول ۱۴۰۸ھ ، ۲۲ر دسمبر ۱۹۸۷ء

نوٹ: آپ کہتے ہیں: عبادت، ذکر، زکات، کتاب، مدرسہ، ماسٹر، سکول، پھر ان الفاظ کے آخر میں بُرشسکی "ن" لگا کر کہتے ہیں: عبادتن، ذکرن، زکاتن، کتابن، مدرسان، ماسٹرن، سکولن، اسی طرح ذکرِ جمیل + ن = "ذکرِ جمیلن" ہو گیا۔ یہ بُرشسکی نون ایک کو ظاہر کرتا ہے، جسطرح فارسی میں "ے" اور انگریزی میں A سے یا AN سے، جیسے: بادشاہ سے بادشاہے = A KING (بادشاہ، بادشان) ہوتا ہے۔
فارسی میں ... اور انگریزی میں KING سے

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شلے حکمتگ برارن

۱ جاپادشالے ٹیشم شلے حکمتگے برارن
جا روے بابالے ٹیشم روے عزتگے برارن

۲ شلے اوشے بر چِلگ دین اشم زمینو سے سرچی
دیقانے مل بسیولو چلے برکتگے برارن

۳ جاجیئومو ٹیسٹے کھولے گاین اِنے شلے شگلے دُمسُ با
قرآنے نورے اسیمی شلے آیتگے برارن

۴ مولا علیسے کرامت ٹیڈن کے ٹیشمن ما
فردوسے باغے میوا روے لذتگے برارن

۵ نورِ نبی علی بای ایمانے ملکے سرکار
اِنے کا خدا ایکل ژُم سرے رحمتگے برارن

۶ اِن زندہ بن جہانی بن عشقے لامکانی
اِن بُٹ اکھیئش بہشتن اِنے جنتگے برارن

۷ اِن ہادی زمانہ قرآنے علمے برکُش
بن نور ہمیشہ قائم لیکن کتبگے برارن

۸ جپ لُم خزانہ سیقا؟ ساس بیشی گور مبارک!
گور نور بدن ازل ژُم روے دولتگے برارن

۹ ظلمن منی کے دُنیا ہیرنا حضورے بگڑشے
منظور منی کے میئمی اِنے شفقتگے برارن

۱۰ ذکرِ کثیرے گورشا دُنیا اُونے تل گول
گور میئمی اِسمے سگ ژُم روے راحتگے برارن

۱۱ شلگوسن! ایسل حقیقت برگند دُمانے بچیڈن
اِنے رحمتگے برارن مِی غفلتگے برارن

۱۲ چھیئین اِی بہ گوشم گوش لُم ھگانگ بروم
قرآنے اِی بہ گوسمی اِنے حکمتگے برارن

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۵۶

۱۳ کلہ بٹ متھن گنن گالے نورے تھاگے ہِک خا — غوا اُر گومِگ ہزارن دآ ایک رنگ ہزارن

۱۴ ہن حالے کا خدا بای انسان ہمیشہ فرم فر — ہن گُنڈ گو تی بہ ہیشا گو سے حالتنگ ہزارن

۱۵ لیکن خدیے پرنگ انسان یکل نے تُرحیدن — گو کا بڈن ایسل نا اِنسے قدرتنگ ہزارن

۱۶ قرآن کے نورے وجہ تھم اسلامے دین مکمل — قرآن ہنیمے بیڈن گو کے حُجتنگ ہزارن

۱۷ گو سُ لُم بسینگے نزاکت گو ر لیل مناس اواحی — اسمان زمین یکل تُم بڈا آفتنگ ہزارن

۱۸ جا ایشہ اس تو آچان بیچم لے جیتے مولا؟ — دُمرس منی خدا تُم رگعو ہمتنگ ہزارن

۱۹ یارب! نصیر سیبای تل عاجز بے دُعا مگش — ہر مومن نصیب ای اُف نُصرتنگ ہزارن

ترجمہ یا مطلب:—

۱- میں نے اپنے بادشاہ کے حضور میں محبت کی ہزاروں حکمتیں دیکھیں، میں نے اپنے روحانی باپ کے ہاں روح کی ہزاروں عزتیں دیکھیں، یعنی معلوم ہوا کہ سب کیلئے یہی قانون تھا۔

۲- یقین ہے کہ مولا کی محبت میں جیسے میرے آنسو بہتے رہتے ہیں، انکی ندی میرے دل کی بستی کو سرسبز و آباد کریگی، کیونکہ یہ دیکھا گیا ہے کہ زمیندار کے کھیت اور باغ میں پانی کی ہزاروں برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۳- ساتھیو ادھر دیکھو تو سہی، میں اپنے اختیار سے اُسکی محبت میں پابزنجیر ہوں، جسکی اصل وجہ یہ ہے کہ نورِ قرآن نے مجھے اس مقدس محبت سے متعلق ہزاروں آیات کی تعلیم دی ہے۔ [illegible]

۴- اگر تم مولا علی علیہ السلام کی کراماتِ روحانی کا مشاہدہ کر سکوگے، تو اسکے

تب تم باغِ فردوس کے میوۂ روحانی کی ہزار گونہ لذتوں کو ضرور محسوس کروگے۔

۵۔ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور علیؑ ہیں، جو مملکتِ ایمان کے مالک ہیں، اور آپؑ کے ساتھ خداتعالیٰ کی جانب سے ہزاروں باطنی رحمتیں ہیں۔

۶۔ وہ ایک زندہ عالَم ہے، وہ عشق کا ایک لامکان ہے، وہ ایک انتہائی عجیب و غریب بہشت ہے، جسکے تحت ہزاروں جنتیں موجود ہیں۔

۷۔ اِن تمام اوصاف کے ساتھ وہ ہماری زبان ہیں، جو قرآنی علم و حکمت کا خزانہ ہیں، وہ بمرتبۂ نورِ یکتا ہمیشہ قائم ہیں، لیکن پورے ادوار میں انکے ہزارہا لباس ہیں۔

۸۔ اے ساتھی! کیا تم نے چھپا ہوا خزانہ دیکھا ہے؟ اگر دیکھا ہے تو ہزارہا مبارک ہو! کیونکہ تمہارے لئے اُس میں ازل سے بے شمار روحانی لذتیں رکھی ہوئی ہیں۔

۹۔ اگر اس دُنیا میں تم پر کوئی ظلم ہوتا ہے، تو وہ خالی از حکمت ہرگز نہیں، سو تم حضور کے دروازے پر جاکر گریہ و زاری کر لینا، کیونکہ اگر یہ منظور ہوئی تو پھر تم کو انکی ہزاروں شفقتیں حاصل ہوں گی۔

۱۰۔ ذکرِ کثیر کی خمرِ بہشتی سے مستی میں ڈوب جا، اور دُنیا و مافیہا کو طاقِ نسیان پر رکھ دے، تب ہی اسمِ پاک کی روشنی سے تجھکو ہزاروں روحانی راحتیں میسّر ہوں گی۔

۱۱۔ اے دوست! دیکھو حقیقت کچھ اسطرح ہے کہ روزانہ خدا کی ہزاروں رحمتیں نازل ہوتی رہتی ہیں، مگر افسوس یہ ہے کہ بجائے شکر گزاری کے ہم سے ہزاروں غفلتیں سرزد ہوتی جاتی ہیں۔

۱۲۔ یہ خوشگوار اور ناقابلِ فراموش واقعہ تمہیں ضرور یاد ہوگا کہ محبوبِ جان نے خود ہی ایک کنجی تمہیں عنایت کر دی تھی، ساتھ ہی ساتھ تمہارے دل کے تمام دروازوں کو کھول دیا تھا، اور اسکے نتیجے میں قرآنِ پاک نے از خود تم کو ہزارہا حکمتوں سے آگاہ کر دیا تھا۔

۱۳۔ تعجب ہے کہ اُس (معشوقِ روحانی) کے محلِ نورانی تک انتہائی دور کا راستہ واقع ہے، جسکے نہ صرف نشیب و فراز ہی ہزاروں ہیں، بلکہ میدانی حصے بھی ہزاروں ہیں۔

۱۴۔ صرف ذاتِ خدا ہی زمانۂ ناگزرندہ (دہر) میں ایک حال پر قائم ہے، لیکن انسان ہمیشہ ادلتا بدلتا رہتا ہے، جیساکہ تم ایک دن میں اپنے دل کے ہزاروں حالات کو دیکھتے ہو، اور اسی مثال سے بخوبی اندازہ کر سکتے ہو کہ انسان کتنا تغیر پذیر ہے۔

۱۵- لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی معرفت کے بھید انسان کے علم میں
اُترتے رہتے ہیں، اسکی مثال کیلئے دیکھو کہ تمہارے ساتھ اسکی ہزاروں قدرتیں کام کر رہی ہیں۔
۱۶- تکمیلِ دین اور اتمامِ نعمت (۳:۵) دو سب سے بڑی چیزوں کے بغیر ممکن ہی نہیں،
اور وہ بنیادی چیزیں ہیں: نور اور قرآن (۵:۱۵) پس نور اور قرآن کے سبب سے دینِ اسلام مکمل
ہے، تم قرآن کو پڑھتے ہوئے اس حقیقت کے ہزاروں دلائل کو دیکھ سکتے ہو۔
۱۷- تم کو اپنے دل کے روحانی باغوں کی نفاست و نزاکت کا ضرور علم ہونا چاہئے،
تاکہ انکی حفاظت کا شدید احساس ہو، ورنہ انکے خلاف ہزاروں آفات سماوی و ارضی موجود ہیں۔
۱۸- اے میرے بیحد شیریں آقائے روحانی! بعض افراد میرے آئینۂ دل کو بار
بار توڑتے رہتے ہیں، اسکے لئے مجھے کیا کرنا چاہئے؟ "اسکے لئے سوائے صبر کے اور کوئی چارہ منظور
نہیں، لہٰذا تم خدا سے عالی ہمتی اور اولوالعزمی کی ہزار گونہ دعائیں مانگتے رہو۔"
۱۹- اے میرے پروردگار! تیرا یہ بندۂ کمترین نصیر بڑی عاجزی سے دعائیں کر رہا ہے
کہ ہر مومن کو تیری ہزاروں نصرتیں نصیب ہوں!

نوٹ: یہ نظم روحانیت اور علم و حکمت کے مغزِ نغز سے بھرپور ہے،
اور دوسری تمام نظمیں بھی اسی طرح ہیں، لیکن دراصل یہ چیزیں میری نہیں ہیں، اُسی کی ہیں
جسکے عشق و محبت نے مجھ خاکسار میں معجزانہ کام کیا، پھر یہ نعمت عاشقانِ مولا
کے طفیل سے ہے کہ وہ بہت زیادہ ہیں، اور انکی شکرگزاری و قدردانی عظیم ہے،
نیز یہ اُس قوم کا ورثہ ہے، جس نے بروشسکی زبان کو جنم دیا، اور بڑی چاہت سے
اسکی پرورش و حفاظت کی، میں قوم نہیں ہوں، صرف ایک شخص ہوں، مگر ہاں، اُس
خوش نصیب قوم کے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد میں سے ایک حقیر فرد کی حیثیت سے
مجھے بھی یہ سعادت حاصل ہے کہ آج بروشسکی میں ایسے خزائن لُٹائے جا رہے ہیں۔
توجہ فرمائیں: اس نظم کے ہر شعر کے آخر میں دیکھا جائے کہ تین الفاظ کے نیچے ایضاً
(=) کی علامت لگائی گئی ہے، جو بوقتِ ترنّم ان لفظوں کو دُہرانے کا اشارہ ہے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی

۱۸، جمادی الاوّل ۱۴۰۷ھ ۳۰، دسمبر ۱۹۸۶ء

بیسن جُون اکوغن

١	مظہرِ یزدان ڑُوس بیسن جُون اکوغن	معنیٔ قرآن ڑُوسی بیسن جُون اکوغن
٢	جنّتے دربار مناس رحمتے دیدار مناس	رُو مُڑے شُریار مناس بیسن جُون اکوغن
٣	عشقے مناجات مناس نُورے ملاقات مناس	گُلچنی برسات مناس بیسن جُون اکوغن
٤	شہد و شکر دیمیا؟ علم و ہُنر دیمیا؟	جان و جگر دیمیا؟ بیسن جُون اکوغن
٥	گوسُ امام غنی کے عقلے کتاب غفری کے	سِرمگے گوس بسی کے بیسن جُون اکوغن
٦	رازِگے برکش ایسل لعل و گُہرے چھش ایسل	مُولو ڑُو یارقِش ایسل بیسن جُون اکوغن
٧	حضرتے معراج ایسل نُورے بیاراج ایسل	ایسل علَم تاج ایسل بیسن جُون اکوغن
٨	شاہِ زمن دیمُ لو امرے زمن دیمُ لو	چُندوے تن دیمُ لو بیسن جُون اکوغن
٩	شاہِ شریعت کے اِن پیرِ طریقت کے اِن	گنجِ حقیقت کے اِن بیسن جُون اکوغن
١٠	نُورِگے مولا ڑُوس جنّتے طوبیٰ ڑُوس	عالَم بالا ڑُوس بیسن جُون اکوغن
١١	دینے شہنشا کلام نُورِ ہدایت مُدام	شکر و ایے نی لے صبح و شام بیسن جُون اکوغن
١٢	اُن نُورے کشتیو لو با عالَم شخصیو لو با	حکمتے کُرد و لو با بیسن جُون اکوغن

نوٹ: آپ اگر چاہیں تو ہر شعر کے آخری تین الفاظ کو ترنم میں دُہرا سکتے ہیں (یعنی: بیسن جُون اکوغن)

۱۳	جسم بی ناسوتؔ لو جی بِلا ملکوتؔ لو	عقلے سا جبروتؔ لو بیسن جُون اکوغن
۱۴	گوسُ لو گریگ ٹیشُما خُلدے بسیگ ٹیشُما	نورے گُتیگ ٹیشُما بیسن جُون اکوغن
۱۵	فضل و کمال اِنے بِلا حُسن و جمال اِنے بِلا	جاہ و جلال اِنے بِلا بیسن جُون اکوغن
۱۶	حضرت مولا امام نورے سا عالی مقام	معنیٔ دار السلام بیسن جُون اکوغن
۱۷	کھین کے زمانا علی ٹیشُما سین یا علی	ٹیشُما گو کا علی بیسن جُون اکوغن
۱۸	گوسُ لو بہشتی نُمن ٹیشُما اِسر گُشے دمن	ناشکرے ار گُمن بیسن جُون اکوغن
۱۹	بُر غو زَون منی کیفیب تَون منی کے	گُوٹ شَون منی کے بیسن جُون اکوغن
۲۰	جنتُ لُم نی ژُوخی مجلسے گنی یَس ژُوخی	شعر و سخنے اَس ژُوخی بیسن جُون اکوغن
۲۱	رمزے برگِشُ سیں نصیر یہ کیسکی ماہِ منیر؟	جتیے بریسی ژُم اسیر بیسن جُون اکوغن
	۵؍ جمادی الثانی ۱۴۰۸ھ	۲۵؍ جنوری ۱۹۸۸ء

ترجمہ و تفہیم:-

۱- نورِ خدا کے مظہر کی تشریف آوری کو ایک عام واقعہ مت سمجھ لے، ترجمانِ قرآن کی آمد کو کوئی معمولی بات نہ سمجھ لے۔

۲- جب بہشت کی طرح دربار منعقد ہوجاتا ہے، رحمتوں والا دیدار حاصل ہوجاتا ہے اور روحوں کیلئے بیحد مسرت و شادمانی حاصل ہوجاتی ہے، تو یہ خیال نہ کرنا کہ یہ معمولی چیز ہے۔

۳- عاشقوں کی مناجاتِ عشق، نورِ امامت کی ملاقات، اور تیری آنکھوں سے

محبت کے آنسوؤں کی بارش، یہ سب کرامات ہیں، انکو دُنیا کی عام چیزیں نہ سمجھنا۔

۴- کیا وہ گنج شہد و شکر آگیا؟ کیا وہ سرچشمۂ علم و ہُنر آگیا؟ اور کیا وہ عاشقوں کی جان و جگر آگیا؟ اسکی آمد کو ایک عام واقعہ مت خیال کرنا۔

۵- اگر خوش بختی سے تیرے دل میں امام صلوات اللہ علیہ کا ظہور ہو، عقل کی کتاب بولنے لگے، اور معجزات روحانی سے اطمینان ہوجائے، تو اس عظیم انقلاب کو عام واقعہ قرار نہ دینا۔

۶- گنجینۂ اسرار کو دیکھ لے، لعل و گوہر کے پہاڑ کو دیکھ لے، روحانی طور پر ترقی کرکے ان تمام چیزوں کو دیکھ لے، اور ان کو عام چیزیں نہ سمجھنا۔

۷- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پُرحکمت معراج کا تصور کرنا، اپنے نورانی باپ کی روحانی سلطنت کو دیکھ لینا، پرچم امامت اور تاج کو دیکھ لینا، اور ان کے متعلق عام خیالات نہ رکھنا۔

۸- جس وقت زمانے کا بادشاہ آتا ہے، جب صاحبِ امر تشریف لاتا ہے، اور جہاں تُو نے پنج انوار جلوہ نما ہوتا ہے، وہاں یہ تصور نہ کرنا کہ یہ معمولی بات ہے۔

۹- برتبۂ جانشینِ رسولؐ شاہِ شریعت وہی ہے، پیرِ طریقت بھی وہی ہے، اور حقیقت کا خزانہ بھی وہی ہے، اس امرِ واقعی کو عام نہ سمجھنا۔

۱۰- مولائے انوار کی تشریف آوری گویا بہشت کے درختِ طوبیٰ کا نزول ہے، اور عالمِ روحانی کا ظہور، یہ معجزات ایسے ہیں کہ تُو ان کو دُنیا کی چیزوں میں شمار نہیں کر سکتا۔

۱۱- شاہنشاہِ دین کی مقدس باتیں بفضلِ خدا نورِ ہدایت کا درجہ رکھتی ہیں، اے مومن! جا تو صبح و شام خدا تعالیٰ کا شکر بجا لا، اور ان نعمتوں کو عام چیزیں نہ سمجھ لے۔

۱۲- تُو یقیناً کشتیٔ نوح میں سوار ہے، تُو عالمِ شخصی میں ہے، اور تُو جسمِ لطیف میں ہے، ان معجزات کی قدر دانی کرتے رہنا۔

۱۳- تیرا جسم عالمِ ناسوت میں رہتا ہے، جان عالمِ ملکوت میں، اور آفتابِ عقل عالمِ جبروت میں روشن ہے، لیکن یہ اُس وقت کی بات ہے، جبکہ تُو امام علیہ السلام میں فنا ہوجاتا ہے، پس تُو ان نعمتوں کی معرفت حاصل کر لے۔

۱۴- تُو اپنے دل میں روشنیوں کو دیکھیگا، باغاتِ بہشت کا مشاہدہ کریگا، اور خیمہائے نورانیت نظر آئیں گے، تو ان باتوں کو معمولی باتیں نہ سمجھ لینا۔

۱۵- جو کچھ فضیلت و کمالیت ہے، وہ اُسی کی ہے، حسن و جمال معنوی و صُوری اُسی کا ہے، اور مرتبت و جلالت بھی اسی کی ہے، پس تُو ان الفاظ کو عام معنوں میں نہ لینا۔

۱۶- حضرت مولانا امام حاضر علیہ السلام عالی مرتبہ آفتابِ نور ہیں، جو سلامتی کے گھر کے معنی ہیں، تُو اِسکو سُنی سُنائی بات نہ ٹھہرانا۔

۱۷- تُو نے زمانے کے علی کو پہچان لیا ہے، تو پھر یا علی یا علی کہا کرو، تاکہ مُشاہدے میں آئے کہ علی تیرے ساتھ ہے، ان باتوں کے متعلق عامیانہ خیال نہ رکھنا۔

۱۸- وہ تیرے دل میں ایک بہشت بنکر ظاہر ہوگا اور تُو صاحبِ اسرار کو دیکھے گا لیکن شکر گزاری ضروری ہے، اور ناشکری سے ڈرنا ہے، سو میری باتوں کو اَن سُنی نہ کر دینا۔

۱۹- اگر صُورِ اسرافیل کی ذرّہ بھر گونج سُنائی دے (یعنی کان کا بجنا) غیب کی کوئی پکار ہو، اور کچھ رونگٹے کھڑے ہو جائیں، تو اسکو عام چیز نہ سمجھنا، کیونکہ یہیں سے معجزات شروع ہو جاتے ہیں۔

۲۰- حضرت امامؑ کی تشریف آوری کے ساتھ جنّت کی خوشبوئیں آئیں گی، مجلس کی شان دو بالا ہو جائیگی، اور مجھ میں شعر بنانے اور بات کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائیگا، کیونکہ اسوقت مجھ سکونِ قلب حاصل ہوگا، تُو اِن باتوں کو ایسی ویسی نہ سمجھنا۔

۲۱- اے نصیر! اِشارہ و کنایہ میں بات کیا کرو بتا دے کہ وہ عُشّاق کا بدرِ مُنیر کیسا ہے اور کہاں ہے؟ وہ خدا کا نور ہے، اسلئے اسکا ظہور رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہے، اسکے لئے تُو باور کر نا، اور اِن باتوں کو عام مت سمجھنا۔

نوٹ: یہ ایک بہترین نظم ہے، آپ اسکی گہرائی میں اُتر کر خوبیوں کا نظارہ کر لیں، اور فائدہ اُٹھائیں، اِن نظموں سے یقیناً ایک خاموش اور مہذب انقلاب آنے والا ہے کیونکہ ان میں بھرپور صداقت، درد، سوز، مکمل تجربہ اور یقینِ محکم کے علاوہ انسان کی عاجزانہ فریاد بھی ہے، اور علم و حکمت تو سب سے پہلی چیز ہے۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی

کراچی

27/1/88

Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دوستِ مصطفیٰ ۱۰۱

1 انبیاءِ لرگہ شہنشاہ مصطفیٰ ننگ یاری کیم؟ | اوّل علیؑ المرتضیٰ ایم مصطفیٰ ننگ یاری دُور سے

2 هر جهاد ننگ لشکر بگہ نامدار سرداری کیم؟ | ذوالفقار ننگ ایگاسی مولانا علی سرداریسا دُور سے

3 قیبسی نعمت دُور کہ توگو ماس لذّت هم راحت | دلبرِ زیبا علی ننگ رنگ برنگ دیداریسا دُور سے

4 سُوز لاگوچی قرآن علی دُور هر لباسی دا آشکار | هر زمان دا هر مکان دا صاحبِ اسراریسا دُور سے

5 هم مکان دُ لامکان دا عرشی دا هم فرشی دا | مرتضیٰ دُور مرتضیٰ ننگ بوالعجائبکاریسا دُور

6 یار ننگ جلوہ عجب دُور هر زمان مِنگ شکلی دا | عاشقان لر ننگ عجب ہِر دلبرِ عیّاریسا دُور

7 بی گُل و گلزارِ دُنیا فقط محتاج اماس | هر زمان جان و دِلیم دا عشقی ننگ گلزاریسا دُور

8 شاہ ننگ دیدار اُوچون لِس بیقرار دُور شُوا نصیر | بیقرار لر ننگ قراری شاہ ننگ دیداریسا دُور

ترجمہ: ۱- شاہنشاہِ انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم) کا دوست کون ہے؟ وہ حضرت علیؑ مرتضیٰ ہے جو محمد مصطفیٰؐ کا دوست ہے۔

۲- ہر جہاد کے لشکر کا نامور امیر اور سردار کون ہے؟ صاحبِ ذوالفقار مولانا علی اس لشکر کا سردار ہے۔

۳- وہ کونسی نعمت ہے، جس کی لذت اور راحت کبھی ختم نہیں ہوتی؟ وہ نعمت دلبرِ زیبا علیؑ کے رنگ برنگ دیدار کی صورت میں ہے۔

۴- بولنے والا قرآن علیؑ ہے جو کہ ہر (امام کے) لباس میں ظاہر ہوتا ہے، ہر زمانے میں اور ہر جگہ بھیدوں کا مالک موجود ہے۔

۵- مکان و لامکان میں بھی، عرش و فرش پر بھی، مرتضیٰ علیؑ ہے، کیونکہ مرتضیٰ علیؑ عجائب و غرائب کا مالک ہے۔

۶- جلوۂ جاناں بڑا تعجب خیز ہے کہ ہر گھڑی ہزار شکلوں میں بدلتا ہے، عاشقوں کا یہ ایک بہت ہی عجیب چالاک معشوق ہے۔

7- میں دُنیا کے گُل و گلشن کیلئے ہرگز محتاج نہیں ہوں (کیونکہ) ہر وقت میری جان اور دل میں عشقِ حقیقی کا ایک گلزار موجود ہے۔

8- (دینی) بادشاہ کے مُبارک دیدار کیلئے یہ نصیر بہت بیقرار ہے، بیقرار عاشقوں کیلئے قرار شاہ کے دیدار میں ہے۔

نوٹ: منقبت ۱ تا ۷ تاریخی اعتبار سے بھی بہت اہمیت رکھتی ہیں کہ آج سے تقریباً 34 سال قبل (سالِ 1951ء میں) مُلکِ چین کے اسماعیلیوں کے درمیان رہتے ہوئے لکھی گئی تھیں۔ نصیر الدین نصیر ہونزائی

۲۹ نومبر 1985ء

غلامِ علی

1 مَن علی گہ بندہ دُور مَن شاہِ سُلطانیم علی — طاعتیم حجیم نمازیم دین و ایمانیم علی بلا
2 کُنتُ کَنزاً مَخفیاً الکلاب خزانہ ایستاسام — باشقہ بر کَشی تاپمادیم اُول گنج پنہانیم علی بلا
3 دردو غم دین جیغلامایمن جیغلاسام دیدار اُوچُون — راحتیم نوریم شفانیم حرزو درمانیم علی بلا
4 کُو نَد ایُوز ہِنگ مقصدیم تاپتیم علی نِنگ فضلی دِین — جان پناہیم مہربانیم مشکل آسانیم علی بلا
5 شُول زمان سُلطان محمد شاہ علی دُور اُول علی — نورِ یزدانیم علی دُور مغزِ قرآنیم علی بلا
6 حیدرِ صفدر علی دُور فاتحِ خیبر علی — شاہِ دورانیم علی دُور شاہِ مردانیم علی بلا
7 لَا فَتیٰ اِلّا عَلی لَا سَیفَ اِلّا ذُوالفقار — ہر بلا دین ساقلا غوچی سن اے نگہبانیم علی بلا
8 رمزِ حبلُ اللہ علی دُور عُروَۃُ الوُثقیٰ علی — مالکِ حور و قصور و خُلد و رضوانیم علی بلا
9 ایکی عالم داسخی سُلطان محمد شاہ علی — حشر دہ قاضی علی دُور شاہِ شاہانیم علی بلا

ترجمہ: 1- میں مولا علیؑ کا بندہ (غلام) ہوں، میرا (حضرت مولانا امام) سُلطان محمد شاہؑ جناب علیؑ ہے، میری عبادت، میرا حج، میری نماز، میرا دین و ایمان علیؑ ہے۔

2- کُنتُ کَنزاً مَخفیاً (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا...... کی حدیثِ قدسی) سُنکر جب میں نے اُس خزانے کو ڈھونڈا، تو مجھے کوئی دوسرا نہیں ملا بلکہ وہ میرا مخفی خزانہ علیؑ ہے۔

3- میں دردِ غم سے نہیں روتا ہوں، اور اگر میں آنسو بہاؤں تو یہ دیدار کیلئے ہے، کیونکہ میری راحت، میرا نور، میری شفا، میری جائے پناہ اور دوا علیؑ ہے۔

4- مولا علیؑ کی مہربانی سے ہر روز مجھے لاکھ مقاصد حاصل ہوتے رہے، میری جان کی پناہ، میرا مہربان، میرا مشکل کُشا علیؑ ہے۔

5- اِس زمانے میں حضرت مولانا امام "سُلطان محمد شاہؑ" علیؑ ہے وہی علیؑ، میرے لئے نورِ خدا علیؑ ہے، اور قرآن کا مغز (باطن) علیؑ ہے۔

6- (لشکرِ دشمن کی) صف کو چیرنے والا شیر علیؑ ہے، خیبر کو فتح کرنے والا علیؑ ہے، زمانے کا بادشاہ علیؑ ہے، اور بہادروں کا سرتاج علیؑ ہے۔

7- علیؑ جیسا کوئی بہادر نہیں، ذوالفقار جیسی کوئی تلوار نہیں، ہر بلا سے بچانے والا تو ہے اے میرا نگہبان علیؑ!

8- حبل اللہ (خدا کی رسّی) کا اشارہ علیؑ ہے، عُروَۃُ الوُثقیٰ (مضبوط حلقہ) علیؑ ہے، حورانِ بہشتی اور محلّات کا مالک، میری جنّت اور رضوان علیؑ ہے۔

9- دونوں جہان کا سخی حضرت مولانا سُلطان محمد شاہؑ ہے جو زمانے کا علیؑ ہے، اور روزِ قیامت کا قاضی بھی علیؑ ہے۔

یاعلی دہ یدو

۱	دل بتحقیق یاعلی دہ یدو	جان بحق مُرتضا علی دہ یدو
۲	بُو باشم ھم ھمیشہ یرگہ باریپ	جان فدا سر فدا علی دہ یدو
۳	ایکی ظاھر گوزمُم علی نی کورُوپ	انتَ شمسُ الضحیٰ علی دہ یدو
۴	قُولاقیم شاہ نیٹ کلام اگلاپ	پاک سہن دائما علی دہ یدو
۵	ذکر بولا تیلیم غفہ لذتلیک	ای تو مُشکل کُشا علی دہ یدو
۶	قُوللاریم ھر قچان دُعا قیلسام	دستگیر رھنما علی دہ یدو
۷	تینا قیم ایکی "ھُو" تُوبان اُوستون	در زمین و سما علی دہ یدو
۸	ھم اعضالاریم خفی و جلی	حق حقا حق حقا علی دہ یدو
۹	آدم و نوح و ھم خلیل و کلیم	عیسا و مُصطفا علی دہ یدو
۱۰	آسمان یر درخ گیاہ حیوانلار	آدمی زاد یا علی دہ یدو
۱۱	جن پری لار فرشتہ لار یردم	شاہِ جود و سخا علی دہ یدو
۱۲	انبیا اولیا و نیکان لار	رھبر و پیشوا علی دہ یدو
۱۳	قیسی مومن بلاغہ بولسا دوچار	المدد یا غنا علی دہ یدو
۱۴	بلبل و قمری و گل و غنچہ	مرحبا مرحبا علی دہ یدو
۱۵	صدق و اخلاص بیلان نصیرالدین	جان فدا ھم لقا علی دہ یدو

۱- (میرا) دل یقین کے ساتھ یاعلیؑ کہتا ہے، جان مرتضیٰ علیؑ کو برحق مانتی ہے۔

۲- یہ میرا سر بھی ہمیشہ زمین پر جھکتا ہوا کہتا ہے کہ اے علی آپ کیلئے جان بھی فدا ہو، اور سر بھی۔

۳- میری دونوں ظاہری آنکھیں (زمانے کے) علیؑ کو دیکھکر کہتی ہیں: یاعلیؑ آپ تو چاشت کے خورشید انور ہیں۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۴- میرے (دونوں) کان شاہ کے کلام کو سنکر کہتے ہیں: یا علیؑ آپ ہمیشہ پاک ہیں-

۵- مولا کی یاد میری زبان کیلئے بڑی لذت بخش ہوا کرتی ہے (اسی لئے) کہتی ہے کہ: اے علیؑ آپ مشکل کشا ہیں-

۶- میرے ہاتھ جب بھی دعا کیلئے اٹھتے ہیں، تو کہنے لگتے ہیں کہ یا علیؑ آپ ہی دستگیر ہیں-

۷- میرا سانس دو طرح سے یعنی داخل اور خارج ہوتے ہوئے ہمیشہ "یاھو" کہتا رہتا ہے، اور یہ مانتا ہے کہ علیؑ زمین پر بھی ہیں، اور آسمان میں بھی-

۸- میرے تمام اعضاء ظاہر میں اور باطن میں اس بات کے قائل ہیں کہ علیؑ اپنے تمام مراتب میں برحق ہیں-

۹- آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، اور حضرت محمد مصطفیٰ علیہم السلام مولا علی علیہ السلام کی تعریف و توصیف فرماتے ہیں-

۱۰- آسمان، زمین، درخت، نبات، حیوان، اور انسان زبانِ حال سے یا زبانِ قال سے علی علیہ السلام کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں-

۱۱- جنات، پریوں، اور فرشتوں میں بھی ہمیشہ یہی چرچا ہے کہ مولا علیؑ فیاضی اور سخاوت کا بادشاہ ہے-

۱۲- انبیاء، اولیاء، اور صلحا سب کے سب حضرت علی صلوات اللہ علیہ کو رہنما اور امام تسلیم کر لیتے ہیں-

۱۳- جو مومن کسی آزمائش اور تکلیف سے دوچار ہو جاتا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ: المدد (مدد کیجئے) اے ممدوحِ "لافتیٰ" علیؑ-

۱۴- بلبل، قمری، پھول، اور کلی کہتی ہے: سبحان اللہ! علیؑ کی شان کا کیا کہنا!

۱۵- انتہائی صداقت و اخلاص کے ساتھ نصیر الدین کہتا ہے کہ: میری جان بصد شوق آپ سے قربان ہو! اے نورانیت کے چاند! اے علیؑ!

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حق مولا مولا دایلی

۱ ھرغم ھر بیر خفالیو تہ حق مولا مولا دایلی	ھر مُشکل ھرا غریو تہ حق مولا مولا دایلی
۲ شاہ نیتی اسمی راحت دُور طاعت لار نیتی طاعت دُور	عزت لار نیتی عزت دُور حق مولا مولا دایلی
۳ شاہ نیتی اسمی نجات بر گوچی عاشق لار غہ قنات بر گوچی	اولگان لار گہ حیات بر گوچی حق مولا مولا دایلی
۴ شاہ نیتی اسمی سُلطان دُور سُلطان لار نیتی سلطان دور	مومن لار نیتی ایمان دُور حق مولا مولا دایلی
۵ شاہ نیتی اسمی حُرمتلیٹ شاہ نیتی عشق لز تلیٹ	شاہ نیتی ایشلاری حکمتلیٹ حق مولا مولا دایلی
۶ شاہ نیتی اسم لاری بیر میٹی ۱۰۰۱ شاہ نیتی شانی دہ والظاھر	شاہ قیوم دُور شاہ قادر حق مولا مولا دایلی
۷ شاہ نیتی وصلی نی ایستا میبر نور و جمالی نی ایستا میبر	قرب و جلالی نی ایستا میبر حق مولا مولا دایلی
۸ مومن لار نیتی ھادی کیم؟ قائم کیم دُور؟ مھدی کیم؟	محشر کو نی دکی قاضی کیم؟ حق مولا مولا دایلی
۹ عالم لار نیتی خالق کیم؟ مخلوق لار نیتی رازق کیم؟	یار شالیو تہ لائق کیم؟ حق مولا مولا دایلی
۱۰ دایم یار قیل مولا نیتی طاعت قیل اُول دانا نیتی	تو للوحی قیل سہ ن آقا نیتی حق مولا مولا دایلی
۱۱ یا مولا ییم دستگیر عاجز بندہ اتی دُور نصیر	یا من ھو نعم النصیر حق مولا مولا دایلی

۱- (مومنو!) ہم ہر غم اور ہر مصیبت میں حق مولا مولا کہا کریں گے، ہر مشکل اور ہر بیماری میں ہم حق مولا مولا کہتے رہیں گے۔

۲- شاہ (یعنی امام علیہ السلام) کا مبارک اسم سراپا راحت ہے، اور یہ ایک افضل طاعت ہے، اور یہ عزت والوں کی ایک سردار عزت ہے (لہٰذا) ہم حق مولا مولا کہتے رہیں گے۔

۳- شاہ کا اسم پاک نجات دینے والا ہے، یہ عاشقوں میں پرواز کیلئے پر لگا دیتا ہے، اور مُردوں کو حیات سرمدی عطا کر دیتا ہے، پس ہم حق مولا مولا کہا کریں گے۔

۴- ہمارے شاہ کا مبارک نام سُلطان ہے، اسی لئے وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے، مومنین کا (راز) ایمان بھی وہی ہے، ہم ہر حق مولا ہر حق مولا کہتے رہیں گے۔

۴ ۴۸

۵- ہمارے پادشاہ کا نام بڑا معزز ہے، اسکا عشق بیحد شیریں ہوا کرتا ہے، اور اسکے تمام کلام پر حکمت ہوتے ہیں، ہم حق مولا مولا کہا کرینگے۔

۶- ہمارے شاہ کے مبارک اسماء ایک ہزار ایک ہیں، اسکی شان میں "وَالظَّاہِر" ہے، شاہ قیوم اور قادر ہے، ہم مولا برحق مولا برحق کہینگے۔

۷- ہم اپنے شاہ کے دیدار کو طلب کرتے ہیں، ہم اسکے نور اور جمال کے طلبگار ہیں، ہم اسکے قرب اور جلال کو چاہتے ہیں، ہم مولا حق مولا حق کہینگے۔

۸- مومنوں کا ہادی کون ہے؟ قائم کون ہے؟ اور مہدی کون ہے؟ روزِ محشر کا قاضی کون ہے؟ ہم حق مولا مولا کہیں گے۔

۹- عالموں کا خالق کون ہے؟ مخلوقات کا رازق کون ہے؟ پادشاہی کے لائق کون ہے؟ ہم برحق مولا برحق مولا کہا کرینگے۔

۱۰- مولا کو ہمیشہ یاد کرتے رہنا، امن داتا کی اطاعت کرنا، ہمیشہ اپنے آقا کی غلامی کرتے رہنا، ہم برحق مولا برحق مولا کہتے رہینگے۔

۱۱- اے میرے مولا! دستگیری فرما! نصیر تیرا ایک عاجز بندہ ہے، اے وہ مالک! جو بہترین مددگار ہے، ہم مولا برحق مولا برحق کہا کرینگے۔

Nasiruddin Nasir Hunzai
2/1/88

تحفۂ قرآنی جواہر

(1)

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم۔ میں علمی اور ادبی دنیا کا ایک حقیر اور مفلس انسان قرآنِ حکیم کی تعریف و توصیف کیسے بیان کر سکتا ہوں، اور اگر پھر بھی اپنی عقلِ جزوی کے مطابق سعی کی، یہ کیونکہ قرآنِ کریم ایک ایسے عظیم بیمثال پہاڑ کی طرح ہے، جو سب قسم کے گرانمایہ جواہر و معدنیات اور گوناگون برکتوں سے بھر پور ہو، تو یہ بات قرآنِ پاک کی ایک کمترین صفت ہوگی، بہر حال یہاں سورۂ تکویر (۸۱/۱-۲۹) کی وسیع حکمتوں میں سے چند مفہومات درج کرنے کیلئے کوشش کی جاتی ہے، آپ اِس مضمون کو مذکورہ سورہ کے ساتھ ملا کر بار بار پڑھ لیں: ــــ

۱- جب انفرادی، علمی، اور عرفانی قیامت برپا ہو جاتی ہے، تو اُس وقت عالمِ شخصی کا نور مقامِ عقل پر جمع کیا جاتا ہے، جس طرح کہ دستِ قدرت میں کائنات لپیٹ لی جاتی ہے (۲۱/۱۰۴، ۳۹/۶۷) یعنی اُس حال میں مومن مطلق نظارۂ نور براہِ راست سرچشمۂ عقل پر کرنے لگیگا، جیسا کہ حضرت ذوالقرنینؑ نے خورشیدِ نورِ عقل کو عالمِ صغیر میں اپنے سامنے طلوع و غروب ہوتے ہوئے دیکھا تھا (۱۸/۸۶-۹۰)

(۳۹/۶۷، ۲۱/۱۰۴، ۵۴/۲۳)

۲- عالمِ ظاہر کی مثال دیکھئے کہ جب سورج نکلتا ہے، تو اُس وقت چاند اور ستاروں میں کوئی روشنی نظر نہیں آتی ہے، اسی طرح روحانی قیامت میں جب ذیلی مراتب مرتبۂ اعلیٰ میں سمیٹ لئے جاتے ہیں، تو پھر نتیجے کے طور پر باقی حدودِ دین دکھائی نہیں دیتے ہیں۔

۳- باطنی پہاڑ دو قسم کے ہیں: کوہِ روح، اور کوہِ عقل، یہ پہاڑ شروع شروع میں ایک طرح سے منجمد اور ساکن ہوتے ہیں، مگر جب قیامت برپا ہو جاتی ہے، تو ایسے میں وہ نہ صرف حرکت میں آتے ہیں، بلکہ ریزہ ریزہ بھی ہو جاتے ہیں۔

۴- اُونٹ کا سوئی کے ناکے سے داخل ہو جانا نورِ عقل کے غروب ہو جانے کی مثال ہے (۷/۴۰) دس مہینے کی گابھن اُونٹنی سے نفسِ کلّ مراد ہے، کیونکہ حُدُودِ جسمانی کی ترتیب میں حضرتِ ناطق علیہ السلام اسکے دسویں مہینے کا روحانی حمل ہے، پس انفرادی قیامتوں میں ایسی اونٹنیاں اپنے پیٹ کے بچوں سے فارغ ہو جاتی ہیں، مطلب یہ ہے کہ قیامت میں مقابلہ حدودِ جسمانی سے گزر کر نفسِ کلّی تک پہنچ جاتا ہے۔

۵- ظاہر میں وحوش (جنگلی جانور) انسان سے دُور بھاگتے ہیں، لیکن واقعۂ قیامت ایک ایسا زبردست قانونِ جامعیت ہے کہ اُن سب کو روحانی طور پر انسان میں جمع کر دیتا ہے۔

۶- روحانی قیامت میں دریاؤں میں جوش آنے کے معنی یہ ہیں کہ علم کے سرچشمے جو اسمائے عظام اور کلماتِ تامات ہیں، وہ خود بخود بولنے لگتے ہیں۔

۷- ہر روح کا بالائی سرا عالمِ عُلوی میں اور زیریں سرا عالمِ سِفلی میں ہوتا ہے، اور قیامت کے دن دونوں سرے باہم مل جاتے ہیں، اور یہی نفوس کا جوڑا جوڑا ہونا۔

۸، ۹- جس طرح لوگ حمیتِ جاہلیت سے اپنی لڑکی کو زندہ درگور کر دیتے تھے، اسی طرح اکثر آدمی اپنے اندر کی شاگردانہ صلاحیت (جو نکاحِ روحانی میں لڑکی کی مثال ہے) کو غیر مناسب شرم و ناموس کی وجہ سے دفنا کر ہی دم لیتے ہیں، تاکہ وہ اپنے گمان میں دینی تعلیم کی ذلت و خواری اور شرمساری سے محفوظ رہ سکیں، لیکن یہ بات اللہ تبارک و تعالیٰ کے منشاء کے خلاف ہے، لہٰذا قیامت کے دن شاگردی کی صلاحیت کو ایک معصوم، حسین و جمیل لڑکی کی صورت میں زندہ کر کے پوچھا جائیگا کہ وہ کس گناہ کے سبب سے زندہ گاڑی ہوئی تھی۔

۱۰- ہر شخص کا نامۂ اعمال دُنیا کی کسی کتاب کی طرح نہیں، بلکہ ذراتِ منتشر پر مبنی ہوگا، وہ اپنے آپ بولتا رہیگا۔

۱۱- آسمان کی کھال اتارنے کے معنی ہیں کہ کائنات اور اسکی ہر چیز کا باطنی مشاہدہ ہوگا، اور اس کُلیّہ میں یہ اشارہ ہے کہ کوئی شی کھال یا چھلکے کے بغیر نہیں ہے، چنانچہ آدمی کا جسمِ کثیف چھلکا ہے، اور جسمِ لطیف مغز۔

۱۲- اُس وقت یہ امر بھی ضروری ہے کہ دوزخ کا مشاہدہ ہو، لہٰذا نافرمان روحوں کے ایندھن سے اسے بھڑکا کر واقعۂ عذاب دکھلا دیا جائیگا۔

۱۳- بہشت کائنات کے طول و عرض میں پوشیدہ ہے (۵۷/۲۱، ۳/۱۳۳) لیکن قیامت کے دن وہ عالمِ شخصی میں نزدیک لائی جائیگی۔

۱۴- ہر شخص کو اپنے اعمال کا نتیجہ، اور اجر و صلہ معلوم ہو جائیگا۔

۱۵، ۱۶- اللہ جلّ شانہٗ اُن ستاروں کی قسم کھاتا ہے، جو سیدھے چلتے ہیں، پیچھے لوٹتے ہیں، اور نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں، یہ تینوں اوصاف مقرب فرشتوں کے ہیں، اور ستارۂ عقل کے بھی، کہ وہ جب طلوع ہو جاتا ہے تو سیدھا چلتا ہے، غروب ہوتے ہوئے چھپ جاتا ہے اور دوبارہ طلوع ہو جانے کیلئے لوٹ جاتا ہے، چونکہ یہ عالمِ وحدت کا نور ہے، اس لئے یہی سورج بھی ہے، چاند بھی، اور ستارے بھی، پس یہ واحد بھی ہے اور جمع بھی۔

۱۷-۱۸- خداوندِ برتر عالمِ امر کی رات کے اُس حصّے کی قسم کھاتا ہے، جو اِس دُنیا کی مثال میں نورانی بندگی کا وقت ہوتا ہے، تاکہ ہر دانا مومن اس وقت کی قدر و قیمت کو اچھی

۷۱

طرح سے سمجھ سکے، پھر صُبح عقل اور ظہورِ کلمۂ کُن کی قسم کھا کر نتیجۂ عبادت کی طرف اشارہ فرماتا ہے۔

۱۹- قسم کا خاص مطلب اس حقیقت کی یقینی دہانی کرانا ہے کہ قرآن پاک کسی شک کے بغیر خدائے بزرگ و برتر کا کلام ہے، جو قلم، لوح، اسرافیل، میکائیل، اور جبرائیل کے توسط سے نازل ہوا ہے، اور یہاں خاص طور پر نفسِ کُلّی جیسے عظیم فرشتے یعنی لوح کا ذکر ہے، کیونکہ وہی سب سے زیادہ قوّت والا ہے، اور صاحبِ عرش کا انتہائی قرب بھی اسی کو حاصل ہے۔

۲۰، ۲۱- مالکِ عرش کی آخری نزدیکی کا رتبہ اس عظیم طاقتور فرشتے کو حاصل ہے جس کو لوحِ محفوظ اور کُرسی کہا جاتا ہے، اور نفسِ کُلّی بھی وہی ہے، جس کی بے پناہ طاقت کا یہ عالم ہے کہ آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر سما لیا ہے (۲:۲۵۵)۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس فرشتے کے پیغام کو ہر طرح سے قبول کیا، تب اُس نے حضورؐ کو اسرارِ ازل کے امانت خزائن سپرد کر دئے۔

۲۲- ارشاد ہے: تمہارا روحانی ساتھی (یعنی پیشوا) حضرت محمدؐ مجنون نہیں ہیں، جس کا روشن ثبوت یہ ہے کہ تم ائمۂ اطہارؑ کی نورانیت میں پیغمبرؐ کی ہدایت اور نقشِ قدم پر چل کر مراحلِ روحانیت میں بہت آگے جا سکتے ہو، یہ "صاحبکم" (تمہارے ساتھی) کی حکمت ہے۔ ۵ لطف

۲۳- اُفقِ مُبین (کنارۂ ظاہر) عالمِ جسمانی میں بھی ہے اور عالمِ روحانی میں بھی، چنانچہ آنحضرتؐ نے اُس عظیم فرشتے کو دونوں مقام پر دیکھا، کیونکہ ظہورات دو قسم کے ہیں، جسم کے سامنے، اور روح کے سامنے، لفظِ روح میں مرتبۂ عقل کا اشارہ بھی ہے۔

۲۴- جس طرح فرشتہ پیغمبرؐ کو غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہے، اسی طرح آنحضرتؐ مومنین کو اسرارِ الٰہی سے آگاہ کرنے پر بخل نہیں کرتے ہیں۔

۲۵، ۲۶- قرآن پاک صرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، یہ کسی شیطانِ رجیم کا قول ہرگز نہیں، تو تم کہاں چلے جاتے ہو۔

۲۷- یہ تو دراصل تمام دُنیا والوں کیلئے نصیحت نامہ ہے، کیونکہ حضورِ اکرمؐ عوالمِ انسانی کیلئے رحمت ہیں (۲۱:۱۰۷)۔

۲۸، ۲۹- یہ سارے حقائق و معارف اُس شخص کیلئے روشن ہو سکتے ہیں جو تم میں سے راہِ راست پر سیدھا چلنا چاہے، مگر تم چاہو گے کیسے جب تک کہ خدا نہ چاہے کہ وہی پروردگارِ عالمین ہے، پس تم علم و عمل سے اپنے ارادے کو ارادۂ الٰہی میں فنا کر دو۔

یہ تحفہ کس کے نام پر؟ دُنیائے انسانیت کے نام پر، عالمِ اسلام کے نام پر، ہر باسعادت مسلمان کے نام پر، تمام اسماعیلیوں کے نام پر، اور بالخصوص اُن حضرات کے نام پر، جو ان تعلیمات سے دلچسپی رکھتے ہیں، جیسے دُنیا کے مختلف ممالک میں ہمارے عزیزان (تلامیذ) ہیں، اور یہ میرا خاص فرض ہے کہ انکی حوصلہ افزائی کروں، تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ علم و عرفان کی طرف توجہ دیں، اور قرآن و اسلام کی خدمت کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اگر کتاب میں بجا طور پر کسی مومن کا نام درج کیا جاتا ہے، تو اسمیں کیا حرج ہے، یہ تو بہت بڑے ثواب کا کام ہے، اس وسیلے سے نہ صرف ایک شخص، ایک خاندان، اور حلقۂ خویشاں کتاب سے وابستہ ہو جائیگا، بلکہ آئندہ نسل بھی فخر سے اس کارنامے کو اپنائیگی، اور دیکھئے کہ حضرت مولانا امام سلطان محمد شاہ صلوات اللہ علیہ نے "آپ بیتی" میں کس فراخدلی سے کتنے لوگوں کے نام کو زندہ کر دیا ہے، امام عالیمقام ع کے اس عمل میں بڑی حکمت ہے، اور ہم سب کیلئے یہ ایک ٹھوس عملی ہدایت ہے۔

اگر میں اس علمی خدمت کے بارے میں ادارے کا ذکر نہ کروں، اور وقتاً فوقتاً اسکے قابل افراد کے نام نہ بتاؤں، یا اشارہ نہ کروں، تو اسکے یہ معنی ہونگے کہ آج سے سو برس کے بعد لوگ ہر ایسے کارنامے کو بھول جائیں، جس نے یہاں بے شمار خدمات انجام دی ہیں، تاکہ سارا کام بلا شرکتِ غیرے میرے نام پر ہو، لیکن یہ طریقہ خدا کے حضور میں ناپسندیدہ ہے۔

میں اپنی ہر برانچ کے عملداروں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اچھے کارکنوں کی تحریری اور عملی ہمت افزائی کریں، اور جب میری قلمی خدمت کی ضرورت ہو، تو آگاہ کریں۔

میں قرآنی جواہر کا یہ انمول تحفہ اپنے چیف ایڈوائزر جناب خان محمد صاحب کی طرف سے آپ عزیزوں کو اور سب کو پیش کرتا ہوں، کیونکہ انہوں نے اب تک فروغِ علم کے سلسلے میں از بس عظیم خدمات انجام دی ہیں، وہ جتنے با اخلاق، شریف النفس، اور دانشمند ہیں، اُتنے قابل اور ذہین ہیں، ایسے اعلیٰ کاموں میں تجربہ کار بھی ہیں، انہوں نے بڑی عالی ہمتی سے امام شناسی جیسی مشکل کتاب کا انگریزی ترجمہ کر دیا، اور نظرِ ثانی دو بہت بڑے سکالرز سے کرائی، جنہوں نے اس بنیادی کام کیلئے استعمال کردہ ذخیرۂ الفاظ کی بہت تعریف کی ہے، ہم سب دعا کریں کہ خداوندِ عالم عزیزم خان محمد پر بیحد مہربان ہو! انہیں دوجہان کی سرفرازی اور سرخروئی عنایت فرمائے! اور جملۂ اہلِ ایمان کو بھی۔

نصیر الدین نصیر ہونزائی
Karachi-3
2/3/87

یکم رجب المرجب ۱۴۰۷ھ

تین تعجب خیز سوال

۱- اُستادی اور شاگردی کا ربط و رشتہ اور تعلق ایک ایسی آفاقی اور عالمگیر حقیقت ہے، کہ جسکے اَن مٹ نقوش سے کتابِ انسانیت اور صحیفۂ مذہب کا کوئی صفحہ خالی نہیں، ہر چند کہ یہ مقدس نسبت و محبت ہر پیشہ اور ہر فن میں پائی جاتی ہے، تاہم عموماً دُنیائے علم و ادب میں، اور خصوصاً دینی تعلیم کے مقام پر اس رشتے کا تقدس اور بھی بڑھ جاتا ہے، اور اگر آپ اس سلسلے میں زیادہ سے زیادہ روشن حقائق دیکھنا چاہتے ہیں، تو بیشک قرآن و حدیث سے رجوع کریں۔

۲- ہر ہوشمند مومن اور ہر دانا درویش ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ اسکی ایک مُنجمد اور منحوس خودی ہو، جو کبھی نہ پگھلے، اور سنگِ خارا کی طرح سخت ہو، چنانچہ میں ایسی "انا" چاہتا ہوں جو ہمیشہ اور ہر وقت عاجز، نرم، اور لطیف رہے، تاکہ میں اسے بار بار امامِ وقت صلوات اللہ علیہ سے بصد شوق نثار اور نچھاور کر سکوں، تاکہ اس فداکاری سے مجھے بیحد مسرت و شادمانی حاصل ہوتی رہے، کیونکہ جو شخص خود پسند، خود نما، اور خود پرست ہو، تو وہ بحقیقت خدا پرست اور درویش نہیں ہو سکتا، اور یہ بھی ہے کہ جو آدمی تحدیثِ نعمت (۹۳:۱۱ نعمت کا تذکرہ) نہیں کرتا، وہ ناشکرا ہو جاتا ہے۔

۳- ہمارے بہت ہی خاص اور بہت ہی عزیز شاگردوں میں سے عزیز القدر نور علی اور انکی بیگم کوآرڈینیٹر یاسمین نے اپنے ایک پُرخلوص اور دلکش مکتوب (14-5-87) میں تین تعجب خیز سوال برائے حصولِ جواب تحریر کر دیئے ہیں، یہ دونوں عزیزان ہیوسٹن یعنی امریکا میں مقیم ہیں، ہمیں بڑے شوق سے کہنا ہوگا کہ انکی عالی ہمتی پر ہزار آفرین ہو! کہ امریکا جیسے عظیم ملک (جہاں مادّی ترقیوں کا بہت بڑا طوفان برپا ہے) میں رہتے ہوئے بھی کسی تساہل و تغافل کے بغیر دینی علم کے فیوض و برکات حاصل کرتے رہتے ہیں، وہ دینی توجہ سے پڑھ رہے ہیں، اور علمی کیسیٹوں کو سُن رہے ہیں، مولائے پاک کے ایسے پسندیدہ اور پیارے روحانی فرزند حقیقی علم کے حصول کی خاطر کتنی شدید محنت کرتے ہیں! اور کتنی بڑی خوش نصیبی ہے کہ انہیں ایسی عالی ہمتی اور نیک توفیق عنایت ہوئی ہے۔

۴- ان عزیزوں کے علمی سوالات اس طرح ہیں: سوالِ اوّل: آپکے ایک کیسیٹ میں ہے کہ: حضرت آدمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش قانونِ فطرت کے مطابق ہوئی تھی، یعنی

وہ صاحبان ماں باپ سے پیدا ہوئے تھے، جبکہ پیر ناصر خسرو اپنی مشہور کتاب "وجہِ دین" میں فرماتے ہیں کہ شروع شروع میں سمندر کی مچھلیاں اور دوسرے جانور ماں باپ کے بغیر پیدا ہوگئے تھے (دیکھئے: وجہِ دین ترجمۂ اردو، حصۂ اوّل، کلام نمبر ۱، صفحہ ۴۱، آخری پیراگراف) پس بہ مہربانی اسکی وضاحت کیجئے۔

۵۔ سوالِ دُوُم: انسان جسمِ لطیف سے جسمِ کثیف میں، اور کثیف سے لطیف میں کسطرح مُنتقل ہوجاتا ہے؟ اسکی وضاحت ضروری ہے۔ اور سوالِ سِوُم یہ ہے کہ: جب روحانی دَور آئیگا تو انسان اسمیں جسمِ کثیف کو چھوڑ کر جسمِ لطیف کو اپنائیگا، تو کیا یہ دَور، کثیف دَور کے برابر ہوگا (یعنی وقت کے لحاظ سے)؟ جیسے رات اور دن ۱۲، ۱۲ گھنٹے کے ہوتے ہیں، اور اسی طرح ایک سرکل (CIRCLE) بن جاتا ہے؟

۶۔ جواب برائے سوالِ اوّل: اکثر واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ بظاہر لوگوں کے نزدیک کچھ اور دکھائی دیتے ہیں، مگر بحقیقت خدا کے نزدیک کچھ اور ہوتے ہیں، چنانچہ جب کوئی ایسا قصّہ بیان کرنا ہو، تو قرآنِ حکیم کے بہت سے طریقوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ متعلقہ ارشاد میں "عند اللّٰہ" (خدا کے نزدیک) کے اشارے سے بزبانِ حکمت یہ فرمایا جاتا ہے کہ یہ بات ایسی نہیں، جسطرح لوگ سمجھ بیٹھے ہیں، بلکہ اسکی حقیقت خدائے علیم و حکیم کی نظر میں کچھ اور ہے، پس آپ اِس آیۂ کریمہ میں ذرا غور کریں:—

اِنَّ مَثَلَ عِیسٰی عِندَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُن فَیَکُونُ (۳/۵۹) بے شک عیسیٰؑ کی مثال "خدا کے نزدیک" آدمؑ کی مثال جیسی ہے اُس (یعنی آدمؑ) کو مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا ہوجا تو وہ ہوگیا۔ یعنی تخلیقِ جسمانی اور تکمیلِ روحانی کے اعتبار سے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت آدمؑ کے مابین کوئی فرق نہیں، اسکا مطلب یہ ہوا کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کے ماں باپ (بی بی مریمؑ اور یوسف نجارؑ) تھے، اسی طرح حضرت آدمؑ کے بھی اپنے والدین تھے۔

۷۔ حضرت آدم اور حضرت عیسیٰ علیہما السّلام قرآنِ حکیم، حدیثِ نبوی، اور عقل و منطق کی رُو سے بشر اور انسان تھے یا نہیں؟ بیشک بشر تھے، کیوں نہیں، پھر آپ سورۂ فُرقان (۲۵/۵۴) کا یہ کُلیہ دیکھئے: وَهُوَ الَّذِی خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا = اور وہ ایسا ہے جس نے پانی (نطفہ) سے انسان کو پیدا کیا۔ نیز آپ قرآنِ مقدس میں لفظِ نطفہ کی تحقیق کریں، یہ آپکو بارہ مقامات پر ملیگا، اور بالآخر اِس ریسرچ کا خلاصہ و نتیجہ یہ نکلیگا کہ کسی استثنا کے بغیر ہر انسان ماں باپ کے مخلوط نطفے سے پیدا کیا گیا ہے،

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مثلاً (دیکھ لیجئے سورۂ دھر کی دوسری آیت (۷۶/۲))

۸- اب رہا سوال کسی جاندار مخلوق کا (خواہ انسان ہو یا غیر انسان) ماں باپ کے بغیر پیدا ہو جانا، یہ بات ابداعی ظہور کے اعتبار سے درست ہے، جسکی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں، لیکن جب ہم قرآنی حکمت کی روشنی میں دُنیا کی تشبیہ ریشم کے کیڑے سے دیتے ہیں، اور آخرت کی تمثیل پروانے سے، تو اُس حال میں یہ قانون ماننا ضروری ہو تا ہے کہ جفت اور جوڑے کے بغیر کوئی شئ ہے ہی نہیں، سورۂ یاسین (۳۶/۳۶) میں غور سے دیکھئے کہ ذاتِ سبحان کے سوا تمام چیزیں جُفت جُفت ہیں، اور یہ بھی معلوم ہو جانا چاہئے کہ ریشم کا کیڑا اور پروانہ مل کر دائرۂ لا ابتداء و لا انتہا بناتے ہیں، یہ تصورِ آفرینش کے لئے ایک بہترین مثال ہے، آپ "تصورِ آفرینش" کا مضمون پڑھیں۔

۹- جب سیارۂ زمین وجود میں آیا، تو صاف ظاہر ہے کہ اس پر پانی، نباتات، حیوانات، اور انسان کا کوئی نام و نشان نہ تھا، چنانچہ قرآنِ حکیم کا اشارہ ہے کہ زمین پر سب سے پہلے پانی پیدا ہوا (۱۱/۷) اور پانی سے نباتات، پھر ہر قسم کے جاندار، اور آخر میں انسان نمودار ہو گیا، لیکن یہ سب کچھ کس طرح ہوا؟ اور کہاں سے آ گیا؟ خزائنِ الٰہی (۱۵/۲۱) سے، جو عالمِ لطیف ہے، جسکو نفسِ کُلّی کہتے ہیں، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ خدائے تعالیٰ کی ہر حکمت و سُنّت کسی تبدیلی کے بغیر ہمیشہ جاری و ساری رہتی ہے (۳۳/۶۲، ۳۵/۴۳، ۴۸/۲۳) اسکی وضاحت یہ ہے کہ وہ اپنے سلسلۂ تخلیق میں کسی دُنیا یعنی سیارے کو بناتا ہے، پھر اُس پر بصورتِ مخلوقات ظاہر ارواح کو پھیلا دیتا ہے، اور پھر وقت آنے پر ان تمام چیزوں کو اپنے دستِ قدرت سے سمیٹ لپیٹ کر انہی خزانوں میں جمع کر لیتا ہے، جن سے ہر چیز دُنیا میں نازل ہوتی تھی، یعنی لطیف سے کثیف ہو گئی تھی (۱۵/۲۱)

۱۰- اب ہم بیانِ بالا کی روشنی میں یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ سیارۂ زمین کی نوع بنوع ذی حیات مخلوقات کے ابتدائی جوڑے (نر و مادہ) بطریقِ ابداع پیدا کئے گئے تھے، بہ عبارتِ دیگر وہ خزائنِ لطیف (۱۵/۲۱) سے نازل ہوئے تھے، اس لئے زمین پر انکے ماں باپ کی ضرورت ہی نہ تھی، لیکن یہی اوّلین مخلوقات جب بحالتِ کثیف دوسرے سیارے پر تھیں، اور انکو دستِ قدرت نے ہنوز درجاتِ خزائن (یعنی نفسِ کُلّی) کی طرف نہیں لپیٹا تھا، تو اُس وقت انکے ماں باپ تھے، اسمیں نہ صرف اُن مچھلیوں کا ذکر ہوا، جو ہماری دُنیا کے سمندر میں ابتداءً بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئی تھیں، بلکہ

آدم و حوائے اوّل علیہما السلام ۴

دیگر تمام ابتدائی جانوروں کے علاوہ ✓ کا بھی تذکرہ ہو چکا، جو کسی قدیم سیارے سے بہشت (خزائنِ الٰہی) میں داخل ہونے کے بعد زمین پر اُتر گئے تھے۔

۱۱- جواب برائے سوالِ دوم: قرآن کریم کی بہت سی آیاتِ حکمت آگین کا بیان اور اشارہ ہے کہ ہر چیز ہمیشہ ہمیشہ ایک دائرے میں گردش کرتی رہتی ہے، جیسا کہ سورۂ یاسین کا ایک ارشاد (۳۶:۱۲) ہے، لیکن یہ بحث الگ ہے کہ ایسی چیزوں پر اس بے پایان گردش کے دوران کیا کیا واقعات گزرتے ہیں، بہرحال یہ امر واقعہ ہے کہ چیزیں اس گردش میں کثیف سے لطیف ہو جاتی ہیں، اور لطیف سے کثیف، کیونکہ زندگی حرکت کے بغیر محال (ناممکن) ہے، اگر آپ حیاتِ سرمدی چاہتے ہیں تو وہ صرف اور صرف دائمی حرکت کی صورت میں ہوگی، وہ عقلی، روحی، اور جسمی حرکت ہے، پس انسان کی جسمِ لطیف سے جسمِ کثیف میں آنے، اور پھر بدنِ کثیف سے جثۂ ابداعیہ بن جانے کی مثال روحانیت میں کو موجود ہے، جسکا قرآنِ حکیم میں جگہ جگہ ذکر فرمایا گیا ہے۔

۱۲- امامِ عالیمقام صلوات اللہ علیہ ہمیشہ یہ چاہتے ہیں کہ مومنین علمِ حقیقی اور عبادتِ کثیرہ کے ذریعہ زندگی ہی میں اپنی روح کو بدن کے قیدخانے سے باہر نکالیں، یہ عمل اُس وقت ہو سکتا ہے، جبکہ کوئی شخص روحانی ترقی کے سلسلے میں منزلِ عزرائیلی تک پہنچ جاتا ہے، اور اُس پر نفسانی موت اور ذاتی قیامت واقع ہو جاتی ہے، جیسا کہ ارشادِ نبوی ہے: مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ [سلہ] = مفہوم: جو شخص روحانی طور پر یا جسمانی اعتبار سے مر جاتا ہے، تو اسکی انفرادی قیامت برپا ہو جاتی ہے، اور پھر آگے چل کر وہ اپنے جثۂ ابداعیہ کو دیکھ سکتا ہے، پس یہی ابداعی بدن یعنی جسمِ لطیف نہ صرف آدمِ اوّل کا نمونہ ہے، بلکہ خلقِ آخر کی مثال بھی ہے (۲۳:۱۴) جیسے گھڑی کی سوئی جب رات کے وقت 12 کے ہندسے پر آتی ہے، تو وہی گزشتہ روز کا انجام بھی ہے، اور آئندہ یوم کا آغاز بھی، کیونکہ ابداع و انبعاث ایک ہی معجزہ ہے۔

۱۳- جواب برائے سوالِ سوم: ایک طرف دُنیا ہے، جو عالمِ کثیف ہے، اور دوسری طرف آخرت، جسکو عالمِ لطیف کہتے ہیں، چنانچہ دَورِ جسمانی کا تعلق دُنیا سے ہے، جسکا وقت محدود ہے، اور دَورِ روحانی کا تعلق آخرت سے ہے، جسکی مدت غیر محدود ہے، اگرچہ ظاہری اور دُنیوی اعتبار سے دونوں دَور برابر ہیں۔ والسلام

نصیر الدین نصیر ہونزائی
6/6/87

نوٹ: یہ پُر مغز مقالہ سب کیلئے ایک مستقل تحفہ ہوگا، اور دوستان عزیز کو اس سے بیحد خوشی ہوگی۔

نوٹ: سلہ: قیامتُہٗ، درست ہے، گزشتہ مقالہ میں اس لفظ کو درست کریں۔ مقام (یعنی 12 اور صفر کی جگہ)

ایک نورانی خواب

۱- یہاں سب سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ جس مومن نے یہ خواب دیکھا ہے اس کا کیا نام ہے؟ اور وہ کیسے اوصاف کا مالک ہے؟ معلوم ہوا کہ جناب محترم و مکرم ر ع صاحب جیسے فرشتہ سیرت نے یہ نورانی خواب دیکھا ہے، تو پھر انکے اسم شریف کے مسرت انگیز معنی اور انکی صفات و خصائل محمودہ کی وجہ سے یہ خواب، خود انکو، آپ کو، اور ہم سب احباب کو بڑا مبارک ہے۔

۲- انہوں نے بحالت خواب جس علاقے میں امام اقدس و اطہرؑ کا پاک دیدار کیا ہے، اس علاقے کو بھی، اور تمام تعلیم یافتہ حضرات کو بھی زبردست بشارت ہے کہ اُن سب کو مقدس خدمت کا موقع مل رہا ہے، وہ مکان جو ڈیزائن میں قدیم مگر نیا بنا ہوا تھا، اشارہ کر رہا ہے کہ قدیم عقائد بیحد ضروری ہیں، لیکن علم و حکمت کی روشنی میں انکی تعمیر نو لازمی ہے، کیونکہ نظریات عتیق اور علوم جدید کے بغیر مولا نہیں مل سکتا ہے۔

۳- مولائے پاک کے حضورِ اقدس میں لوگوں کی یہ کوشش کہ وہ اپنی اپنی رپورٹ کو پیش کریں، یہ مختلف درجوں کی خدمات کی مثال ہے، اور عزیز القدر ر ع صاحب کا ایسا کاغذ پیش کرنا کہ اس پر کوئی تحریر ہی نہ تھی، یہ اس بات کی علامت ہے کہ انہوں نے از راہ عشق و فنا اپنی تمام خدمات کی نفی کر دی، کیونکہ انکے نزدیک مولا ہی نے سب کچھ کیا تھا اور کر رہا ہے۔

۴- غ ق صاحب کی سُرخ خوبصورت فائل، جس میں کچھ تحریر تھی، اس حقیقت کی طرف نشاندہی کر رہی ہے، کہ انکی اور انکے تمام رفقائے کار (کیونکہ فائل ادارے کی علامت ہے) کی بیمثال خدمات زندہ شہیدوں کے عظیم کارناموں کی طرح اعلیٰ ہیں، انہوں نے اپنی یہ فائل ر ع کی رپورٹ کے نیچے کیوں رکھی؟ کیونکہ وہ ہمیشہ اپنے عزیز دوستوں کی خدمات کو ترجیح دیتے ہیں، حاضر امام صلوات اللہ علیہ نے غ ق کی فائل کو ر ع سے کیوں منسوب فرمایا؟ اس لئے کہ غ ق اور ر ع دونوں جانی اور ایمانی دوست ہیں، لہٰذا وہ یکجان اور دو قالب ہو چکے ہیں، پس اسمیں درحقیقت کوئی فرق نہیں تھا، اور جملہ مومنین ایسے ہیں۔

۵- ر ع کا مولائے پاک سے یہ درخواست کرنا کہ یا حاضر امامؑ یہ فائل اور تحریر غ ق کی ہے، اس تعبیر کو ظاہر کرتا ہے کہ یقیناً بنیادی کارنامے غ ق صاحب کے ہیں، حاضر

امام ؑ نے عزیزم غ ق کو قلمدان یا سفید مضبوط نوٹ بک کا انعام عطا فرمایا،
اور یہ انعام بھی ر ا ع کے توسط سے ملا، اسکے معنی یہ ہیں کہ امام عالیمقام ؑ غ ق سے
مقدس خدمت لینا چاہتا ہے، اور اسکے عوض میں انکو گنجینۂ علم سے مالا مال فرمانا
چاہتا ہے، یاد رہے کہ اس رؤیائے صالحہ میں ر ا ع کی پاکیزہ روح فرشتے کا کردار انجام
دے رہی تھی، سب کو مبارک ہو! صد بار مبارک ہو! آمین!!

۶- ہمارے بہت ہی عزیز صدر فتح علی حبیب صاحب، محترمہ گل شکر
فتح علی، بہت ہی پیارے صدر محمد عبدالعزیز صاحب، اور محترمہ یاسمین محمد آپ
سب کو مبارکباد کہتے ہیں، ان سب عزیزوں کا مشورہ یہ ہے کہ ہماری تحریروں
میں دوسرے بہت سے مفید موضوعات کے ساتھ خواب کے کئی مضامین بھی
ہیں، ان سب کا یکجا مطالعہ از بس سودمند ثابت ہوگا، اور یہ ہم سب کی خوش
بختی ہے کہ خواب جیسے اہم موضوع پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

۷- اگر قرآن و حدیث میں خواب کا کوئی ذکر نہ ہوتا، کوئی اہمیت نہ
ہوتی، اور تعبیر خواب کا کوئی ثبوت نہ ملتا، تو کسی کا یہ خیال درست ہوتا کہ
خواب ایک فضول اور بے معنی چیز ہے، مگر یہ بات نہیں، کیونکہ خواب نبوت
کے ۴۶ اجزاء میں سے ایک جزو ہے، پس یہ نکتہ یاد رہے کہ عالم خواب
عالم روحانیت کا نمونہ ہے۔

۸- مجھے معلوم ہے کہ جناب ڈاکٹر فقیر محمد صاحب ہونزائی کی طرح ایک کو بھی
تعریف و ستائش گران گزرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ میں نے دونوں عزیزوں کے نام
کو پوری طرح ظاہر نہیں کیا ہے، ورنہ کوئی حرج نہیں تھا، بہرکیف آپ یہ تحریر احباب
سے نہ چھپائیں، انکو دکھائیں، اور بہت ممکن ہے کہ یہ چیز بھی مستقبل کی تاریخ میں
درج ہو۔

فقط بہت سی دعاؤں کے ساتھ

نصیر ہونزائی

17/7/87

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

میر + زو = میرزو	اَمیر زادہ = میرزا = میرزو (میرزا = میرزو)
شو ، دولہ شو	شاہ ، دولت شاہ
تیر دون ، خِمشی دون	تیر دان ، کمان دان
قلمدون ، شِمول بوق	قلمدان ، شمال باغ
خُون + زو = خُونزو	خان زادی ، رئیس کی بیٹی
ھُون + زا = ھونزا	ھُون زادہ = ھون زا ، قوم ھون کی نسل
زوُ	زادہ = زو ، خوشگاؤ کا بچہ
ھُن گُو شل	وہ جگہ جہاں ھُن (ھون) رہتے تھے (التت میں ہے)
خُرو + کو + شل = خروکوشل	وہ مقام جہیں فرزندانِ خرو رہتے ہیں
بُرُوشل	بروشسکی بولنے والوں کا مقام ، یہ گلگت ہی تھا
بکو ، بکای اشدر	بکو ، آدمی کا نام ، بکای اشدر ، اشدر ولدِ بکو
برای	گھر ، گھوش ، خاندان ، قبیلہ ، مویشی خانہ ، اغیل
قیزک ، قیزلو	سُرخ ، سُرخ گھوڑا ، نیز آدمی کا نام
قرا ، قرا بیگ	مَتم ، متم تھم ، شاہِ سیاہ
دوآن	گارکُش ، دوکیدن ، دوان ، دوڑنا ، دوڑتا ہوا
گُشُن + پُور = گشپور	گش (بادشاہ) پُور (بیٹا) یعنی شہزادہ
لے ، لیئ	اے مرد! حرف ندا
سے ، سیئ	اے عورت! یہ لفظ صرف عورت ہی استعمال کر سکتی ہے
سے ، سیّلی	عفیفہ ، باعصمت عورت
گون (بُو) گونو	گونو ، بدبودار آدمی
وا	واما! وا اپا! حرف ندا
تھارک	آستانہ ، آستان ، زیارت گاہ
بَسِیت (بسیط)	چرواہوں کے بیٹھنے کی جگہ (پہاڑ پر)
چھتو	بکری کا بچہ جسکو ذبح کرنے پر کاہن خون چوستا ہے
بُردی	کلہ بٹ ، بُت زیادہ
لوُٹرُ	چھمُر کیے لوٹو
اِلبن	باج ، خراج ، ٹری الماگ

(ان کی جگہ واسطے ہے)

شیال، شل	دش، جگہ، جیسے بروگشل، درمیشال، وغیرہ۔
بال+دن=بلدن	بال/بل (سال) دن (پتھر)
سل+دن=سلدن	سل (سیل)
شیشن	کھانے کی فراوانی، یہ لفظ انسان اور حیوان دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے
شیچم، یچم	کھانا پینا
ھون	پہاڑ کا نام، شاید یہ ھون قوم کی نسبت سے ہو۔
گیاہ، گیاکو	کشمیری، کشمیر
گلوچو	باشندہ کولی، جون بڈلف کی کتاب باب اول میں دیکھئے
چھال	چترال
سارکو (سارگی)	گلگت، گیلٹ GIILT, GILIT, GILGIT
کرتشی، کرچی	ایک جگہ کا نام
شقمل SIQAA MAL	اشکومن، یہ لفظ دراصل "شقامل" ہے۔
یون یاکا (پنیای)	پنیال
غرائی	گریز
الیگان ALEGAN	نگر
کھوگان KHOGAN	ہنزا
کھجون، کھجونا	بروشسکی بولنے والا، بروشسکی
کھچیم	گلی، یعنی قیمتی گلی
خاتونہ بن	گل بوٹے، گل کاری
گندو GUNDU	غینشے گمبری، سنہری کلغی، جیغہ
یامبو، یامبوچہ	بریپے چھونی، ایک بہت بڑا ترکی سکہ
قیت قیت (قیقیت)	گدگدی
کھائی مناس	انگڑائی لینا
دیمتاس	جمائی لینا
فوھانیس	ڈکار لینا
اُثر	بچھوا

Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science

تھیلکی ، تِھلکی	مرتبہ، تھیلکی چھوٹے مناس
تھُوکی	بدنامی تھوکی ژُمُس
چودو	شرم، طنز چودو اُچھیس
جتی (جت + ی = جتی)	توڑ کا برتن، جرمانہ، جت کی ڈوری
~~بانگالو~~ باگالو	فوٹ ژن، BANÁALO
~~ننگالو~~ ننگالو	حمایت کرنے والا
ننگے مالو	غیر تھمند باپ
سِیلاژن	قومی بیٹا (اس لفظ میں "ژن" زن کی طرح ہے
ساجو (ساجُون)	سورج کی طرح سب میں مشترک
لشار	ستارہ صبح
شوغری فیشو	شکری فیشو
بلوژ	بلتی
ھیلٹو، ھیلٹے	آزاد آدمی، کشادہ جگہ، آزاد مویشی
زُوتُو	ناپاک، قابل غسل
نُوبچی بلوئیس	عورت کا ناوقت بچہ گر جانا
اے سا وشیس	عورت یا مادہ جانور کا قبل از وقت بچہ گر جانا
مُوشل	درد، فرہ
ڈاڈاکو	شدید درد، فرہ
سولوچی مُعُوس	بچہ کا از سرِ نو تر و تازہ ہو جانا
یمبر، ایل	لب، ظرف
بوترو (بوت)	اسطل ژرہ دغوگ ختی ایتم اپنے
لوڑ	چھمر کیپے لوتو
سیری بژیری	شوقم حل لبی
خین، خینو	فوے جک ایتم فریگ
مُلیش التُس	ایسی ژم دیوس
بورت	سینڈا آشک، غوم
دشوروس	چھوٹے مناس، قشلس

بسقائنگ ، بسقائنگ	ضُرَّ سیرینے پیپیتی پگ ، لعاب ، تھوک
ریغُٹس	جلبے شوچُپ مناس
فنزل	چربی
ورک	چربی والی آنت (حلال جانور کی)
بدُملوغو	چِل توق مناس
شمس + شال = شمس شال	شمسال
طوطی ، طوطک ، طوطیک	طوطی ، ایغرس طوطیک
مُرتل ،	غفقیم چیزن بی ،
بُوشی ، غرت	مال غنیمت ، لوٹ
سِقا	گواس ، سحر ، جادو
سِقاکس	محبوب ، پیارا ، جادوگر
بُٹر	بکری کا بچہ (نر) ہنتر
وستاپ	طشت آب ، شتشا تقال کو تعویذ نیکر مین چل مناس
	پہلے زمانے میں ایک خاص ڈھول تھا ، جس پر ایک دو براتی ، متور تھی۔
یُودِینی	قدیم رنتوے رسمو بلم ،
دُوم تکھا	ام ضیافت
کھور ، کھورن	برم دن
اق تاش (اق تھش)	مسکار ہیں یہ
باغ تاش (باغ تھش)	دیل دن
ہُور یُول ، تھُ یُول کا جوت	ہونزا کے قدیم تور کی نام
ہُور (ھُور = حُر) آزاد	آزاد ، مستقل
یُول (یل)	راستہ ، گن
کان یُوت (کان جوت)	کانوں والا ملک (یہ ترکوں نے ہونزا کے متعلق کہا)
ہہا یُول (HAHA YUL)	عجیب راستہ ، یعنی عمدہ راستہ ہونزا

نوٹ: کہتے ہیں کہ زمانۂ قدیم میں جبکہ ابھی کوئی آبادی نہ تھی وہ اہل ترکستان کیلئے صرف ایک آزاد راستہ تھا ، دریا کے کنارے ایسے خراب نہ تھے ، گلیشرز کا زور بعد میں ہوا ، اور شمشال کے طوفان نے جگہ جگہ دریا سے متصل میدان راستوں کو کاٹ ڈالا۔

*: ۱۳۳۳ ...ح ۱۹۵۵ ... ستھور ... قلم ...

الف، استفہامیہ

سادہ لفظ	سوالیہ	سادہ لفظ	سوالیہ
کم	کما؟	بُٹ	بُٹا؟
چور	چورا؟	تھلا	تھلا؟
پِن	پِنا؟	شِقم	شِقما؟
رن	رنا؟	غشِل	غشِلا؟
حاتم خان	حاتم خانا؟	اُو دُوم	اُو دُوما؟
شِمی	شِمیا؟	بچای	بچایا؟
غشِل سُومن	غشِل سُومنا؟	پایگ	پایگا؟
دَتو	دَتوا؟	اچھو۲	اچھو۲ا؟
اِن بای	اِن بایا؟	اِن بوم	اِن بوما؟
بِلیس نِشی	بِلیس نِشا؟	بُٹ یا	بُٹ یا؟
خندہ، خندا	خندا؟	جرپہ، جریا	جریا؟
سندہ، سندا	سندا؟	میوہ، میوا	میوا؟
سگ علی	سگ علیا؟	بونزو	بونزوا؟
ایا	ایا؟	مما	مما؟
پتہ، ئے	ئے؟	تھقہ، تھا (۱۰۰)	تھا؟
امیر حمزے	امیر حمزا؟	شے پشکے	شے پشکا؟
شُوا	شُوا؟	برے	برا؟
فُٹ اے	فٹا؟	اِنے	اِنا؟
گُوتے	گُوتا؟	یا	یا؟
بس	بسا؟	بوس	بوسا؟
بٹیر، گگلی،	بٹیرا گگلی؟	چھمُس، چائے	چھمُسا چائے؟
بریگیڈ، درم فٹی	بریگیڈا درم فٹی؟	اِن، اُن	اِنا اُن؟

② 1ɾ

Khuṭ Sawaaliya "Alip"

Sidam Bar	Sawaaliya	Sidam Bar	Sawaaliya
kam	káma ?	buṭ	buṭa?
ċhor	ċhora?	thalaa	thalaa?
hin	hina?	ṣiqám	ṣiqáma?
dan	dana?	ġaśíl	ġaśíla?
Haatam Qhaan	Haatam Qhaana?	U duuwam	U duuwama?
ṣimi	ṣimiya?	nićay	nićaya?
ġaśil suman	ġaśil sumana?	yayṅ	yayṅa?
Datú	Datúwa?	aćhó	aćhówa?
in bay	in baya?	in bom	in bóma?
hiles niṣ	hiles niṣa?	buṭpá	buṭpaa?
qhandá	qhandaa?	jarpá	jarpaa?
sínda	sinda ?	miiwá	miiwaa?
Sag-i Alii	Sag-i Aliya?	Hunzo	Hunzuwa?
áya	áya ?	máma	máma ?
há	haa?	thá (100)	thaa?
Amiir Hamzé	Amiir Hamzaa?	śe, biśké	śe biśkaa?
śuwá	śuwaa?	baré	baraa?
fuṭé	fuṭaa?	iné	inaa?
guté	gutaa?	ya	yaa?
bas	basa?	bos	bosa?
baṭér, gulí	baṭéra gulí?	ċhamús, ćaay	ċhamúsa ćaay?
bérikuċ, dirám fíṭi	B.Kuċá dirámfíṭi?	ín, ún	iná un?

7/1/88 B-R-A gane

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

Isum/Noun	Sawaaliya?	Nidaa'iya!	Izaafat waġayra
babá	babaa?	waa babaa!	babaa haġur
yarpá	yarpaa?	le yarpaa!	yarpaa basí
Tulá	Tulaa?	lee Tulaa!	Tulaa seními
Qará	Qaraa?	ẇaa Qaraa!	Qaraa Puno
trańfá	trańfaa?	ya le trańfaa!	trańfaa diś
Dulá	Dulaa?	Dulaa! Dulaa!	Dulaa kaa ni
kurpá	kurpaa?	ye ní le kurpaa!	kurpaa śuqa bim
Dadá	Dadaa?	"Dadaa!" senimi	Dadaa deċam bila
Mamá	Mamaa?	Mamaa!	Mamaa giram
nána	nána?	nána!	nána haale
áỵa	aỵa?	aỵa!	aỵa ćapan
táta	táta?	táta!	táta mamú
Hazíra	Hazíra?	waa Hazíra!	Hazíra huyés
Rizaa Śapaa	Rizaa? Śapaa?	waa Rizaa! dukooma Śapaa!	Rizaa senam Śapaa buṣay

Nooṭ: Guté han uyúm maslaan bilúm, kih baba sawaaliy waġayraw lo "babaa" (ya'ni) ġusanum méeybila, magar "nána" bese téey śomaybila? gutee wajah múu léel manimi, kih babá ke nána harańu lo STRESS-e farq bila. Yaṭpamo guté naqśawlo barénin KE maar léel méeymi, hunćo ismiṅe aaqhiriye harpaṭe STRESS bi,walto ismiṅe yarne stress bi, daa baaqi alto ismiṅulo maziid diś api.

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

(4)
14

Yaarum guké Ismiṅe aaqhiri harpaṭe Zoor (Stress)
apíme wajá ċum izaafat waġayra api.

Isum/Noun	Misaal		
	1	2	3
gabíla	gabíla? (gabíla naa?)	gabíla ċum	gabíla tap
fatíla	tumáqe fatíla?	fatíla kaa	fatíla muś
faskíla	tariṅe faskíla?	faskíla ṭe	faskíla gane
pápa	pápa? bee ćiċi?	"pápa" seybay	pápa kaa maśġuul bay
káka	káka?	kákan khole gá!	káka ċum
ćaġa	caġa?	ćaġa kaa	ćaġa ṭe ćaġa diimi
ála	ála? mána'	ála (anáa) eh	ála (ah) etas
pála	pála? maltáṣ	pála ful	pála ċum duljami
áḍa	áḍa? thum, ġayr	áḍane kaa	áḍa sise kaa óoni
hála	hála? bee, cíiki	haláci hurúṭ	han hálan manimi
mára	mára? ćikiṣ, siṭoor	máran diwlin	mára hiṅ doon
túra	túra? mulke riwaaj	túra ćaġa etin	túra ċum yar śára'
ġára	ġára? qhuraak	darċe ġára?	iġára ṭe éewalimi
harísa	harísa? tayaar bi	harísa kaa daa bésan?	harísa ċum béske bee
hísa	hísana? awá	hísa ċum hísa ċar	hísan maními
píipa	píipa? hanjíle amaldaar	hanjíle bap gaṭi étas	hanjile píipa
ćáca	ćaca? ćhap (G.B.)	G.B (giyaase baaṣ)	ćíci (ćhap)
ġúwa	ġúwa? hurgowe zidd	ġúwa qhaṭ sok	úṭar ġúwa ćaqooṭi
Héra	Héra? Burooṅuśale bila	diśan bila	Héra basí
Baṭúra	Baṭúra? ġamuwan bi	Baṭúra Guujaalulo bi	Baṭur buṭ ġusanum bi
Ċandúra	Ċandúra? halanċe gunċ	Ċandúra (ćandar)	ćandar (halanċ)
datúra	datúra? han poodaan	une datúra yeeċaa?	datúra maśhuur bi
húya	húya? húya húu	balas dewaljar ućhar	hiṅċe joṭiśuwe húya
úla	úla? mára, úlaci	úla, úlo	úlaci, máraci
búuḍa	búuḍa búuḍi? ṣiqaan	búuḍa búuḍimo śaneṅ	búuḍa, mapeer
pandúra	pandúra? asqúran bila	pandúra duqharas	amit asqúr bila?
túra	túra? túre	misaal: Túra ġaṣ	far maṅuṁ lafz

Misaal: ġuwá (ċhéeye zidd) ġúwa (hurgowe zidd) óltik bariṅ hanjuko biċan kuli, magar óltik haráṅulo STRESSe waja ċum farq bila, et dakhilaṭe bila: ġuwá, ġuwáa? ġuwáa ḍuṭáṅ, ġuwáa ċum, ġuwáa kaa, ġuwáa ṭe ċhéey, waġayra. Daa múu isal náa: ġúwa, ġúwa? ġúwa qhaṭ, ġúwa ċum, ġúwa kaa, ġúwa ṭe.

Nasiruddin Nasir Hunzai B.R.A. 9/1/88

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

قدیم ہوُنزرے چھِغمگ

یعنی [مذھب، تاریخ، ثقافت
(بُٹ لے ضروری بِلا: ←

قدیم ہوُنزرے چھِغمگ بُٹ عجیب و غریب بِڑان، مگر افسوس کور کارے
بُٹ پا چھِغمگ اِمیاچھان، بیسیکہ تاریخ ڈِنگ لو بِلا، اگر گُوتے وقت لو کے کوشش
اَو مِنی کے یے چِھنے الجیم نسلے گنے لوڈ ڈِمگن میمی، داگُوتے زمانا سِے بیس دُم ترِن
الیومن کے، ہیر ڈُوس کے زمانا سِے بُٹ گِلہ اِچھِن۔
ہوُنزر کُڑے میپیڈرو بُٹ ڈگو ہری بم، می بیرمن دُرویگ لو
اُوا ڈے مون ایتِس امیمیان، اُوے سختی تمیش ایتسما کے ہِرکُش تعریف بُٹ
اَکھیس بِلا، داَسینِن گَلی اِتے، ہزار افسوس اُوے تاریخ اِپی، ہیر تاریخ بِلم کے بہ شُوان
میمٹرے، بیسکی شک اِپی، قدیمے ہوُنزر کُڑ بُٹن دُرقیگ لو مجبور نم، یہ خیر زمانہ اِی
تیمی بِلم کے دا بیچِن، میمر گلہ اِچِن، دُنیاتے اِیمے مُلکن ظلم کے غریبی تسکاس ڈم
بغیر ترقی یکلنے اِتیبلا، می خواہ مخواہ بیس مشقرس اواجی۔
می اُوے سادہ دا زمانا اَوڈم میپیڈرو مِیمے غمٹمکُش کا دعا اِیتس اواجی،
اُوے چھمٹر کلہ بُٹی احسانگ بِڑان، بیسیکہ اُو چرِش کے گُمن بان، دا می شر کے شو لتو،
اخنا اُو ایم کے، می اِمیمیاندرے، اُو اَیلڈرے مِا کھو لتو جو گُوتے سگ زمانہ تیغرمن،
الحمد للہ، می اُوے اِسک بان، ہمیمٹے اُوے بُٹ شتیلو چُوم حقی بِلا مِے کلم
نے دال اِیتسر چھاٹ اِچِن، حق دال اِیتس گُوتے بِلا کہ اُوے رُخ ایتم باش دُنیاتے چر
دُسوچن، اُوے اِیشِگ کے ظلمگ برداشت (تمیش) اِیتس تعریف اِچِن، دا مذھبی طورے
اُوے اِسکل غشاپ اوچن، یعنی اُو دین کے ایمانے کمزور بم کہ، می اِن شاء اللہ اِیتے کمزوری
ستعن اِچِن، دا تمیش اور دعا اِچِن۔
اخو کون! پروردگارے بیونز عقل کے سمبا چھِمشی! دُکھرس حرام بِلا، ہوُنزرو
جون چھارے کورے دِش سُقم اِیتی بُٹ ڈم کے بُٹ مُشکل بِلم، لیکن خدائے مصلحت
کے توفیق ڈم قدیم ہوُنزرے ہمتکینڈ سِسے اُچِرکئے او سُقم دیڑن، دُشہ ڈم دُش ڈر وطن

ڈم سر نے بشقم ایتو من، گوژلشو دُوتسن، گنیگ ایتیں، ملے گنے دُر میس، بسیے گنے دُر میس،
بر تیگ، بلیگ ایتیں، ترک، غرلیس، گرم، دا دیولس، یول گٹ اُویلتش فیاک اوتس،
چھش بن کے تیرتی یکل غڑم مناس، بیاچم غیاگ پانس تھمو بیچگ گمیتں، دشن دِشن لو
ذر ژگکور برٹس، جوَرے فور گیس، داتھمے رجاکی، کھنے راجاکی، ضم کے تعت
ایئے، سفرے فائدا ڈم نا امید، دا بُشای لو بشتعے نے فقط کمن دجاکلر اپ، یہ گوتے
حالت دِمیّل بیوٹ زر میبلا، مگر بیرم سِس اِتے ایگتش گلی خوشی بم، بایموغنے وقت
لو بیریپ پذگ سے نے گراشم، دا ایس زمانائو لو تمام شمالی علاقگ لو میل کے بیشم۔
چنے غراس خدایر خوشی بلا، یرم سِس شیدیس ینّاس کے یولس اِلتیسمے بُٹ
دچھنم بم، مگر دم کلی اُوے بہ غم بلم، چھمس، بوس، سیکر کرشے ھل فیلڈے فغون
کے بنیں اوی اوبیو دُرویگ ذرہ تچم، بازار ان مارکیٹ بیس کے ایم، تولی دِژس جو دو بلم
یہ گزارہ نے اوتھو چھپ ذرہ اوے نو دِنی دیوشم، ساس ھیشی شبش اور منش! دا تھم
میٔ کے بانا؟ سبرے بور بشچمے میمے، ضمن تفتن اکھینم، ھل دا خدایر شکر و
الچمانا؟ ایسے کبے، پروردگار رحم ایتیں اُخو کون!
یرم وقتے دُولی بلم سلاژنسا جتی نین چھغر ژرنو کے بو بُٹ عاجزی کے اخلاص
کا خدایے ایک گلتبوم، دغوگ دیقولیمے بسم اللہ، ژر ایچمے لبسم اللہ، شپک ڈگ اِچمے لبسم اللہ،
خم تھیچمے، شپک اُچمے لبسم اللہ، دا بر ھنے فتر اریگ دیسکم جنخ لبسم اللہ، ےے! اُوآلے بہ ساد کین
بلم بہ عقیدان بلم اشیدیس یناس وقت لو ضا خدا یار ایچم، دا ہمیشہ اُخچیم خدایے اسم فت
ایم، تھوپ مو اُیارِ کی لو ناگچن نوین دُتلم جنخ خدا اسم کمن اُچھرے کا سینم ہا ژرہ
سگ میبلم، دا کے برکتگ اُوا ڈم اُچو لو اولاد یکل غرو شینم۔
ایر زمانا ھونز کُزنے شے گوٹگ بیلچم، دربیسکی ایسے کا شے قسوم گوٹو مشے
گُو پلتگ، شے بر بیسکی داگو شِسکی فرژن، برنگی غسنم شُو قا، گُس ھو گنے کھٹ چابک
شُو قا (گٹو) دا منی کے گچرے بُپرے گٹو میشم، بر بیسا منی کے گریو بُپرے فرژن ایاہی
ایچم، ھل برم فرژن دِسک تے ژن نے استعمال ایچم، سِلاژنے ھونزے شکست ڈم
اِلچی اچھو ۳م شے فرژن فتے نے ثکے فرژن یا ارانی (عراقی؟) میاچی ایتمو، دا تھلا تھلا
مو تو خابطن چینز گٹو لو برگسے انقلاب سُومن، چھغرم علاقہ مناسے حرم ڈم میبر تگے یخو
بیلیں لیس ایچم، گیے ھل برگس بیٹے بچو الناچم، بچو اگر گریو بیٹے منیمیان کے بو بُٹ تعریف

سُو تُیلتر ڈِرے مُدآم تاوُ چِگ تَتِیَس، تھموے کھِش ماسی مُقدرہ، ھل سر یَغُولی ہَچھو یا مِشاسکی
گَرِیو ہَچُھو اُلتاچم، ہالم گیاس فُنو کچگ سیئبڈم، عام سِسے ہَچُھو لو جراپ اومنی کے ہُموتر
تچم، داگاہی منے پای تا بہ بِگ کے سیئبڈم۔

کھولے اِلجی خاہِر سِس اُتھن دِقر ستن نو مرگ اُفِنشو ہم، اِسکی یاولتی پشتے ہیرالا
اِتسیا گو تیا بو نو مُدز کے ٹک اوچم، جو ٹِشو رِسونڈرے اُیاچم فُیگ قرنو صرف کاری اُجُھو قُرک
فت اوچم، جو ٹُمُڈرے فقط الگی کمن اُتھو غُنیگ (اُجُھو قُرک) میئبڈم، وطن لو نائی بالکل
اپم، اِتے ڈُم دھر یعنے ہالے ہِیچ مناسب بُٹ ضروری بِلم، بکینگ کے جُر نڈ چرق دو لجر اسماء
زو ڈم۔

ایت وقت لو یِن ہِی درُڈِ ہم کے اُوے بُٹ درُوُ ایچم، جو (جاو) لو
گری دو وشن دو لجم، یر چور ڈوے درُو بِلم، دا اِلجم شاید بدخشان وغیرہ بِٹل ڈُم ثمو
بیدا منیمی، اِمن درُڈرے تقا آ(۱۰۰) گری داو لسم کے اھلیرین ھل ژُیشن کھشنے مُلتن لو
اِریگ بالچم، گری ستوک لھو سکٹسے گنے دیترم کے میئبلم، ستوک لم گری بہ حلال
کے بہ حرام یہ چُپسنے سُچم، یہ تیئیلٹے لیٹشیو بلا نگن سُو ڈم، داچا گُر شوکے تر مگنگ ضیعو
دولجم، گہوکے فرینڈرے درُوکے عام بِلم، داکھموے اِسکر ایچم، ڈُو لو بیٹلے ڈُم درُو
ایچم، ایت دوگے دس لو میئبلم۔

اِسکر (اِشکار = سکار) درُوُر سیئبان، اِسکرے گنے تھمو گساخ رمیش اوچم
گسنخ ڈہ التو طریقائے دوئیم، کاز گیئو لو نورُٹ، یاتو مٹے تھپ موبسا آگنم کے
اولتیک طریقگ بُٹ عجیب بِڈن، میپر تِگ ڈُم دُغرسِن، داچی کے مار گرہیم، اِن شاء
اللہ، تھمو گسانجے خدمت گنے میر شکار (میر شکار) میئبم، درُوے گنے تھموے ھکای
کے او ٹُر مشم، ایڈ خُلدونی، تنغزی (تازی) چیکنا، وغیرہ میئبم، داکیو جے ھن التو
درُڈرے کے اوکا ٹھک جچم، بر بِلا، چاٹے اوُرُٹس ٹھک جُوان۔ نُوسین۔

یر آبادی کم بِلم، سِس کم ہم، جاندار بُٹ ہم، یعنی گری، بیٹل، بُلا، گیو،
اُرکای، ھلجو وغیرہ، اُرکے ھو ٹیس شوُچی، اِتے ڈُم اُرک فش ایتسر چماٹ ایچم
باسمو اُرکے ڈُم درُو ایچم، ایتے گنے یر کھنے سِسے گونے تقل بُل منمر اوسعا آبادیسے کاری
تک قبل و شچم، داگون سگ منمر ڈڈگ بر یپانے ژا اُقیو ایچم، اُرکای ~~اُرکای~~ اُرنما
گارشم سرکے منمر تمقیسکی دو لجم، اُرکے ڈُم درُو ھونزو نگرے اضافلا سیئبلم، تاکہ اُرک

IsW Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science — Knowledge for a united humanity

بسنده (بسنداً) اِبی کهقی دُوسی گلی فت ایمیزتی نوسین۔

مار شوانے لیل بلا کر حل ملتش، ممشی، دُوره دا اشاتو کشاتو بیلسے دُشمن بی، یرز ماناؤ لو بھلجو کلر بُٹ بم، ایشرے گنے بُلت (بُلتِنگ) ایجم، بُلت شاید جوٹ گوشین میمشره، می گرم حیدر ابات لو "بُلتنگی شُک" نوسین، من شگن بی، ایلی یرز ماناؤ بھلی بُلتِنگ بِتم، گیچ نھو ڈوبو بلم، گرکس بُضاہ ضنی شوٹ کے گرمی (شوک) دا اُر کے قبضا

ھونز ور اسلامے سگلتس ژوس ژم یرسس بوتا پرست بلکہ یم پرست بم، اُرگے کا دیسمنم بوتن کے بوتخانان ایم گلی، مگر بویعو اوتلکیم، ایشر تھورے گوکو دُشمو جُون جوکو جندرک بم، کاکا بدھ مت اِتر کے بلم، داتو من دُنز ژرکے عقیدا ایجم بیشل سُوغای اَیشو تھمے بلتستانے حاکم ابدال خانے ایی شہ خاتون مو کا گرنے دُمو ژمی کے، ہیو بلتستانم اخوندروے ہونز ور ژوس نیس منمی، ہے تیالٹ اثنا عشری مذھبی صورت لو اسلام ومی، اِتے واقعا تاریخ تقریباً ۹۵۵ھ دا ۱۵۴۸ء بلم، کھولتو خا ۴۰۰ (ولی تکے التولتی) دین منیمی۔

پیر شاہ حسین ابن شاہ اردبیل بدخشان ژم دِرن میر سلیم خانر اسماعیلی مذھب دعوت ایتمی، میرے آخری عمر لو گوتے پاک دعوت صرف ایموجیتے قبول ایتمی، دا اِن سلیم خان تھم بٹ ژگا اولیلم ۱۲۳۳ھ لو دال منیمی، اِتے جسپاٹے ہونز لو یر کماسم چراغ روشن ۱۲۳۹ھ / ۱۸۲۳ء لو ایسیلمن، دا میر غضنفرے وقت لو بیشل پیر یاقوت شاہ دِمی کے، ہیو ۱۲۵۴ھ / ۱۸۳۸ء لو اسماعیلیت آشکار قبول میار دونمی۔

کھیرمن روایتگے مطابق تاج مُغلے بلٹے گیلت نگن تراخان اسماعیلی مذھبر دیژم کے، ہے تیالٹے ھونزو کے نگن تھم کے گیوچ گوتے مذھبر دُو ژم، مگر اِن مقامی ٹھمع ژره او تمو حکومت حوالہ نے واپس نیبم، دا آنا ۱۳۱۰ء ژم ۱۳۳۵ء خان گیلت کے ھونز ولو تاج مُغلے نمائندہ حکومت بلم بیتائم گوتے دعوتے کاکا علمی سگ کُن کے اواجی بلم، ایت اومنسے وجہ ژم شاید سس مذھب تل اوقمی۔

نوٹ: مناسب مافی بان کے گوتے ژم تقریرن دیسمن استعمال ایتم، برحال ہاسے ترجمہ ضروری بلا —

نصیر الدین نصیر ہونزائی
کراچی
12/1/88

A LIST OF WORKS BY ALLAMAH NASIRUDDIN "NASIR" HUNZAI

S.No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
	ORIGINAL WORKS				
1.	Naġmah-i Israafiil	Buruśaski	Poetry	82	1961
2.	Manzuumaat-i Nasiirii	-do-	-do-	64	1965
3.	Diiwaan-i Nasiirii (Ruuman)..............	-do-	-do-	109	1980
4.	Buruśaski Burjooniṅ	-do-	Prose	16	1983
5.	Inaay Buruśaski	-do-	-do-	83	1984
6.	Diiwaan-i Nasiirii	-do-	Poetry	263	1985
7.	Buruśaski Qhateṅ (not published)	-do-	Prose		
8.	Saweene Bariṅ (not published)	-do-	-do-		
9.	Bariṅe Birkiṣ (not published)	-do-	-do-	1200	1987
10.	Zabuur-i Qiyaamat (on audio-cassettes) ..	-do-	-do-		
11.	Silsilah-i Nuur-i Imaamat	Urduu	-do-	144	1957
12.	Miizaan-al-Haqaa'iq	-do-	-do-	94	1962
13.	Sharaafat Naamah (translation)	-do-	Poetry	16	1962
14.	Miftaah-al-Hikmat	-do-	Prose	118	1965
15.	Falsafah-i Du'aa	-do-	-do-	112	1967
16.	Matluub-al-Mu'miniin (translation)	-do-	-do-	32	1967
17.	Wajh-i Diin Part 1 (translation)	-do-	-do-	258	1968
18.	Wajh-i Diin Part 2 (translation)	-do-	-do-	239	1968
19.	Subuut-i Imaamat	-do-	-do-	32	1968
20.	P.P. Jawaan-mardii (translation)	-do-	-do-	135	1970
21.	P. Naasir-i Qhisraw awr Ruuhaaniiyat	-do-	-do-	80	1970
22.	Maqaalaat-i Nasiirii Part 1	-do-	-do-	144	1972
23.	Fusuul-i Paak (translation)	-do-	-do-	104	1972
24.	Jawaahir i Haqaa'iq	-do-	Poetry	55	1973
25.	Iisaar Naamah	-do-	Prose	96	1974
26.	Tajhiiz-u Takfiin (translation)	-do-	-do-	48	1972
27.	Imaam Shinaasii Part 1	-do-	-do-	48	1972
28.	Imaam Shinaasii Part 2	-do-	-do-	64	1972
29.	Imaam Shinaasii Part 3	-do-	-do-	109	1974
30.	Zikr-i Ilaahii	-do-	-do-	112	1976

(Continued ..2)

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
31.	Wajh-i Diin-i Muntaqhab (translation) ..	Urduu	Prose	132	1976
32.	Nuur-i Irfaan (translation)	-do-	-do-	100	1976
33.	Haqiiqii Diidaar	-do-	-do-	32	1976
34.	Aaṭh Sawaal kee Jawaab	-do-	-do-	32	1976
35.	Rumuuz-i Ruuhaanii	-do-	-do-	55	1977
36.	Panj Maqaalah Part 1	-do-	-do-	59	1977
37	Panj Maqaalah Part 2	-do-	-do-	51	1977
38.	Panj Maqaalah Part 3	-do-	-do-	63	1977
39.	Panj Maqaalah Part 4	-do-	-do-	59	1977
40.	Panj Maqaalah Part 5	-do-	-do-	59	1977
41.	Qur'an awr Ruuhaaniiyat	-do-	-do-	48	1977
42.	al-Majaalis-al-Maġribiiyah	-do-	-do-		
43.	Saw Sawaal kee Jawaab Part 1	-do-	-do-	60	1978
44.	Saw Sawaal kee Jawaab Part 2	-do-	-do-	52	1978
45.	Saw Sawaal kee Jawaab part 3	-do-	-do-	48	1978
46.	Saw Sawaal kee Jawaab Part 4	-do-	-do-	86	1978
47.	Sipaas Naamah	-do-	-do-	16	1978
48.	Mi'raaj-i Ruuh	-do-	-do-	54	1979
49.	Qur'an awr Nuur-i Imaamat	-do-	-do-	55	1979
50.	Gulshan-i Qhwudii (tr. & explanation) ...	-do-	-do-	73	1979
51.	Mutaali'ah-i Qhwaab-u Ruuhaaniiyat	-do-	-do-	64	1980
52.	Ilm kee Mootii	-do-	-do-	67	1981
53.	Ruuh Kyaa Hay?	-do-	-do-	131	1981
54.	Ma'rifat kee Mootii Part 1	-do-	-do-	70	1982
55.	Ma'rifat kee Mootii Part 2	-do-	-do-	116	1983
56.	Yaa Alii Madad (not published)	-do-	-do-		
57.	Walaayat Naamah (not published)	-do-	-do-		
58.	Huruuf-i Muqatta'aat (not published)	-do-	-do-		
59.	Ishq-i Haqiiqii (not published)	-do-	-do-		
60.	Nuquush-i Hikmat (not published)	-do-	-do-		
61.	Nuur-i Iiqaan (not published)	-do-	-do-		

(Continued.. 3)

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
62.	Daraqht-i Tuubaa (not published)	Urduu	Prose		
63.	Maqaalaat-i Nasiirii Part 2 (not published)	-do-	-do-		
64.	Ćaaliis Sawaal (not published)	-do-	-do-		1983
65.	Kulliyaat-i Nasiirii (not published)	B.P.U.	Poetry		
66.	Zabuur-i Qiyaamat (on audio-cassettes) ...	Urduu	Prose		
67.	Hikmat-i Tasmiyah	-do-	-do-	12	1983
68.	Sawġaat-i Daanish (not published)	-do-	-do-		
69.	Ganj-i Giraan Maayah	-do-	-do-	184	1984
70.	Ilm kii Siiṛhii	-do-	-do-	92	1985
71.	Miiwah-i Bihisht	-do-	-do-	89	1985
72.	Qur'anii Ilaaj (not published)	-do-	-do-		
73.	Haqaa'iq-i Aaliyah (not published)	-do-	-do-		
74.	Hazaar Hikmat (on audio-cassettes)	-do-	-do-		
75.	Aayiinah-i Jamaal	Persian	Poetry	55	1961
76.	Jawaahir-i Maʿaarif	-do-	-do-	40	1977
77.	Daraqht-i Tuubaa (not published)..........	-do-	Prose		
78.	Awraaq-i Muntashir (not published)	-do-	-do-		
79.	Gul-dastah-i Turkii (not published)	Turkish	Poetry		
80.	Turkii Siikhoo (not published)	-do-	Prose		

Allamah Sahib's Works translated into other languages by his friends

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
81.	Piir Naasir-i Qhisraw awr Ruuhaaniyat (not published)	English	Prose	40	1970
82.	Imaam Shinaasii Part 1 (not published) ...	-do-	-do-	28	9172
83.	Imaam Shinaasii Part 2 (not published) ...	-do-	-do-	45	1972
84.	Imaam Shinaasii Part 3 (not published) ...	-do-	-do-	96	1974
85.	Spiritual Secrets (not published)	-do-	-do-	22	1977
86.	Qur'an and Spirituality (not published) ..	-do-	-do-	23	1977
87.	Aath Sawaal kee Jawaab	-do-	-do-	39	1977
88.	al-Majlis-al-Maġribiiyah	-do-	-do-	57	1978
89.	Hundred Question Part 1	-do-	-do-	43	1978
90.	Hundred Question Part 2	-do-	-do-	40	1978

(Continued .. 4)

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

S. No.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
91.	Hundred Question Part 3	English	Prose	46	1978
92.	Hundred Question Part 4	-do-	-do-	68	1978
93.	The Holy Qur'an in Ism-i A'zam	-do-	-do-	31	1978
94.	Momentos	-do-	-do-	14	1979
95.	Replica	-do-	-do-	33	1979
96.	Bandagii	-do-	-do-	62	1979
97.	Studies in Dreams & Spirituality	-do-	-do-	37	1980
98.	What is Soul? (not published)	-do-	-do-	198	1981
99.	Some Ginaans (from Diiwaan)	-do-	Poetry	15	1981
100.	Pearls of Ma'rifat	-do-	Prose	48	1982
101.	Wisdom of Naming	-do-	-do-	18	1983
102.	Forty Question (not published)	-do-	-do-	16	1983
103.	Precious Treasures	-do-	-do-	105	1984
104.	Philosophy of Du'a	-do-	-do-	58	1986
105.	Haqiiqii Diidaar (not published)	-do-	-do-		
106.	Mi'raaj-i Ruuh (not published)	-do-	-do-		
107.	Miizaan-al-Haqaa'iq (not published) ...	-do-	-do-		
108.	Hundred Diagrams (not published)	-do-	-do-	100	
109.	Qur'anii 'Ilaaj (not published)	-do-	-do-		
110.	Hasht Sawaal	Persian	-do-	27	1986
111.	P.P. Jawaanmardii	Gujraatii	-do-	128	1977
112.	Haqiiqii Diidaar	-do-	-do-	35	1977
113.	Aaṭh Sawaal kee Jawaab	-do-	-do-	26	1978
114.	Imaam Shinaasii Part 1	-do-	-do-	53	1980
115.	Imaam Shinaasii Part 2	-do-	-do-	65	1980
116.	Imaam Shinaasii Part 3	-do-	-do-	96	1980
117.	Saw Sawaal Part 1 (not published)	-do-	-do-		
118.	Saw Sawaal Part 2 (not published)	-do-	-do-		
119.	Ma'rifat kee Mootii (not published)	-do-	-do-		
120.	Zikr-i Ilaahii (not published)	-do-	-do-		
121.	Maqaalaat-i Nasiirii (not published) ...	-do-	-do-		

(Continued ...5)

S. N.	Title	Language	Prose or Poetry	Pages	Year
122.	RECONNAISSANCE DE L' IMAM 1 (not published)	French	Prose	27	
123.	Bandagii (not published)	-do-	-do-	61	
124.	Reponses A Huit Questions (not published)	-do-	-do-	21	
125.	Cent Questions 1 (not published)	-do-	-do-	38	
126.	Cent Questions 2 (not published)	-do-	-do-	32	
127.	Hikmat-i Tasmiyah (not published)	-do-	-do-	20	
128.	LE CORAN ET LE ISM-i A'ZAM (not published)	-do-	-do-	44	
129.	LE CORAN ET LE SPIRITULISME (not pub...)	-do-	-do-	13	
130.	al-Majaalis-al-maġribiiyah (not pub...)	-do-	-do-		

1.	Burusaski	books	10
2.	Urduu	-do-	63
3.	Persian	-do-	5
4.	Kulliyaat B. P. U. T.		1
5.	Turkish	books	2
6.	English	-do-	29
7.	Gujraatii	-do-	11
8.	French	-do-	9
		total	130

24/3/87

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہماری بعض کتابیں مندرجہ ذیل ایڈریسز سے دستیاب ہو سکتی ہیں:-

۱۔ جی-ایم بیگ، محمد بک سٹال
سر آغا خان روڈ، گلگت

۲۔ جان اینڈ کمپنی
این-ایل-آئی شاپنگ سنٹر
سینما بازار، گلگت

۳۔ غلام رسول
ذوالفقار کالونی بازار،
گلگت

۴۔ عزیز جنرل اسٹور،
سنگل، پونیال

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity